www.KitaboSunnat.com

کشف اللثام عن غربة الاسلام

یعنی

زوالِ اسلام کے حقیقی اسباب

امام علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بخاری حسینی بھوپالی رحمہ اللہ
(۱۲۴۸ھ - ۱۳۰۷ھ)

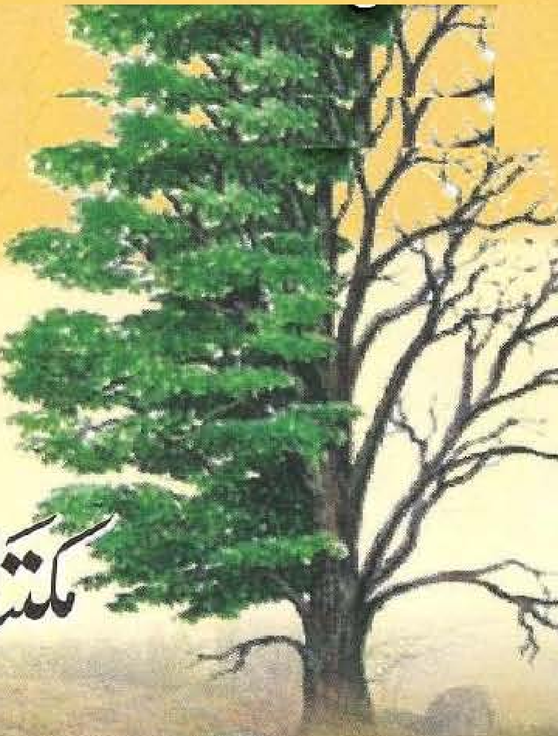

تہذیب وتعلیق وتخریج
ضیاء الحسن محمد سلفی
استاذ حدیث وعقیدہ جامعہ عالیہ عربیہ مئو

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الفہیم

كشف اللثام عن غربة الإسلام

یعنی

زوالِ اسلام کے حقیقی اسباب

تالیف

امام علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بخاری حسینی بھوپالی رحمہ اللہ

(۱۲۴۸ھ-۱۳۰۷ھ)

تہذیب و تعلیق و تخریج

ضیاء الحسن محمد سلفی

استاذ حدیث وعقیدہ جامعہ عالیہ عربیہ، مئو

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013 Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email: faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب عربی	:	كشف اللثام عن غربة الإسلام
نام کتاب اردو	:	زوال اسلام کے حقیقی اسباب
تالیف	:	علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ
تہذیب وتعلیق وتخریج	:	ضیاء الحسن محمد سلفی
طابع وناشر	:	مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی
بمعاون	:	الحاج عبدالقیوم صاحب ممبئی
تعداد اشاعت	:	تین ہزار
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۲ء
صفحات	:	136
قیمت		

باہتمام

(الحاج) عبدالقیوم صاحب دارالسلام بلڈنگ ممبئی۔۸

مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email: faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر	مضامین	صفحات
۱	پیش لفظ	5
۲	مقدمہ مؤلف غربت اسلام کے مراتب کے بیان میں	19
۳	فصل ۱ گناہوں کو معمولی سمجھنا	32
۴	فصل ۲ کفریہ کلمات بکنا	34
۵	فصل ۳ جھوٹے فریب کاروں کی کثرت	38
۶	فصل ۴ کاغذات واخبارات ورسائل کا ظہور	40
۷	فصل ۵ چرب زبانی کو ذریعہ معاش بنانا	43
۸	فصل ۶ شعروشعراء کی کثرت	46
۹	فصل ۷ تصاویر کا عمومی استعمال	55
۱۰	فصل ۸ مفاخرت وعصبیت	58
۱۱	فصل ۹ ابطال احکام شرعیہ وحدودو جنایات کا ترک کرنا	63
۱۲	فصل ۱۰ عام مسلمانوں میں پیری ومریدی کا رواج	65
۱۳	فصل ۱۱ جہاد فی سبیل اللہ نہ کرنا	67

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴	فصل ۱۲ مسلمانوں کے درمیان نفاق کا عام ہونا	69
۱۵	فصل ۱۳ حرام اموال سے متعلق لاپرواہی برتنا	72
۱۶	فصل ۱۴ شرک اصغر و اکبر کا رواج	78
۱۷	فصل ۱۵ امت اسلام میں کثرتِ بدعات کا ظہور	82
۱۸	فصل ۱۶ اہل اسلام پر حُبّ دنیا کا غلبہ	92
۱۹	فصل ۱۷ مظالم کا رواج اور حقوق العباد کی پامالی	100
۲۰	فصل ۱۸ فرض و نفل عبادات کی ادائیگی میں غفلت	104
۲۱	فصل ۱۹ کفار کے ساتھ عمومی و خصوصی مشابہت	107
۲۲	فصل ۲۰ اہل اسلام میں رقیہ، تعویذ و کہانت و رمل و جفر کا رواج	109
۲۳	فصل ۲۱ کھانے پینے اور شادی و غمی کے مصارف میں اسراف	114
۲۴	فصل ۲۲ سونے و چاندی کے برتن اور ریشمی لباس کا استعمال	119
۲۵	فصل ۲۳ کبیرہ گناہوں کا عام ہونا	120
۲۶	فصل ۲۴ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا رواج نہ ہونا	122
۲۷	فصل ۲۵ امت اسلام میں کبائر ظاہرہ کا رواج	124
۲۸	فصل ۲۶ علوم و فنون کے ذریعہ اہل علم کو شیطان کا دھوکہ دینا	125
۲۹	فصل ۲۷ قیامت کی چھوٹی و بڑی علامات کا ظہور	127
۳۰	خاتمہ	130

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ!

دنیا کی ہر قوم وملت کی تاریخ عروج وزوال پر مبنی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور رہا ہے کہ وہ ایک قوم کو عروج وکمال سے سرفراز فرماتا ہے تو دوسری قوم کو تنزل وزوال سے دوچار کرتا ہے اور اس عروج وزوال کے چند اسباب بھی بیان کیے گئے ہیں چنانچہ جو قوم بھی قانون الٰہی کی پاسداری کرتے ہوئے عروج وکمال کی ضامن بنیادی باتوں پر عمل پیرا رہتی ہے اسے پوری دنیا کی سیادت وقیادت نصیب ہوتی ہے اس کے برخلاف جو قوم اپنی غفلت وبے حسی کی بنیاد پر اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے احکام وفرامین کو پس پشت ڈال کر خواہشات نفسانی کی غلام اور معاصی ومنہیات کا ارتکاب کرتی ہے وہ ذلت وپستی، نکبت وادبار اور زوال وانحطاط کا شکار ہوکر دنیا کیلئے نمونۂ عبرت بن جاتی ہے اللہ رب العالمین نے اس ضابطہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ﴾[1] اور ہم ان ایام کو لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔

بلاشبہ اللہ عزوجل اپنی حکمت بالغہ کے تقاضا کے مطابق یہ دنیا مومن وکافر اور نیک وبد ہر ایک کو عطا کرتا ہے چنانچہ وہ ایام کو لوگوں کے درمیان گردش دیتا رہتا ہے کہ کبھی وقت ایک قوم کے لئے سازگار ہوتا ہے تو دوسرا وقت دوسری قوم وجماعت کی یاوری کرتا ہے۔

لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی حکمت ومشیت کے تحت عروج وزوال کے ایام

---

[1] سورہ آل عمران آیت:۱۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلتا رہتا ہے، ہر کمالے را زوال یعنی ہر کمال وعروج کو زوال وانحطاط لاحق ہونے والا ہے اور کمال صرف اللہ جل شانہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے، اسی قانون فطرت کے مطابق مسلمانوں کے عروج وزوال کی ایک درخشاں وتابناک تاریخ ہے، اسلام اور اہل اسلام پر ایک ایسا سنہری وقت گذرا ہے کہ وہ بام عروج پر تھے روم وایران جیسی سپر پاور حکومتیں ان سے لرزہ براندام رہا کرتی تھیں اور فتوحات اسلامیہ کا دائرہ چہار دانگ عالم تک وسیع ہو گیا پھر امت مسلمہ کے تنزل کا آغاز ہوا، رفتہ رفتہ اس کے درمیان وہ اسباب تنزل اور امراض خبیثہ سرایت کرتے گئے جو قوموں کو قعر مذلت میں گرا کر ہلاک وبرباد کر دیتے ہیں۔

ایک ادیب نے کیا ہی خوب بات کہی ہے کہ انسانی زندگی میں دو ایسے واقعات ہیں جن کا ٹھیک وقت ہم نہیں بتلا سکتے ان میں سے ایک کا تعلق فرد کی زندگی سے ہے اور وہ ہے نیند کا آنا، کوئی شخص آج تک اس خاص لمحہ کا تعین نہ کر سکا جب جاگنے والا سو جاتا ہے اور دوسرا واقعہ جس کا تعلق قومی زندگی سے ہے اور وہ تنزل یا زوال کا ظہور ہے، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں قوم کا زوال کس تاریخ سے شروع ہوگا، اس کی خبر سب کو اس وقت ہوتی ہے جب وہ زور پکڑ جاتا ہے، یہ حقیقت اکثر قوموں کے بارے میں منطبق ہے تاہم امت مسلمہ کی زندگی میں تنزل وزوال کا آغاز دوسری قوموں اور جماعتوں کی زندگی کے مقابل زیادہ واضح اور نمایاں ہے اگر ہم امت مسلمہ کے کمال وزوال کے درمیان کی حد کو متعین کرنا چاہیں تو ہم اپنی انگلی اس تاریخی خط پر رکھ دیں گے جو خلافت راشدہ اور ملوکیت عرب یا مسلمانوں کی بادشاہی کے درمیان حدّ فاصل ہے۔

مسلمانوں کے عروج وکمال کا سب سے بڑا بنیادی سبب یہ تھا کہ براہ راست اسلامی قیادت اور بالواسطہ عالمی قیادت کی زمام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں تھی

www.KitaboSunnat.com

جن کا ہر فرد اپنے ایمان وعقیدہ، اعمال واخلاق، تربیت وتہذیب، نفس کی آراستگی، سیرت کی بلندی، اور کمال واعتدال میں رسول اللہ ﷺ کا ایک مستقل معجزہ تھا۔[1]

غرض کہ ان کا تمدن وتہذیب اور اسلامی سلطنت، اس کے بانیوں کے اخلاق وخصوصیات اور اعتدال وجامعیت کی پوری آئینہ دار تھی اور مسلمان پوری دنیا میں سیادت اور قیادت کر رہے تھے، پھر تنزل کے اسباب ان میں سرایت کرنے لگے جہاد واجتہاد کا فقدان، اموی وعباسی خلفاء کے درمیان تصادم، ملوکیت کے اثرات ونتائج کا ظہور، جس کے نتیجے میں اسلام کی آہنی دیوار میں کئی دراڑیں پیدا ہوگئیں جن سے مسلسل فتنے ومفسدات نفوذ کرتے رہے مثلاً دین وسیاست میں عملی تفریق، ارکانِ حکومت یہاں تک کہ بذات خود اسلامی خلفاء دین واخلاق کا کامل نمونہ نہ رہے بلکہ ان میں سے بعض میں جاہلی جراثیم اور میلانات پائے جاتے تھے جس کے باعث ان کی روح اور نفسیات کا قدرتی اثر قومی زندگی سے ختم ہوگیا اس طرح غیر مسلموں کے دلوں سے اسلام کے پیغام کا احترام اور اثر جاتا رہا اور ان کا اعتماد ان لوگوں پر سے اٹھ گیا، ایک یورپین مؤرخ کے الفاظ میں اسلام کو اس لئے زوال شروع ہوا کہ انسانیت کو ان لوگوں کی صداقت میں شبہہ ہونے لگا جو دین جدید کی نمائندگی کرتے تھے۔[2]

مسلمانوں کے عروج وزوال کی بابت پیشین گوئی رسول اللہ ﷺ نے متعدد احادیث صحیحہ مرفوعہ میں فرمائی ہے جو حرف بہ حرف ثابت ہورہی ہے ان میں سے پہلی حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "رَأَيْتُ لَيْلَةً فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي

---

[1] انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر۔ ص ۱۵۸، ۱۵۹۔

[2] انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، ص ۱۶۰۔۱۶۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ "[1]

میں نے ایک رات خواب دیکھا جیسا کہ سونے والا دیکھتا ہے کہ ہم لوگ عقبہ بن رافع کے گھر میں موجود ہیں اسی دوران ہمارے سامنے ابن طاب کی عمدہ کھجوریں پیش کی گئیں تو میں نے اس خواب کی تعبیر یہ بیان کی کہ دنیا میں ہمارے لئے سربلندی وعروج حاصل ہوگا اور آخرت میں کامیابی ملے گی اور ہمارے دین کا شجر تناور ہوگیا اور اس کے پھل پک گئے ہیں۔

چنانچہ نبی ﷺ کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور اس کی تعبیر روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی، سیرت خلفائے راشدین اس پر شاہد عدل ہے۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ [2] کی حدیث بھی اسلام کے عروج وکمال کی داستان بیان کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مٹی یا پھوس کا گھر باقی نہ رہے گا، مگر اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو اس میں داخل کرے گا کوئی خوشی کے ساتھ اسلام قبول کر کے عزت پائے گا اور کوئی قید و بند کے ساتھ ذلیل وخوار ہوکر بادل نخواستہ مسلمان ہوگا اس کے بعد راوی حدیث مقداد بیان فرماتے ہیں کہ آخر میں پورا دین اللہ کے لئے ہوجائے گا یعنی دنیا کا ہر گوشہ اسلام کے دائرہ میں آجائے گا اور اسلام کا ڈنکا چہار دانگ عالم میں بج جائے گا۔

اس عروج وکمال کی پیشین گوئی کے بعد صادق مصدوق رسول اکرم ﷺ نے امت مسلمہ کے انحطاط وتنزل کی خبر دی جو حرف بحرف صادق آئی چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْباً وَسَيَعُوْدُ غَرِيْباً كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ [3]" یعنی اسلام کا آغاز اجنبی

---

[1] صحیح مسلم کتاب الرؤیا ۷/۵۷، سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۱، مسند احمد ۳/۲۸۶۔

[2] مسند احمد بن حنبل ۴/۱۰۳،۶/۴

[3] صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحول میں ہوا اور عنقریب وہ آغاز ہی کی طرح زوال پذیر ہو جائے گا پس غرباء کے لئے نوید جانفزا ہے۔

اس حدیث نبوی میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اسلام غلبہ وقوت اور عروج وکمال کے بعد کمزور اور زوال پذیر ہو جائے گا اور پوری شوکت وسطوت کے بعد اس پر اضمحلال وانحطاط طاری ہوگا، دور حاضر کے مسلمانان عالم کی زبوں حالی اس پیشین گوئی کی مصداق ہے کہ مسلمانوں پر اور اسلامی شعائر پر ہر چہار جانب سے رکیک حملے اور فکری یلغار ہو رہی ہے اور تقریباً ۵۷ مسلم ممالک بالکل ذہنی وفکری طور پر مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں جبکہ ساری طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف صف آراء اور متحد نظر آ رہی ہیں ہماری موجودہ زبوں حالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی ﷺ نے ایک صحیح حدیث [1] میں اس کے سبب کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعىٰ عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلىٰ قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ ، فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَهْنُ؟ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ"

عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ ساری قومیں اس طرح تم پر ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں کسی صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ان دنوں ہماری تعداد اتنی کم ہوگی، آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ اس وقت بہت زیادہ تعداد میں ہوگے لیکن تمہاری حیثیت سیلاب میں بہتے ہوئے

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۲۸۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھاگ کی طرح بے حقیقت ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ودبدبہ نکال دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا، کسی صحابی نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول وہن کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کمزوری کا موجب دنیا کی محبت اور موت سے نفرت ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو چیز فساد کی جڑ ہوتی ہے اس سے انسان کے اندر کمزوری یقینی طور پر آتی ہے اور حدیث نبوی میں مذکور دونوں چیزیں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت مسلمانوں کے تنزل اور کمزوری کا موجب ہیں۔

اس حدیث نبوی میں مسلمانوں کے تنزل وزوال کے ساتھ اس کے بنیادی سبب سے بھی بخوبی آگاہ کردیا کہ مسلمانوں کی ترقی وسرفرازی اور غلبہ وسطوت کا راز درحقیقت ایمان وعمل صالح والی زندگی میں مضمر ہے اور ان کے زوال وانحطاط کا بنیادی سبب دینی تعلیمات اور احکام شرعیہ سے سرتابی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [1]
یعنی تم سستی نہ کرو اور نہ غمگین ہو تم ہی غالب وسربلند رہوگے بشرطیکہ تم صحیح طور پر ایمان دار ہوگے۔

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے یہ وعدہ ہے کہ توحید خالص کے ساتھ ایمان وعمل کی زندگی گزارنے پر دنیا میں سیادت وقیادت اور دین اسلام کو سربلندی اور مسلمانوں کو امن وامان سرفراز فرمائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:
﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا﴾ [2]

---

[1] سورہ آل عمران آیت ۱۳۹۔ [2] سورہ نور آیت ۵۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ فرما چکا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہیں کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

قرآن کے اس اعلان عام کے بعد اللہ کا یہ وعدہ محض صحابہ کرام یا خلفائے راشدین کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ہر دور کے مسلمان کے لئے عام ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ عہد خلافت راشدہ اور خیر القرون کے زمانہ میں اس وعدۂ الٰہی کا مکمل ظہور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین میں غلبہ عطا کیا ، اپنے پسندیدہ اسلام کو عروج دیا اور مسلمانوں کے خوف و ہراس کو امن وامان میں بدل دیا اسی طرح نبی ﷺ کی پیشین گوئیاں بھی اسی مبارک عہد میں پوری ہوئیں مثلاً آپ نے فرمایا تھا کہ حیرہ سے ایک عورت تن تنہا چلے گی اور بیت اللہ پہونچ کر اس کا طواف کرے گی اسے کوئی خوف وڈر نہ ہوگا ، اور کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا [1]

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا "إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا" [2]

یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا پس میں نے اس کے مشرقی ومغربی علاقوں کو دیکھا اور عنقریب میری امت کا دائرۂ اقتدار وہاں تک پہونچے گا جہاں تک میرے لئے زمین سکیڑ دی گئی ہے۔

اس نبوی پیشین گوئی کے مصداق حکمرانی کی یہ وسعت بھی مسلمانوں کے

---

[1] صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر ۳۵۹۵۔
[2] صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ ۸/۱۷۱ بروایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ میں آئی اور ایران وشام، مصر، افریقہ، اور دیگر دور دراز کے ممالک فتح ہوئے اور کفر وشرک کی جگہ توحید وسنت کی مشعلیں روشن ہوئیں اور اسلامی تہذیب وتمدن کا علم چار دانگ عالم میں لہرایا ہے لیکن یہ وعدہ توحید وایمان اور نیک اعمال کے ساتھ مشروط تھا اسلئے جب مسلمان ایمان میں کمزور اور عقیدہ توحید میں منحرف اور عمل صالح میں کوتاہی کے مرتکب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت کو ذلت میں، ان کے اقتدار اور غلبہ کو محکومی وغلامی میں، ان کے عروج وکمال کو تنزل وزوال میں اور ان کے امن واستحکام کو خوف اور دہشت میں بدل دیا۔

زیر نظر کتاب کشف اللثام عن غربۃ الاسلام امام نواب والا جاہ سید صدیق حسن خان بخاری حسینی قنوجی رحمہ اللہ کی وقیع تالیف ہے جس میں زوال اسلام کے ستائیس بنیادی اسباب کا تذکرہ ہے نواب والا جاہ رحمہ اللہ نے ان اسباب کو قرآن مجید کی آیات اور صحیح احادیث نبویہ سے مدلل کر کے بڑے دلنشیں اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے اور اخیر میں ایک خاتمہ اور حکایت بھی بیان کی ہے۔

یہ کتاب بھی مصنف رحمہ اللہ کی دیگر تصانیف کی طرح ان کی زندگی میں مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۳۰۵ھ میں سید ابوبکر بن حسن بن اسد اللہ شاہ آبادی کے نام سے شائع ہو کر منصہ شہود پر آئی تھی یہ کتاب اگرچہ نواب صاحب نے کسی دوسرے کے نام سے منسوب کیا ہے، لیکن درحقیقت یہ نواب والا جاہ کی اہم تصنیف ہے جیسا کہ خود اس کتاب کا طرز تحریر اس پر شاہد ہے مزید برآں شیخ علی بن احمد (ریاض) نے اپنی عربی تالیف النواب صدیق حسن خان دعوتہ واحتسابہ میں، اور ڈاکٹر اختر جمال سلفی مدنی نے اپنی مشہور عربی تالیف السید صدیق حسن خان آراؤہ الاعتقادیۃ وموقفہ من عقیدۃ السلف ص۹۰ میں اور محترمہ ڈاکٹر رضیہ حامد نے اپنی تالیف نواب صدیق حسن خان میں اس کو نواب والا جاہ کی مؤلفات میں شمار کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور حاضر میں یہ کتاب امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی آج بہت سے مفکرین اور دانشوران ملت کی جانب سے مسلمانوں کے زوال وادبار کے ظاہری اسباب بیان کئے جاتے ہیں اور ظاہر بین نگاہیں ان کو من وعن تسلیم کر لیتی ہیں لیکن یہ کتاب قرآن وحدیث کی روشنی میں جن اسباب وعوامل کو پیش کرتی ہے اس کے آئینہ میں لوگوں پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ مسلمانوں کے زوال وانحطاط اور غربت اسلام کا تعلق قرآنی احکام وقوانین اور فرامین نبویہ سے مجرمانہ غفلت اور بے محابا کبیرہ وصغیرہ گناہوں اور برملا معاصی ومنکرات کے ارتکاب سے ہے۔

آج قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے اسی پیغام کو معاشرہ میں عام کرنے اور عروج وزوال کے قانون فطرت سے دنیا کو روشناس کرنے کی ضرورت ہے اور اس اہم کتاب کی نشر وتوزیع کا مقصد حقیقی بھی یہی ہے۔

میں نے اس کتاب کے جدید ایڈیشن کیلئے اس پر تہذیب وتعلیق وتخریج اور ترجمہ نصوص عربی وفارسی کا کام انجام دیا ہے .اور ہر فصل کے تحت ایک ذیلی عنوان قائم کیا ہے۔

نواب **والا جاہ** کی یہ کتاب قدیم اردو زبان میں ہے اور قدامت زبان کے تمام اوصاف کے ساتھ اکثر مقامات میں تعقید لفظی ومعنوی بھی پائی جاتی ہے اور عربی وفارسی الفاظ وتراکیب کے کثرت استعمال سے اس کی عبارتیں پیچیدہ اور مغلق اور عام فہم وادراک کے لئے نہایت مشکل ہیں لہذا میں نے مشکل الفاظ کی جگہ ان کے معانی اور پیچیدہ تراکیب کی ترتیب کو تقدیم وتاخیر کر کے زبان کو اس طرح سلیس اور عام فہم کر دیا ہے کہ عام قاری کو زیادہ الجھن اور پریشانی کے بغیر اس سے استفادہ کرنا ممکن ہو جائے اور ہر تالیف کا مقصود حقیقی اور مطلوب معنوی بھی یہی ہوتا ہے۔

اردو زبان میں غربت کا معنی مفلسی اور محتاجی ہوتا ہے اور اس لفظ کے بولتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اسی مفہوم کی طرف ذہن متبادر ہوتا ہے جبکہ عربی زبان میں غربت کا معنی اجنبیت اور غیر مانوس کے ہوتا ہے اسی لئے غریب اس پردیسی کو کہتے ہیں جس کو عام لوگ پہچانتے نہ ہوں۔

لہٰذا ہم نے غربت اسلام کو زوالِ اسلام سے تعبیر کرتے ہوئے اس کتاب کا اردو نام زوالِ اسلام کے حقیقی اسباب تجویز کیا ہے تاکہ غربت کے لفظ سے عام غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے۔

اس کتاب کو منصۂ شہود پر لانے میں جماعت اہلحدیث کے ایک بڑے غیور اور علم دوست شخصیت جناب الحاج عبدالقیوم حفظہ اللہ ممبئی نے اپنی غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور مکتبہ الفہیم، مئو کے ذمہ داران کو اس کی نشر و طباعت کی ذمہ داری سونپی اور انھوں نے مادی تعاون فرما کر اپنے لئے سعادتِ دارین کا سامان فراہم کیا اور اس کو وقف للہ کرکے عوام الناس میں تقسیم کی راہ ہموار کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کو مسلک سلف کی ترویج واشاعت کا مزید جذبۂ صادق عطا فرمائے اور عام قارئین کو اس کتاب سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے اور میری اس حقیر خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

وماتوفيقي الا بالله العلي العظيم.

العبد الضعيف

ضیاء الحسن محمد سلفی

استاذ حدیث وعقیدہ جامعہ عالیہ عربیہ مئو

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الطَّوْلِ وَالْعَوْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ مَافِی الْکَوْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُوْلِی الْفَضْلِ وَالصَّوْنِ اَمَّا بَعْدُ!

دین اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جملہ حوادث آئندہ پر جو کہ ملت حقۂ اسلام کے متعلق تھے اور قیامت تک وقتاً فوقتاً واقع ہوں گے پہلے ہی سے آگاہ کردیا ہے، خواہ وہ حوادث ایسے ہوں جن کا علاقہ (تعلق) محض غربت اسلام کے ساتھ ہے یا ایسے ہوں جو خاص قیامت کی چھوٹی و بڑی علامات سے متعلق رکھتے ہیں، اور غالب فتن کو ترتیب وار بتادیا ہے، اور بعض کو علی الاطلاق (عمومی طور پر)۔

چنانچہ پہلے یہ خبر دی کہ اسلام روئے زمین پر عام ہوجائے گا اور ہر ملک واقلیم میں پہونچے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا، سیر خلفاء کی کتابیں اس خبر صادق الاثر کی شاہد ہیں اور یہ در حقیقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے اور آپ کے صدقِ نبوت پر شاہد عدل ہے۔

مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے ”لَایَبْقٰی عَلٰی ظَهْرِ الْأَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَاوَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ اِمَّا یُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَیَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْیُذِلُّهُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَهَا“

مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا ”فَیَكُوْنُ الدِّیْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ“ رواہ احمد۔[1]

یعنی زمین پر کوئی گھر مٹی اور اون (پھوس) کا باقی نہ رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ

(۱) مقداد رضی اللہ تعالیٰ نے حدیث کے اخیر میں بیان فرمایا کہ پھر دین واطاعت ساری اللہ کے لئے ہوجائے گی، اس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند (۴/۱۰۳، ۶/۴) میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں اسلام کے کلمہ کو داخل کرے گا، اس میں شہر، گاؤں، جنگل سب آ گیا، عزیز کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ یعنی کوئی قتال وقید وگرفتاری کے بغیر اسلام لے آئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت وآبرو قائم رکھے گا، اور اس کو اہل اسلام میں کر دے گا، اور کوئی خوار وذلیل ہو کر مسلمان ہوگا اور اس دین میں چارو ناچار داخل ہوگا۔

مطلب یہ کہ اسلام سب جگہ پہونچے گا خواہ طوعاً یا کرھاً وللہ الحمد۔

چنانچہ جو عزت وغلبہ اسلام کو زمانہ خلفائے عباسیہ کے اخیر تک رہا وہ تواریخ اسلام وغیرہ سے بخوبی معلوم ہے اور وصف وبیان سے باہر ہے، پوری دنیا کے بادشاہوں کا پتا خلفائے اسلام کے سامنے پانی ہوتا تھا، غضب ناک شیر، ناتواں بکری کی طرح روبرو آتا تھا۔

غرض کہ روئے زمین پر ہر جگہ اسلام کا ڈنکا بج گیا اور ایمان کا بول بالا ہو گیا، اب تک لمبی مدت اور دشمنان اسلام کے غلبہ کے باوجود مساجد ومدارس وقلعوں کے آثار بلاد ارضی میں ہر چہار جانب نظر آتے ہیں اس جگہ اگر اس امر کی تفصیل کی جائے تو ایک دفتر لکھنا پڑے گا۔

غرض کہ اس حدیث میں پہلے سطوت وجبروت اور تمام اقطار ارض (زمین کے اطراف) میں اسلام کے عموم وشیوع کی خبر دی تھی اس کے بعد پھر دوسری خبر غربت اسلام کی دی یہ بھی خبر اوّل کے مثل ایک معجزہ ہے اسلئے کہ جس طرح پہلی خبر درست نکلی اسی طرح یہ خبر بھی صحیح اتری۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے "بَدَءَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَءَ فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ" رواہ مسلم۔[1]

---

[1] اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا عنقریب وہ پھر ابتداء کی طرح نامانوس ہو جائے گا پس غرباء کے لئے نوید جانفزا ہے دیکھئے صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/۹۰، سنن ابن ماجہ کتاب الفتن ۲/۱۳۱۹۔۱۳۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث عمرو بن عوف ﷺ میں فرمایا تھا ”اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ“ رواہ الترمذی۔[1]

یعنی دین کی ابتداء غربت کے ساتھ ہوئی ہے اور قریب ہے کہ ویسا ہی پھر غریب (نامانوس) ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا، سو خوشی ہو غریبوں کو یہ وہ لوگ ہیں جو میری اس سنت کو ٹھیک کرتے ہیں جس کو لوگوں نے میرے بعد بگاڑ دیا ہے۔

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اسلام قوت کے بعد ضعیف، شوکت کے بعد نحیف (کمزور) اور صولت کے بعد عاجز اور سطوت کے بعد مضمحل اور حکومت کے بعد محکوم ہو جائے گا چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ﴿وَکَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا﴾[2]

☆☆☆

---

[1] سنن ترمذی کتاب الایمان ۲۶۲۹، ۲۶۳۰۔

[2] یہ تو کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے، سورہ اسراء آیت ۵۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

غربت اسلام کے مراتب کے بیان میں

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ أَوْسِتٍّ وَثَلَاثِیْنَ أَوْسَبْعٍ وَثَلَاثِیْنَ فَاِنْ یَهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَکَ وَاِنْ لَمْ یَقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ عَاماً قُلْتُ. أَمِمَّا بَقِیَ أَوْ مِمَّا مَضٰی؟ قَالَ مِمَّا مَضٰی. رواہ ابوداؤد. [1]

یعنی اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ سال پھرے گی اس میں لوگ ہلاک ہو گئے تو ہلاک ہو گئے اور اگر ان کا دین قائم نہ رہا تو ۷۰ برس تک قائم رہے گا، میں نے کہا کہ یہ مدت آئندہ ہے یا گذشتہ مدت؟ آپ نے فرمایا کہ گذشتہ۔

علماء نے کہا ہے کہ چکی کی گردش سے مراد حرب وقتال ہے اور مراد ۳۵ سال سے تا آخر یہ ہے کہ اس مدت کے گذر جانے کے بعد اسلام میں ایک امر عظیم واقع ہوگا، جس سے اہل اسلام پر ہلاک کا خوف ہے اور مدت خلافت بھی اسی پر تمام ہو جائے گی اور فتنے برپا ہوں گے۔

سو ۳۵ھ میں اہل مصر نے عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا اور ۳۶ھ میں طلحہ وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما واقعۂ جمل میں نکلے اور ۳۷ھ میں واقعۂ صفین ہوا۔

اور قیام دین سے مراد مسلمانوں کی سلطنت وملک کا قیام ہے یہ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمانۂ بیعت سے زمانۂ خلافت بنی امیہ کے خاتمہ تک ہے یہ قریب ۷۰ سال کے ہوتا ہے۔

شعرانی نے مختصر تذکرہ قرطبی میں اس کے بعد یہ جملہ لکھا ہے "فَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ الَّذِیْ لَایُخْبِرُ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا وَیَأْتِیْ مِثْلَ فَلَقِ

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الفتن ۴۲۴۶، مسند احمد بن حنبل ۱/۳۹۰، ۳۹۳، ۳۹۵، ۴۵۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصُّبْحِ" انتہیٰ [1]

سید نے حاشیہ مشکوۃ میں کہا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ امر اسلام کا اتمام طریق استقامت اور احداثات ظالمین (ظالموں کی بدعات) پر بعد سے اتنی مدت تک باقی رہے گا اس میں تین فتنوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۱) عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ۳۵ھ میں ظہور اسلام یعنی ہجرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ (۲) ۳۶ھ میں واقعہ جمل (۳) اور صفین کا واقعہ ۳۷ھ میں۔

غرض کہ ۷۰ھ تک امر اسلام کو تمام قوت حاصل رہی، اس قوت و استقامت سے مراد منہج نبوت پر سلوک ہے یعنی لوگ اسی راہ پر قائم دائم تھے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھی، کسی طرح کا تغیر نفس شعائر اسلام میں نہیں آیا تھا اگرچہ مخالفت باہم سے دنیا کا فتنہ وفساد ہوتا تھا اور اس فتنہ میں اکثر اصحاب رسالت فنا ہو گئے اور ان کے ہلاک ہونے سے اسلام میں غربت کی بنیاد قائم ہو چلی جس طرح کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے کہا ہے " وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولٰى " یعنی مقتل عثمان فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ یعنی "الحَرَّة فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ" رواہ البخاری [2]

یعنی بدر والے فتنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے دوسرے فتنہ تک مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ اس فتنہ میں مارے گئے۔ منجملہ اہل بدر کے سب سے پیچھے جس کا انتقال ہوا وہ سعد بن

---

[1] پس اللہ تعالیٰ نبی صادق مصدوق پر درود نازل فرمائے جو کسی بھی چیز کی خبر نہیں دیتے ہیں مگر وہ روز روشن کی طرح ظہور میں آتی ہے۔

[2] پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل جب ہوا تو بدری صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ یعنی واقعہ حرہ ہوا تو اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا تو یہ ابھی مرتفع نہیں ہوا ہے اور لوگوں میں قوت وخیر بھی باقی ہے۔ صحیح بخاری مع فتح الباری کتاب المغازی (۳۲۳/۷)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں ان کا انتقال واقعہ حرہ سے چند سال پہلے ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دوبارہ فتنہ میں مبتلا نہیں کیا، برکت غزوہ بدر سے ان کو ہر بلا سے محفوظ رکھا۔

فتنۂ دوم سے مراد فتنۂ یزید بن معاویہ ہے جو کہ شہادت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے بعد مدینہ منورہ میں واقع ہوا تھا اور اس میں مسجد نبوی کی بے حرمتی اور ہزار دوشیزاؤں کی عزت کی پامالی لشکریوں کے ہاتھ وقوع میں آیا تھا، فتنۂ سوم سے مراد زمانۂ مروان بن الحکم میں ابوحمزہ خارجی کا خروج ہے یا فتنۂ ازارقہ ہے لیکن اول اولیٰ ہے اسلئے کہ فتنۂ ابی حمزہ مدینہ کے ساتھ مخصوص تھا اور فتنۂ ازارقہ مخصوص نہ تھا، ظاہر حدیث سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ یہ فتنۂ سوم بھی مختص تھا۔ واللہ اعلم [1]

بہر حال اس فتنۂ ثالث کی نسبت ابن المسیب رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے کہ یہ فتنہ سوم ہنوز مرتفع نہیں ہوا ہے اور لوگوں میں قوت وفربہی باقی ہے مطلب یہ ہوا کہ اب تابعین میں صحابہ باقی نہیں رہے۔

تیسری خبر جو مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ یہ ہے کہ حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا "اَلْآیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ" رواہ ابن ماجہ [2]

یعنی نشانیوں کا ظہور ہجرت سے یا حکومت اسلام سے یا وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسو برس کے بعد ہوگا، اور بعض نے کہا ہجرت سے بارہ سو برس کے بعد ہوگا، اُول اَولیٰ ہے۔

چوتھی خبر یہ دی ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں "اِنِّیْ لَأَرْجُوْ اَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ یُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ یَوْمٍ قِیْلَ لِسَعْدٍ: وَکَمْ نِصْفُ یَوْمٍ؟ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ" رواہ ابوداود۔ [3]

یعنی مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے نزدیک اس بات سے عاجز

[1] تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۳۲۵/۷)۔ [2] سنن ابن ماجہ کتاب الفتن ۴۰۵۷ (ضعیف)۔
[3] سنن ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۳۴۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو کہ اللہ ان کو آدھے دن تاخیر دے سعد سے کہا گیا کہ آدھا دن کتنا ہوتا ہے کہا پانچ سو برس یعنی اس حساب سے کہ اللہ کا ایک دن ہمارے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے۔

عدم عجز اس سے کنایہ ہے کہ اس امت کی قربت ومکانت متمکن رہے اور پانچ سو برس تک اللہ اس کو مہلت دے یعنی قیامت تک باقی رکھے، اس کی مدت اس مقدار سے کم نہ ہو چنانچہ اس حدیث کا مصداق مشہود ہو چکا ۵۰۰ ہجرت تک امت اسلام کو وہ قوت وظہور حاصل تھا کہ اس کا نظیر معلوم نہیں ہوتا، پھر جب سے کہ بغداد سے اسلام کی حکومت تاتار کے ہاتھ پر جاتی رہی تب سے اگر چہ اسلام کا نام باقی رہا لیکن نہایت غربت، وندرت وقلت کے ساتھ یہاں تک کہ ایک ہزار سال ہجرت کے ختم ہوئے اس کے ساتھ ہی رہی سہی عزت ودولت بھی زائل ہوگئی اور زمین کے تمام اطراف سے اسلام کی حکومت جو کہ بطور طوائف الملوک برائے نام باقی رہ گئی تھی، وہ بھی فنا پذیر ہونے لگی اور اس ہزار برس کے بعد کی مدت میں جس کی تعداد اس وقت تک تین سو پانچ (۳۰۵) برس ہوتے ہیں علم دین اور نقاوت وطہارت کا کارخانہ زمرۂ علماء وعوام مسلمین سب میں شکست ہوگیا، عقائد ومذاہب میں خلل (بگاڑ) آ گیا، اعمال میں سستی، اقوال میں قصور (کوتاہی) پڑ گیا، نام کی مسلمانی بھی پورے طور پر باقی نہ رہی، زمانہ واہل زمانہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اس مرفوع حدیث کے مصداق ہو گئے "يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُوْدُ" رواہ البیہقی [1] فی شعب الایمان۔

یعنی نزدیک ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا فقط نام اور

---

[1] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۱۷۶۳/۱۷۶۴ (ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا فقط نقش باقی رہے گا، دوسرے کچھ مسجدیں آباد ہوں گی، یعنی ظاہر کے نمازی بہت ہوں گے لیکن یہ ہدایت سے ویران ہوں گی کوئی ان میں دین کی راہ پر نہ ہوگا، ان کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو آسمان کے نیچے ہیں ان ہی کے پاس سے فتنہ نکلے گا اور انھیں کے اندر پھر کر جائے گا۔

مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا جیسے لفظ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور قرآن کو بطور عادت کے قراءت وکتابت کریں گے، نہ کہ بطور تحصیل علم وعبادت کے، مسجد میں ریاء وسمعہ یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتیں بنانے کے واسطے جائیں گے نہ کہ اطاعت وعبادت کے واسطے، علماء بدعات ومنکرات نکال کر فتنہ برپا کریں گے، ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کریں گے۔

بہر حال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق واقع ہوئے اور ہم نے اپنی آنکھ وکان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہیں، لیکن ہزار میں ایک کو بھی عبرت نہیں ہوتی، ہر شخص یہ جانتا ہے کہ یہ حدیث دوسروں کے حق میں آئی ہے نہ کہ میرے حق میں، حالانکہ سب سے زیادہ اس حدیث کا مصداق یہی شخص ہے، اگر یقین نہ ہو تو اپنے حال وقال اور اعمال کو اس حدیث پر پیش کر کے دیکھے اگر اللہ تعالیٰ نے ذرا سا بھی انصاف دیا ہوگا تو سمجھ لے گا کہ سب سے پہلے میں ہی اس کے نیچے داخل ہوں، یہ شخص عامی ہوگا یا عالم ہرگز اس حدیث کے مصداق سے اس وقت میں خارج نہ ہو سکے گا، اور اس کا یہ خیال کہ پشت ہا پشت سے میں مسلمان چلا آتا ہوں، اور میرے گھر میں تعلم قرآن وادائے نماز وغیرہ مراسم اسلام وشعائر ایمان کا رواج جاری ہے پھر میں کس طرح نام کا مسلمان ٹھہرا اور کس وجہ سے میں اس حدیث کا مصداق ہو سکوں گا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شئ (چیز) کا ذکر کیا، یعنی کسی خوفناک بات کا پھر فرمایا کہ یہ بات اس وقت ہوگی جب کہ علم دنیا سے جاتا رہے گا میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم کیونکر جائے گا، ہم سب لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی، قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہے گا فرمایا" ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنِّي كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَأُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا "[1] رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی والدارمی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ یعنی اے زیاد تجھ کو تیری ماں روئے میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ مدینہ میں تو ہی ایک بڑا سمجھدار آدمی ہے کیا یہ یہود ونصاریٰ توریت وانجیل نہیں پڑھتے ہیں لیکن کسی چیز پر ان میں سے عمل نہیں کرتے۔

معلوم ہوا کہ ہزار پڑھنا عمل کے بغیر کچھ فائدہ بخش نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایسا علم جہل ٹھہرتا ہے حدیث میں آیا ہے "إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا"[2]

سو عالم کو اس حدیث میں اپنے علم پر عدم عمل کے سبب سے بمنزلہ جاہل شخص کے ٹھہرایا ہے بلکہ بمنزلہ گدھا کے جس پر کتابیں لدی ہوں بلکہ چوپایوں کے درجہ میں بلکہ ان سے بھی گمراہ تر "هٰكَذَا فِي الْمِرْقَاةِ"[3]

حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جو کام اگلے اہل کتاب نے کیا تھا۔ جس کے سبب سے وہ مغضوب و گمراہ ٹھہرے وہی کام اس امت کے لوگ بھی کریں گے چنانچہ اس کی

---

[1] اس کو احمد نے مسند (۴/۱۶۰، ۲۱۹) میں، ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۴۸ میں، حاکم نے مستدرک ۱/ ۱۰۰ میں زیاد بن لبید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کتاب العلم حدیث نمبر ۲۶۵۳، میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کو حسن غریب کہا ہے اور دارمی نے اپنی مسند حدیث نمبر ۲۴۰ میں حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت کیا ہے۔

[2] بلاشبہ بعض علم جہل ہوتا ہے، سنن ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر ۵۰۰۲۔

[3] اسی طرح اس کو مرقاۃ المفاتیح ۴/ ۶۱۸ میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراحت اور حدیثوں میں بھی آئی ہے۔

حدیث ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ میں بذیل قصہ [1] ذات انواط فرمایا ہے "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" رواہ الترمذی [2] یعنی واللہ (قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے) تم اپنے اگلوں کی چال پر چلو گے۔

اس اجمال کی تھوڑی تفصیل حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں یوں فرمائی ہے:

"لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ [3] أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" رواہ الترمذی [4]

"وفي رواية أحمد وأبي داؤد عن معاوية رضی اللہ عنہ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ إِلَّا دَخَلَهُ"۔

یعنی جو کچھ بنی اسرائیل پر گذرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونے والا ہے جیسے ایک پاپوش دوسری پاپوش کے برابر ہوتی ہے، یعنی بلا تفاوت، یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس امت میں بھی ایسے لوگ

---

[1] واقعہ ذات انواط یہ ہے کہ غزوہ حنین سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر مشرکین کے ایک درخت سے ہوا جسے ذات انواط کہا جاتا تھا یہ لوگ اس پر اپنے اسلحے لٹکایا کرتے تھے اور وہاں قیام کرتے تھے صحابہ کرام نے اس جیسا درخت اپنے لئے متعین کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ مطالبہ بالکل بنی اسرائیل جیسا ہے، دیکھئے تحفۃ الاحوذی ۶/۳۳۹۔ [2] سنن ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۱۸۰۔ [3] سنن ترمذی کتاب ابواب الایمان حدیث نمبر ۲۷۷۹۔ [4] مسند احمد بن حنبل ۴/۱۰۲، سنن ابوداؤد کتاب السنۃ ۴۵۹۷، مستدرک حاکم ۱/۱۲۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے جو یہ کام کریں گے۔

معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی (نقل) کچھ فقط ان کے بدعیات وتحریفات ہی میں نہیں کرے گی بلکہ کبائر گناہوں میں بھی ان کی مقلد بنے گی، اس حدیث کا مصداق ہم نے بھی سنا ہے کہ بعض امراء نے اپنے باپ کی منکوحہ سے زنا کیا حالانکہ وہ ماں ہی کے حکم میں ہوتی ہے اور بہو بیٹی سے زنا کرنا تو بہت جگہ مشہور ہے۔

اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقے ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقے ہو جائے گی یہ سب فرقے دوزخ میں جائیں گے مگر ایک گروہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا وہ جماعت ہے اور اس امت میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے کہ یہ "اھواء" یعنی بدع ان میں اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح کہ کوئی کتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے کوئی رگ اور جوڑ باقی نہ رہے گا لیکن وہ ہویٰ اس میں داخل ہو گی۔

یہ گویا کثرت بدعت واہلِ بدعت سے متعلق اخبار ہے اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر ان کے اندر ایسا ہوگا کہ ہر رگ وریشہ میں پہونچ جائے گا، اس خبر کا مصداق بھی ایک عمر دراز سے اس امت میں مشہور رہا ہے اور بہتر فرقے بھی ہو چکے اگر چہ اکثر ناپید ہو گئے ہیں اور بعض ہنوز باقی ہیں

﴿ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ﴾[1] جیسے روافض، خوارج، نواصب، قدریہ، مرجیہ اب ہر شخص اپنے عقیدہ وعمل کو لفظ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي پر پیش کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ میں فرقہ ناری (جہنمی فرقہ) میں ہوں، یا فرقہ ناجی (نجات پانے والے گروہ) میں، اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے احوال ظاہر وباطن کا روزنامچہ کتب حدیث وسیَر میں مضبوط ہیں، اسی طرح سیرت صحابہ دواوین اسلام میں

---

[1] تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کردے، سورہ انفال آیت ۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقوم ومحفوظ ہے یہاں تک کہ کھانے پینے، نیند وبیداری، قیام وقعود، واستنجاء کے آداب وغیرہ چھوٹے چھوٹے امور بھی دواوین سنت مطہرہ میں لکھے ہوئے ہیں اب کیا مشکل باقی ہے جس کے لئے ہلاک ہونے والے اور نجات پانے والے فرقہ کی تعیین میں بے فائدہ کی بحث کی جائے۔

حدیث ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْدَ خَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ؟ قَالَ فَمَنْ" متفق علیہ۔[1]

یعنی تم اگلوں کی راہ پر بالشت بہ بالشت اور گز بہ گز چلو گے یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی انھیں کی پیروی کرو گے کہا گیا اے اللہ کے رسول کیا اگلوں سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں فرمایا یہ نہیں ہیں تو پھر کون ہیں۔

اس جگہ بالشت وگز سے مراد ہر امر قلیل وکثیر وادنیٰ واعلیٰ میں اہل کتاب کے ساتھ موافقت کرنا ہے، اس حدیث کا مصداق بھی اس زمانہ میں موجود ومشہود ہے، سینکڑوں نام کے مسلمان صورت وسیرت میں آتش پرست ہوگئے ہیں اور اس کو فخر جانتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

بہرحال یہ ساری احادیث غربت اسلام پر دلیل ہیں، اسی طرح وہ احادیث ہیں جو لوگوں کے تغیر کے بیان میں آئی ہیں جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع حدیث ہے "اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً" متفق علیہ[2]

یعنی لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو (۱۰۰) اونٹ ہوں پھر ان میں سواری کے لائق ایک بھی نہ ملے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الاعتصام حدیث نمبر ۷۳۲۰، صحیح مسلم کتاب الفتن ۵۷/۸۔

[2] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۹۸، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ ۱۹۲/۷، اللؤلؤ والمرجان حدیث نمبر ۱۶۵۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ٹھہرا کہ لوگ تو بہت ہیں، دنیا آدمیوں سے لبریز ہے لیکن مرضی کے موافق ایک نفر بھی نہیں ملتا ہے۔

آنچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست

نیست جز انساں دریں عالم کہ بسیار ست و نیست [1]

نامرضی سے مراد یہ ہے کہ نام کے مسلمان تو بے گنتی ہیں اور کام کا مسلمان سو (۱۰۰) میں ایک بھی میسر نہیں آتا ہے، یہ حال تو قرون آخر الزمان (اخیر زمانے) کا بیان فرمایا نہ کہ قرون مشہود لھا بالفضیلۃ (وہ صدیاں جن کی فضیلت کی گواہی دی گئی ہے) کا، یا مدعا یہ ہے کہ آخر زمانے میں مومن لوگ کم ہوں گے اگر چہ ہر زمانہ میں صحبت کے قابل صلحاء کم ہوئے ہیں مگر زمان اخیر میں اور بھی أقل قلیل (نہایت درجہ کمیاب) رہ جائیں گے۔

مرداس اسلمی ﷺ کا لفظ مرفوع یہ ہے "يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً" رواہ البخاری۔ [2]
یعنی نیک بندے تو ایک کے بعد ایک چلے جائیں گے اور بھوسی رہ جائے گی جیسے جَو یا کھجور کی بھوسی یا چوکر اللہ ان کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔

یہ ذکر تو آخر زمان کے لوگوں کا ہے اس میں ان کے غیر صالح ہونے کی طرف اشارہ ہے، رہے وہ غرباء اسلام جو ایسے لوگوں کے زمانہ میں ہوں گے ان کا حال یہ بیان فرمایا ہے "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ" رواہ الترمذی [3] عن أنس ﷺ یرفعہ وقال

---

[1] دنیا میں تو آدمی بے شمار ہیں لیکن انسان کامل کمیاب ہیں مطلب یہ کہ انسان کامل وہ ہے جس کے اندر دردِ دل، پاسِ وفا اور جذبۂ ایمان ہو اس مفہوم کو مرزا غالب نے یوں بیان کیا ہے۔

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا — آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا۔

[2] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۳۴۔ [3] سنن ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۶۱ (ضعیف)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھذا حدیث غریب اسناداً۔

یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جو کوئی ان میں اپنے دین پر صبر کرے گا وہ گویا ہاتھ میں آگ کی چنگاری لیتا ہے (اس کو ترمذی نے انس ﷜ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث باعتبار سند غریب ہے)

ہمارے نزدیک اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس زمانہ کی بابت یہ خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے اسلئے کہ اس زمانہ میں ہر طرف فریب کاروں کا ظہور ہے اور جو کوئی اتباع سنت کا نام لیتا ہے اسکا خون و مال مباح سمجھا جاتا ہے اسلام کی بات کہنا، مسلمانوں کا سا کام کرنا سخت مشکل پڑ گیا ہے خود ہی فساق اہل اسلام و صلحاء مسلمین کو آنکھ بھر کے دیکھ نہیں سکتے ہیں پھر غیر مسلم کا کیا شکوہ ہے وہ تو ہر طرح پر ہم سے اجنبی ہیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم   کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد[1]

اسی طرح جو حدیثیں فتن آخر زمان کے بارے میں آئی ہیں وہ سب غربت اسلام پر دلیل ہیں جیسے یہ حدیث ابو موسی ﷜ مرفوعاً "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الحديث" رواہ ابوداؤد۔[2]

یعنی قیامت سے پہلے فتنہ ہوں گے جیسے کالی رات کے ٹکڑے صبح کو مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔

پس اس حدیث کا مصداق بھی بیشتر ممالک میں مشاہدہ ہوتا ہے، استقامت عنقا و کیمیا ہو گئی ہے جو شخص اس بلا سے بچ گیا سمجھو کہ وہ بڑا بختاور ہے اور جو پھنس گیا اسکے حال پر افسوس ہے۔

---

[1] مجھے دوسروں سے کوئی شکوہ نہیں ہے کیونکہ میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے اپنے ہی نے کیا ہے۔
[2] سنن ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۵۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے "اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ" تین بار اسی طرح کہا پھر فرمایا "وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهاً" رواہ ابوداؤد۔[1]

شرکت فتن سے تحذیر میں حدیثیں بہت آئی ہیں بعض میں فرمایا ہے کہ تم اپنی کمانیں توڑ ڈالو، تلواروں کو پتھر سے مارو، اس پر بھی اگر گھس آئے تو ہابیل کی طرح ہو جاؤ یعنی مقتول ہو، نہ کہ قاتل اس کو ابوداؤد[2] نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اور ترمذی کا لفظ مرفوعاً یہ ہے "اِلْزَمُوْا فِیْهَا أَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ"[3] یعنی اپنے گھروں کے اندر بیٹھ رہو، کسی سے کچھ کام نہ رکھو۔

سو جس وقت کی یہ خبر دی ہے وہ غالباً یہی ہمارا وقت ہے بالکل ہم نے بہت چاہا کہ اس خاموشی اور گھروں میں بیٹھنے کے سبب سے ابتلاء سے نجات رہے گی مگر واقعہ طلب لوگ اپنی دراندازی سے کسی طرح باز نہیں آتے ہیں ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ﴾[4]

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا تھا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو بھوسی کی طرح ہیں، یعنی خراب ورد ی ان کے عہود و امانات فاسد ہوں گے اور وہ آپس میں اختلاف کریں گے پھر انگلیوں کے درمیان تشبیک (ایک دوسرے میں پیوست) کی انھوں نے کہا کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا "عَلَیْکَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِخَاصَّةِ

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۵۵، حدیث کا مفہوم یہ ہے بلاشبہ نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو فتنوں میں مبتلا ہو پھر صبر کرے تو اس کا کیا کہنا۔

[2] سنن ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۵۱۔ [3] سنن ترمذی کتاب ابواب الفتن حدیث نمبر ۲۳۰۰۔

[4] اللہ ہمارے لئے کافی ہے وہ کیا ہی خوب کارساز ہے، سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۷۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِکَ وَاِیَّاکَ وَعَوَامَّھُمْ" [1]

دوسری روایت میں یوں ہے "اِلْزَمْ بَیْتَکَ وَاَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ مَاتَعْرِفُ وَدَعْ مَاتُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّۃِ" رواہ الترمذی وصحہ۔ [2]

یعنی جب اسلام کی غربت اور زمانے کے فتن اس حد تک پہونچ جائیں کہ منکر، معروف اور معروف منکر ہو جائے جس طرح کہ آج کل ہو رہا ہے اِلَّامَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی تو ایسے وقت میں جو معروف معلوم ہو اس کو اختیار کرے، منکر کو چھوڑ دے، خاص اپنی جان کا دھندا کرے، ایمان بچائے، عوام کے کام سے کچھ غرض نہ رکھے۔

ہمارا زمانہ اسی حدیث کا استحقاق رکھتا ہے اس وقت کے خواص، عوام سے بدتر ہیں، ہم عوام کو کیا روئیں اللہ نے ہم سے یہ عہد نہ لیا ہوتا کہ ہم اللہ کے شرائع واحکام کو خلق کی طرف پہونچا دیں تو بے شبہ زمانہ کا حال دیکھ کر ہم اس کتابت سے بھی لب پر مہر سکوت لگا لیتے جس طرح کہ ہاتھ اور زبان کو مجاہدہ سے روک رکھا ہے اور گوشہ گزینی وخانہ نشینی کو امن وامانِ دین کا ذریعہ سمجھ لیا ہے۔

☆☆☆

---

[1] اپنے اوپر معروف کو لازم کر اور جو منکر ہے اسے چھوڑ دے اور خاص طور پر اپنے آپ سے کام رکھ اور عوام الناس سے خود کو بچائے رکھ یہ حدیث مسند احمد بن حنبل ۱۶۲/۲، سنن ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۴۳ میں ہے۔ [2] اپنے گھر میں بیٹھ رہ اور اپنی زبان پر قابو رکھ اور معروف سیار کر اور منکر کو چھوڑ دے اور اپنی ذات کی طرف خاص طور پر توجہ دے اور عوام کے معاملہ کو چھوڑ دے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے اس حدیث کو امام ترمذی کی طرف منسوب کیا وہ مبنی بر وھم ہے کیونکہ یہ حدیث سنن ترمذی میں نہیں ہے بلکہ یہ حدیث سنن ابن ماجہ ۴۶۴/۲-۸ مسند احمد بن حنبل ۲۱۲/۲، ۲۲۰، ۲۲۱، اور مستدرک حاکم ۵۲۵/۴ میں مروی ہے۔ واللہ أعلم بالصـ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱
گناہوں کو معمولی سمجھنا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک استخفاف معاصی (گناہوں کو معمولی جانا) ہے انس ﷺ نے کہا ہے "إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالاً هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ" رواہ البخاری [۱]

یعنی تم تو وہ کام کرتے ہو جو تمھاری آنکھوں میں بال سے بھی زیادہ باریک یعنی بے حقیقت ہے ہم ان کو حضرت ﷺ کے زمانہ میں مہلکات (ہلاکت انگیزیوں) میں سے گنتے تھے۔

والہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

"إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِباً"

رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی۔ [۲]

یعنی بے حقیقت گناہوں سے بچ کیونکہ اللہ ان کا بھی مطالبہ کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ قرآن بھی اسی پر دلیل ہے ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [۳]

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بڑا گناہ وہ ہوتا ہے جس کو آدمی چھوٹا سمجھتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چھوٹا سمجھ کر بے تکلف بجالاتا ہے پھر چھوٹے گناہوں کی پرسش کجا (کہاں) میرے نزدیک کبائر کا اجتناب

---

۱ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۹۲۔

۲ سنن ابن ماجہ کتاب الزھد حدیث نمبر ۴۲۴۳، مسند دارمی کتاب الرقاق ۲/۶۹۹، مسند احمد بن حنبل ۶/۷۰، ۱۵۱، شعب الایمان حدیث نمبر ۶۸۷۵۔

۳ جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، سورہ زلزال آیت نمبر ۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس زمانہ میں ایک امر محال ہوگیا ہے یا شرع منسوخ ٹھہر گیا ہے، افسوس تو یہ ہے کہ کاش وہ گناہ مرتکبین (کرنے والوں) کے نزدیک گناہ ٹھہر کر براہ جہل وغفلت صادر ہوتے، مصیبت تو یہ ہے کہ معاصی کا وقوع عمداً (جان بوجھ کر) کمال جرأت وجسارت کے ساتھ ہوتا ہے جس طرح کہ اگلے مسلمان کسی عمل صالح کی طرف سبقت کرتے تھے اب ویسی سبقت تحصیل کبائر کی طرف ہوتی ہے بلکہ بعض اوباش، بعض گناہوں پر اپنی مجلسوں میں فخر وناز کرتے ہیں، کوئی قوت اکل وشرب (کھانے پینے کی قوت) پر، کوئی طاقت جماع پر اور کوئی زور بازو پر اور کوئی کسی کی آبروریزی پر وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ حرکت کفر کی قاصد ہوتی ہے اور سوء خاتمہ کا موجب ٹھہرتی ہے، "أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَجَارَنَا" [1]

☆☆☆

[1] اللہ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر۲

کفریہ کلمات بکنا

غربت اسلام کے منجملہ اسباب کے ایک کفریہ کلمات بکنا ہے علماء نے ان کلمات کا بیان مستقل طور پر بھی کیا ہے اور ان کو نواقضِ اسلام ٹھہرایا ہے سب سے زیادہ اس میں مبالغہ حنفیہ کو ہے پھر حنابلہ کو، انھوں نے چار سو کفر کے کلمے ضبط کیے ہیں پھر شافعیہ نے بھی اس میں کلام کیا ہے ہم نے خاتمہ رسالہ معتقد معتمد میں بعض غیر ماؤل کفریہ کلمات کا ذکر کیا ہے۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَايُلْقِيْ لَهَا بَالاً يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ"[1] رواہ البخاری۔

وفی روایۃ "يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ." [2]

یعنی کوئی آدمی ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ خفا ہو جاتا ہے اور وہ شخص اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے حالانکہ اس کے سبب سے جہنم میں یا آگ میں گر جاتا ہے مشرق ومغرب سے بھی زیادہ دور تر۔

بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے "اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَايَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ"[3]

رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک والترمذی وابن ماجہ نحوہ۔

اس میں ہر وہ کلمہ داخل ہے جو شرک یا کفر یا بدعت ہو یا غیبت، نمیمہ (چغل

---

[1] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۷۸۔ [2] صحیح مسلم کتاب الزھد ۸/۲۲۴.

[3] بیشک کوئی آدمی ایسی بری بات کہتا ہے جس کی حد کو وہ نہیں جانتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی ناراضگی قیامت کے دن تک کے لئے لکھ دیتا ہے دیکھئے شرح السنۃ بغوی حدیث نمبر ۴۱۲۴، سنن ترمذی کتاب الزھد ۲۳۱۹، سنن ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۹۶۹، موطأ امام مالک ۲/۹۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوری) کذب، لعنت، گالی وغیرہا ہو بطور استحلال (جائز سمجھنے) یا اباحت ونحوہ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَايَقُوْلُهَا اِلاَّ لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِىْ بِهَا اَبْعَدَ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّايَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ" رواہ البیہقی [1] فی شعب الایمان۔

یعنی جس بات سے کوئی شخص کسی کو ہنساتا ہے وہ آسمانوں اور زمین کے درمیانی فاصلہ سے دورتر جا گرتا ہے اور زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

اور حدیث عمار رضی اللہ عنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو رویہ شخص کے واسطے قیامت کے دن کو آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ رواہ الدارمی [2]

بالجملہ زبان کا جرم (ٹکڑا) صغیر ہوتا ہے اور اس کا جرم کبیر۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سباب مسلم (مسلمان کو گالی دینا) فسق ہے اور قتال مسلم (مسلمان سے لڑنا) کفر ہے، رواہ الشیخان [3] عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا، متفق علیہ [4]

اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدیق کو زیبا نہیں کہ لعان (لعنت کرنے والا) ہو، رواہ مسلم [5]

اور حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ قتات بہشت میں نہ جائے گا۔ متفق علیہ [6]

---

[1] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۴۹۲، [2] مسند دارمی کتاب الرقاق ص ۷۱۰، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۵۴۰۔ [3] صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۰۴۴، صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۴۶۔ [4] صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۰۴، صحیح مسلم کتاب الایمان ۶۵/۱۔ [5] صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ حدیث نمبر ۲۵۹۷۔ [6] صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۰۵۶، صحیح مسلم کتاب الایمان ۷۱/۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ شخص جو کہ چھپ کر کسی کی بات سنتا ہے پھر دوسرے کو پہنچاتا ہے، زبان کے جتنے گناہ ہیں وہ سب مہلکات میں داخل ہیں۔

ولہٰذا حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی جو کوئی میرے لئے اپنی زبان اور فرج (شرمگاہ) کا ضامن ہوگا تو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں گا۔

"مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ" رواہ البخاری [1]

میں کہتا ہوں کہ انہیں کلمات کفر میں وہ الفاظ بھی داخل ہیں جو بعض صوفیہ سے بطور طامات و شطحیات ونحوہا (خلاف شرع فتنہ وفساد کے کلمات وغیرہ) منقول ہیں گو ان کی تاویل ہو سکے یہ اسلئے کہ معمہ و چیستاں و پہیلی بولنے کے لئے کچھ جناب حق تعالیٰ ہی نہیں ہے یہ کام تو یاروں، آشناؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے، نہ کہ بڑوں کے ساتھ، پھر جو سب سے بڑا ہے اس کے ساتھ الفاظ موہومہ کے ساتھ بات کرنا غربت اسلام پر صریح دلیل ہے اللہ نے سلف صالحین کو ان بلاؤں سے بالکل عافیت میں رکھا تھا۔

فائدہ: جن الفاظ کا ظاہر صریح کفر ہے جیسے وحدت الوجود وغیرہا ان پر انکار کرنے سے نہ اسلام جاتا ہے اور نہ اولیاء اللہ کی عداوت لازم آتی ہے جس کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ" [2]

بلکہ علماء آخرت کی ہمیشہ یہی شان رہی ہے کہ وہ شریعت حقہ سے ہمیشہ دفاع کرتے رہے اور کبھی کسی کی ملامت سے اللہ کی راہ میں نہ ڈرے، غیبت وعداوت جب ٹھہرتی ہے کہ نام کی تخصیص وتعیین ہو اور مسائل میں خاص مخاطبت کے بغیر نقص نکالنا صلحاء بلکہ انبیاء علیہم السلام کی عادت ہے۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۷۴۔

[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے یہ حدیث صحیح بخاری کتاب الرقاق ۲۹۳/۱۱، ۲۹۷، میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ أَوْ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا"[1]، اور کسی کا نام نہ لیتے جو شخص فاعل وقائل ہوتا وہ سمجھ جاتا، چوری داڑھی میں تنکا، دوسرا نہ جانتا کہ مراد کون شخص ہے۔

☆☆☆

---

[1] لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ یہ کام کرتے ہیں یا ایسی بات کہتے ہیں جیسا کہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہ اوپر اٹھانے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا "مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ" یعنی لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں، دیکھئے صحیح بخاری ۲/۱۹۳، ۱۹۴۔ اور سنن ابوداؤد کتاب الادب ۴۷۷۸ میں عائشہ سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کان النبی ﷺ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ شَيْئٌ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلٰكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، یعنی جب نبی ﷺ کو کسی شخص سے کوئی ناگوار بات پہونچتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ فلاں شخص کا کیا حال ہے کہ وہ یہ کہتا ہے بلکہ آپ فرماتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی ایسی بات کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۳

جھوٹے فریب کاروں کی کثرت

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اس زمانہ آخر میں جھوٹے فریب کاروں کا ظہور بکثرت ہوا ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْأَحَادِیْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَإِیَّاکُمْ وَإِیَّاهُمْ" رواہ مسلم [1]

یعنی پچھلے زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ ہوں گے جو ایسی باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوگی اور نہ تمہارے باپ داداؤں نے سو تم ان سے بچتے رہو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر ڈالیں اور فتنہ میں نہ پھنسا لیں. مرقاۃ [2] میں کہا ہے کہ اس سے مراد جھوٹی احادیث، احکام باطلہ کا ابتداع اور اعتقادات فاسدہ ہیں. انتہیٰ۔

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ میں ان فریب کاروں کی تعداد ۳۰ عدد آئی ہے. رواہ ابوداؤد [3] والترمذی۔

اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں قریب من ثلاثین (تقریباً تیس) فرمایا ہے متفق علیہ [4]

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے "إِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ" رواہ مسلم [5]

یعنی قیامت کے سامنے دروغ گو لوگ ظاہر ہوں گے سو تم ان سے بچو۔

میں کہتا ہوں کہ کذب وزور کا فشو (جھوٹ وغلط بیانی کا ظہور) اگر چہ زمانہ مشہود لہا بالخیر کے بعد سے اتصالاً (ملا ہوا) پایا جاتا ہے لیکن اس تیرہ صدی سے گویا تمام دنیا میں اب یہی کام رہ گیا ہے یعنی نام کے مسلمانوں میں خواہ مولوی صاحب

---

[1] صحیح مسلم کتاب العلم ۹/۱، مسند أحمد ۳۴۹/۲. [2] مرقاۃ المفاتیح ۱۰۹/۱. [3] سنن ابوداؤد کتاب الفتن ۴۲۴۴، سنن ترمذی ابواب الفتن حدیث نمبر ۲۳۱۶. [4] صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۶۰۹، صحیح مسلم کتاب الفتن ۱۸۹/۸، [5] صحیح مسلم کتاب الفتن ۱۸۹/۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا شاہ صاحب یا شیخ صاحب اباطیل عقائد وفساد احکام اور شعائر اسلام کے مٹانے کے سوا کوئی دوسرا شغل کسی شخص کو نہیں ہے یا اہل حدیث پر افترا پردازی ہے، آج کل بہت سے کاغذات دیکھنے میں آئے جن میں اہل حدیث پر نا گفتہ و نا نوشتہ (کہنے اور لکھنے کے لائق نہیں) مسائل کا افترا کیا گیا ہے اور صدہا باطلہ احکام کو نام نہاد اسلام سے رواج دیا جاتا ہے اور بے گنتی عقائد فاسدہ ایجاد ہو گئے ہیں جیسے انکار وجود ملائکہ وشیاطین، ومعاد روحانی وغیرہا سو یہ اہل اسلام میں نسخۂ غربت اسلام کا ایک بڑا جزء اعظم ہے۔

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیَ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ" [1] رواہ ابوداود، والترمذی۔

یعنی مجھے اپنی امت پر انہیں گمراہ کرنے والے اماموں کا ڈر ہے کہ امام بن کر گمراہ کریں گے، یہ امام اس زمانۂ اخیر میں ہر جگہ کثرت سے موجود ہیں، ان کی امامت یہ ہے کہ ملوک وقت (سلاطین وقت) سے خطاب والتفات اسلامی حاصل کر کے قواعد اسلام وضوابط مسلمین کی تخریب کے درپے ہوتے ہیں اور اجرائے قوانین میں مشورہ دیتے ہیں حالانکہ نفس الامر میں اسی زبان زد مثل کے مصداق ہیں، پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔

میں نے کئی اشخاص کو دیکھا اور سنا کہ شمس العلماء بنے ہیں یا بنائے گئے ہیں اور آداب دین اور طریقۂ اسلام سے ہزار مرحلہ دور تر جا پڑے ہیں اپنے آپ کو جہان بھر سے زیادہ عالم اور تمام جہان کو علی الاعلان جاہل کہتے ہیں اور موحدین متبعین پر افترا و تہمت لگا کر ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾ [2] ہوتے ہیں ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا﴾ [3]

---

[1] سنن ابوداود کتاب الفتن ۴۲۴۴، سنن ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۳۰، [2] اس نے دنیا وآخرت دونوں جہان کا نقصان اٹھایا، سورہ حج آیت ۱۱۔ [3] اور اللہ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوئے ہیں، سورہ احزاب آیت ۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۴

کاغذات واخبارات ورسائل کاظہور

اسباب غربت اسلام کے منجملہ ایک ہر ملک ودیار میں کاغذات وابلاغ کے ذرائع واخبارات کا حدوث (ظہور) ہے کاش یہ لوگ بے اصل مسموعات پر ہی اکتفا کرتے تو اس حدیث مرفوع ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مصداق ٹھہرتے "كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" رواہ مسلم [1]

یعنی اتنا جھوٹ کافی ہے کہ انسان جو کچھ سنے وہ کہہ ڈالے۔

لیکن اکثر یہ کواغذ (کاغذات) انواع افتراءات وکذبات وبہتانات، غیبت ونمیمہ چغلخوری، وآبروریزی اہل اسلام وباہمی بغض وعداوت کا اظہار ولعن طعن وفحش وبیان بے اصل ونشان پر مشتمل ہوتے ہیں اور پھر بعض لوگ اس ذم ومدح کو اکتساب (معاش) کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں یہ ایک بدعت کی ایجاد گویا محدثات کثیرہ کا مجمع ہے، اس حدوث کا ہر محدث بجائے خود ایک مستقبل کبیرہ ہے دیگر منکرات کے قطع نظر جن پر یہ کاغذات مشتمل ہوتے ہیں فرضاً اگر فقط مدح وذم ہی پر اکتفا ہوتا تو بھی غربت اسلام کے واسطے کافی تھا اس لئے کہ حدیث مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ" رواہ مسلم [2]

یعنی جب تم مدح کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈالو۔

مرقاۃ [3] میں کہا ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو ثنا خوانی میں مبالغہ کرتے ہیں اور طمع (لالچ) سے تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں خواہ وہ ان کی مدح نثر میں ہو یا نظم میں۔

بعض اہل علم نے کہا کہ ظاہر حدیث پر عمل کرے اور کچھ مٹی اٹھا کر ان کے منھ میں مارے یا مراد خیبت (محروم کرنا) ہے کہ ان کو کچھ نہ دے یا مراد حقیر عطا ہے

[1] مقدمہ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۔ [2] صحیح مسلم کتاب الزھد حدیث نمبر ۳۰۰۲۔ [3] مرقاۃ المفاتیح ۶۲۶/۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل ایک مشت خاک (مٹھی مٹی) کے تا کہ وہ ہجو (مذمت) نہ کریں۔ دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ۔[1]

بہر حال تعریف کرنے والے کا مقصد ایسی مدح سے روکنا ہے اسلئے کہ آدمی غیر کی مداحی سے متکبر و مغرور ہو جاتا ہے۔

حکایت: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص پر ثنا کی فرمایا "وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ" تیرا برا ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی تین بار یہی فرمایا پھر کہا "مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحاً أَخَاهُ لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَاناً وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يَرَىٰ أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَداً. متفق علیہ[2]

یعنی اگر اپنے بھائی کی مدح کئے بغیر نہ بنے تو یوں کہے کہ مجھ کو فلاں کے نسبت یہ گمان ہے اور حساب لینے والا اللہ ہے اور یہ بھی جب کہے کہ اس کو لائق دیکھتا ہو ورنہ کسی کو اللہ کے نزدیک پاک نہ ٹھہرائے۔

انس رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں "إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ" رواہ البیہقی[3] ، فی شعب الایمان۔

یعنی جب کسی فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ کو تعریف کرنے والے پر غصہ آتا ہے اور عرش سخط الٰہی کے ہیبت سے ہل جاتا ہے۔

سید[4] نے کہا ہے کہ عرش کا حرکت کرنا وقوع امت عظیم سے عبارت ہے کیونکہ اس مدح میں اللہ کے غصہ کے ساتھ رضا ہے اور یہ کفر سے قریب ہے اسلئے کہ

---

[1] کتے کا منہ ایک لقمہ سے بند کرنا بہتر ہے۔
[2] صحیح بخاری کتاب الشہادات حدیث نمبر ۲۶۶۲، صحیح مسلم کتاب الشعر وغیرہ حدیث نمبر ۳۰۰۰۔
[3] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۵۴۴ ضعیف۔
[4] دیکھئے مرقاۃ المفاتیح ۴/۲۴۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انجام اس چیز کا حلال کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس لاعلاج بیماری میں اکثر شعراء وعلماء وقراء ریا کار گرفتار ہیں۔ انتہیٰ

میں کہتا ہوں کہ یہ حکم مدح فاسق کا تھا اس زمانے میں نام کے مسلمانوں نے دفتر کے دفتر مدح کفار میں نظم ونثر کے طور پر اپنے نامۂ اعمال کے مثل سیاہ کر ڈالے ہیں یہ مدح خواہ دل سے ہو یا فقط زبان سے اس کے کفر ہونے میں کچھ تردد معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ دیندار علماء نے اس سے کم درجہ کلمات پر کفر کا حکم لگایا ہے، الحاصل جو مال کذب یا ناجائز مدح کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے وہ مال حرام ہے اس کی تفصیل دلیل الطالب میں دیکھو۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۵

چرب زبانی کو ذریعۂ معاش بنانا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اکل باللسان (زبان کے ذریعہ کھانا) ہے حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا" رواہ احمد[1]

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم نکلے گی جو زبان کے وسیلے سے اپنا پیٹ بھرے گی جس طرح کہ گائے اپنی جیب (زبان) سے کھاتی ہے یعنی رطب ویابس وجید وردّی کے امتیاز کے بغیر۔

اس قوم سے مراد وہ لوگ ہیں جو امراء وحکام کی مجلس میں جا کر خوش بیانی وتیز زبانی سے اپنا مدعا حاصل کرتے ہیں اور فقرہ بازی وچالاکی وسخن سازی کو اکل مال کی تحصیل کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں یہی وسیلہ ان کی روزی کا ہے اس میں بلغاء وفصحاء وباد فروش وشعراء ونحوہم (وغیرہم) سب داخل ہیں جو شخص اس حدیث کا مصداق ہے وہ کسی نوع کا ہو لیکن شرعاً اس کے لئے یہی حکم ہے اور جو کچھ وہ کماتا ہے سب حرام اور اکل بالباطل (باطل ذریعہ سے کھانے) میں داخل ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں "اِنَّ اللّٰهَ یَبْغَضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا" رواہ الترمذی[2] وقال غریب وابوداود۔

یعنی اللہ مرد بلیغ کو دشمن رکھتا ہے جو زبان چلاتا ہے گائے کی طرح۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۱/۱۸۴ (ضعیف)

[2] سنن ترمذی کتاب الادب ۲۸۵۳، سنن ابوداود کتاب الادب ۵۰۰۵، مسند احمد ۲/۱۶۵، ۱۸۷، کتاب الامثال ابوالشیخ ۳۰۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۹/۱۵، شعب الایمان بیہقی ۴۶۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید رحمہ اللہ نے کہا ہے بلیغ سے مراد وہ شخص ہے کہ خوب منھ بھر بھر کے باتیں بناتا ہے اور زبان کو مثل گاؤ کے دانتوں کے گرد پھیرتا ہے یعنی اظہار فصاحت کے واسطے کلام میں تکلف کرتا ہے اور اپنے زور تقریر سے دھوکہ دے کر اپنا کام نکالتا ہے اس سے وہ کلام خطیب وغیرہ خارج ہے جس میں کوئی سجع یا قافیہ بے تکلف آجائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے "مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" رواہ ابوداود۔[1]

یعنی جس نے بات کا پھیرنا سیکھا اس لئے کہ لوگوں کے دل ہاتھ میں لائے تو اس کا فرض ونفل کچھ بھی قیامت کے دن قبول نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلام کا صرف (پھیرنا) وجوہ مختلفہ (متعدد طریقوں) پر تباہی اعمال حسنہ کا موجب ہے ولہٰذا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا" رواہ مسلم۔[2]

یعنی ہلاک ہوئے باتیں بنانے والے، منھ بھر بھر کے کلام کرنے والے اس کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

سید رحمہ اللہ[3] نے کہا کہ متنطع وہ شخص ہے جو لایعنی کلام میں خوض وتعمق (کھود کرید) کرتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اس وقت میں کوئی جگہ اور کوئی مجلس اس قسم کے لوگوں سے خالی نہیں ملتی جو متنطع (بال کی کھال نکالنے والے) نہ ہوں، اکثر خلق نے اس شیوہ کو اختیار کیا ہے اور عقل وکمال سمجھ لیا ہے حالانکہ بالکل بقائے ایمان کے منافی ہے۔

---

[1] سنن ابوداود کتاب الأدب حدیث نمبر ۵۰۰۶، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۶۲۰ (ضعیف)۔

[2] صحیح مسلم کتاب العلم حدیث نمبر ۲۶۷۰۔ [3] دیکھئے مرقاۃ المفاتیح ۴/۱۱۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے بہت دور بد اخلاق لوگ ہوں گے ثرثار متشدق متفیہق. رواہ البیہقی ۔[1]

ثرثرہ کہتے ہیں کثرت وتردید کلام کو، تشدق کلام میں بغیر احتیاط واحتراز کے توسع کرنے کو کہتے ہیں یا متشدق سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے استہزاء ومسخرہ پن کیا کرتا ہے، متفیہق وہ شخص ہے جو منہ بھر کے بات کہتا ہے دریدہ دہن بدلگام گپ باز ہے۔

☆☆☆

[1] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۶۱۶، مسند احمد بن حنبل ۱۹۳/۴، ۱۹۴، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۴۸۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۲۷/۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ٦
شعر وشعراء کی کثرت

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک کثرتِ شعر وشعراء ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿والشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ ٥ اَلَمْ تَرَاَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُونَ﴾[1] اور فرمایا ﴿وَمَاعَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَايَنْبَغِیْ لَهٗ﴾[2]

اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحاً يَرِيْهُ خَيْرٌلَّهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا" متفق علیہ۔[3]

یعنی اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو جو اس کو فاسد کر دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔

[4] مرقاۃ میں کہا ہے اس میں استیلاء (غلبہ) شعر کے اس درجہ تک کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن وذکر وعلوم شرعیہ سے باز رکھے کیونکہ یہ مذموم ہے گو کوئی سا شعر بھی ہو۔

حکایت: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موضع عرج میں تھے کہ اتنے میں ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خُذُوْاالشَّيْطَانَ أَوْأَمْسِكُوْاالشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحاً خَيْرٌلَّهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا" رواہ مسلم۔[5]

یعنی اس شیطان کو پکڑو اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے واسطے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

---

[1] اور شاعروں کی پیروی وہ لوگ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں سورہ شعراء آیت ۲۲۴، ۲۲۵۔ [2] نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے سورہ یٰسین آیت ۶۹۔ [3] صحیح بخاری کتاب الادب ۶۱۵۵، صحیح مسلم کتاب الشعر ۷/۵۰۔ [4] مرقاۃ المفاتیح ۴/۶۱۵۔ [5] صحیح مسلم کتاب الشعر حدیث نمبر ۲۲۵۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذمت شعر پر دلیل ہے، شعر سے مراد اس جگہ شعر مذموم ہے نہ کہ سخن محمود (پسندیدہ بات) اسلئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا ذکر آیا تھا آپ نے فرمایا " هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ" [1] رواه الدارقطني والشافعي عن عروة مرسلاً ۔

اب باقی رہی اس امر کی تنقیح کہ اچھا شعر جس کو اچھا کہا ہے اور برا شعر جس کو برا ٹھہرایا ہے کون ہے سو اس امر کی حقیقت یہ ہے کہ جس شعر میں توحید کا مضمون ہو وہ اچھا ہے اسلئے کہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ" متفق علیہ [2]

یعنی اللہ کا نام سچا، جھوٹا ہے سب جتن، اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا کلام کہا، پس جس شعر کا مضمون سچا اور توحید پر مشتمل ہوگا وہ شعر حسن ہوگا لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرید سے سو (۱۰۰) شعر کے قریب کلام اُمیہ بن اَبی الصلت سے پڑھوا کر سنا اور ھیہ ھیہ (آفرین، آفرین) فرماتے رہے۔ رواه مسلم [3]

یہ اس لئے کہ امیہ نے مبادی اسلام کو پایا تھا اور وہ ایک درویش منش شخص تھا، مضامین حقہ کو اپنے اشعار میں نظم کرتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں اخلاق کریمہ وخصائل حمیدہ کا ذکر ہو یا نصائح وموعظت وہ شعر حسن ہوتا ہے جیسے پند نامۂ عطار یا بوستان سعدی وعقائد جامی ونحوھا (وغیرہا)۔

ایسے ہی اشعار کے حق میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ

---

[1] وہ ایسا کلام ہے کہ اس کا بہتر اچھا ہے اور اس کا برا برا ہے، اس کو دارقطنی نے اپنی سنن ۴/۱۵۵ میں مسنداً روایت کیا ہے اور امام شافعی نے اپنی مسند ۲/۳۷۶ میں عروہ سے مرسلاً روایت کیا ہے دیکھئے ہدایۃ الرواۃ الی تخریج احادیث المصابیح والمشکوۃ ۴/۲۷۴، تخریج مشکوۃ المصابیح للالبانی حدیث نمبر ۴۸۰۸۔ [2] سب سے سچا کلام جس کو شاعر نے بیان کیا ہے لبید شاعر کا یہ کلام ہے کہ سنو اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یہ حدیث صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۴۷، صحیح مسلم کتاب الشعر ۷/۴۹ میں مذکور ہے۔ [3] صحیح مسلم کتاب الشعر ۷/۴۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِکْمَةً"۔[1] رواہ البخاری عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ. حکمت سے مراد اس جگہ عدل وعلم ہے یا یہ مطلب کہ بعض شعر کلام نافع ہوتا ہے اور جہل و بیوقوفی سے منع کرتا ہے یا حکمت سے مراد حدیث ہے بعض لوگوں نے چہل (۴۰) حدیثوں کا ترجمہ فارسی وغیرہ میں کیا ہے بلکہ محاورۂ کتاب وسنت میں لفظ حکمت سے حدیث ہی مراد ہوتی ہے۔ واللہ أعلم

اسی طرح جو شعر اہل اسلام کی طرف سے شرک ومشرکین کی ہجو (مذمت) میں ہوتا ہے وہ بھی شعر حسن ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریظہ کے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا "اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَکَ" یعنی تو مشرکوں کی ہجو کر تیرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں پھر فرمایا "اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ" متفق علیہ۔[2]

عائشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ یہ ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ سے کہا تھا "إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" یعنی جب تک تو اللہ ورسول کی طرف سے مخاصمت ومدافعت کرے گا تب تک جبرئیل علیہ السلام تیری مدد کریں گے پھر فرمایا "هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى" رواہ مسلم۔[3]

یعنی حسان رضی اللہ عنہ نے ان کی ہجو کی مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کیا اور اپنا جی بھی ٹھنڈا کیا۔

دوسرا لفظ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اُهْجُ قُرَيْشًا فَإِنَّهٗ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ" رواہ مسلم۔[4]

---

[1] بعض شعر حکمت ہوتا ہے صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۴۵۔ [2] اے اللہ ان کی مدد جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ کر یہ حدیث صحیح بخاری بدء الخلق ۳۲۱۲، ۳۲۱۳ میں، صحیح مسلم فضائل الصحابۃ ۱۶۲/۷۔ ۱۶۳ میں مروی ہے۔ [3] صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ ۱۶۴/۷، ۱۶۵۔ [4] صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ ۱۶۴/۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تم قریش کی ہجو کرو یہ ان پر تیر چلانے سے بھی زیادہ تر سخت ہے۔

تیسرا لفظ[1]. عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھتے تھے وہ اس پر کھڑے ہوکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مفاخرت یا منافحت (مدافعت) کرتے۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" رواہ البخاری۔[2]

یہ اس بات پر دلیل ہے کہ طرفداری اللہ ورسول اور کتاب وسنت کے واسطے شعر کہنا مستحب ہے بلکہ مسنون ہے اور ایسے شاعر کا مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جیسے دیوان فارسی نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب کہ اول تا آخر انتصار حدیث ومدح سنت وذمّ رائے میں ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

اور دیوان حسان بن ثابت بھی مروّج ہے اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور کفر وشرک اور مشرکین کی ذم (برائی) ہے سو اس قسم کا شعر حسن ہوتا ہے اسی طرح جو شعر نعت ومنقبت جناب نبوت (ﷺ) یا مبشرین بالجنة (جنت کی بشارت دیئے گئے لوگوں) کے وصف میں ہوتا ہے وہ بھی شعر حسن ہے جیسے دیوان عبدالرحیم بریلی قدس

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الأدب حدیث نمبر ۵۰۰۵، سنن ترمذی کتاب الأدب حدیث نمبر ۳۰۰۳، مسند أحمد بن حنبل ۷۲/۶۔ [2] بلاشبہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حسان کی مدد کرے گا جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخاصمت یا مدافعت کرتے رہیں گے اس کو امام بخاری نے تعلیقا روایت کیا ہے اسی طرح مزی نے تحفۃ الاشراف ۱۰/۱۴ میں بیان کیا ہے اور خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح ۴۸۰۵ میں اس کو بخاری کی طرف منسوب کیا ہے لیکن علامہ حافظ ابن حجر نے ہدایۃ الرواۃ الی تخریج أحادیث المصابیح والمشکوٰۃ ۳۷۲/۴ میں اس کو بخاری کی طرف منسوب کیا اور فتح الباری ۵۴۸/۱ میں کہا کہ مزی نے اطراف میں ذکر کیا اور کہا کہ اس کو بخاری نے تعلیقا اسی طرح اور اس سے مکمل طور پر روایت کیا ہے لیکن میں نے اس کو صحیح بخاری میں نہیں دیکھا، ہدایۃ الرواۃ کے محقق کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں نہ مسندا موجود ہے اور نہ تعلیقا، یہ وہم مزی کے بخاری کی طرف منسوب کی بناء پر ہوا ہے پھر کہا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث صحیح بخاری کے بعض دوسرے نسخہ میں موجود ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرّہ یا دیوان میر غلام علی آزاد بلجرامی رحمہ اللہ اور شعراء اسلام کے متفرقہ قصائد مثل قصیدہ اُم القریٰ وقصیدۂ بانت سعاد وقصیدۂ بردہ، رہے وہ قصائد جو علماء واولیاء کے مدائح میں لکھے گئے ہیں اگر مبالغہ سے خالی اور زبان آوری سے عاطل (خالی) ہیں تو اباحت کے حکم میں ہوں گے ورنہ اسی حدیث مقداد رضی اللہ عنہ کے نیچے داخل رہیں گے "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ" رواہ مسلم [1]

یہ اس لئے کہ ہم کو کسی کی ثنا وصفت کرنے کی اجازت اس سے زیادہ نہیں دی گئی ہے کہ ہم "أحسب فلانا" (فلاں کے بارے میں میرا یہ گمان ہے) سے کچھ بڑھ کے کہیں، اسی طرح جو شعر اللہ عزوجل مجدہ کی حمد میں ہے وہ شعر حسن ہے بلکہ احسن اشعار ہے کہ جس نے ہماری زبان پر بات پیدا کی ہے اور ہم کو بیان سکھایا ہے ہم اسی کی مدح وثنا کرتے ہیں اللہ کی حمد کتنی ہی کی جائے اور اس کے اوصاف جلال وجمال کا بیان کسی قدر ہو ہرگز اس کی ثنا کا ایک شمہ ادا نہیں ہوسکتا "لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" [2]

وَلَوْ أَنَّ لِيْ فِيْ كُلِّ مَنْبَتِ شَعْرَةٍ لِسَانًا لَمَا اسْتَوْفَيْتُ وَاجِبَ حَمْدِهٖ [3]

اب رہے وہ اشعار جو قبیح (ناپسندیدہ) ہیں سو منجملہ ان کے ایک وہ شعر ہے جس میں فحش وتفاحش کا ذکر ہو جیسے اردو میں جان صاحب کا دیوان یا مجرد حسن وعشق ومعشوق کے خط وخال ومحبوب کے اوصاف کا ذکر جیسے اکثر فارسی کے دواوین کا حال ہے یا عشق وعاشقی کا قصہ جیسے اکثر مثنویات اردو وغیرہ ہیں یا محارم کے ہمراہ تعشق (عشق ومحبت کرنے) کا بیان جیسے امرد (بے ریش جوان) اور محرمہ عورت کا ذکر یا بادہ

---

[1] جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی بھر دو، صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۰۰۲۔

[2] اے اللہ میں تیری ثنا کو شمار نہیں کرسکتا تو ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنے اوپر حمد وثنا بیان کی ہے۔

[3] اگر میرے ہر روئیں میں ایک زبان ہوتی اور اس سے حمد کرتا پھر بھی اس کی حمد وثنا کے حق کو پورے طور پر ادا نہ کرتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وشراب کا بیان اور قدح نوشی (شراب پینے) کی مدح جس طرح کہ اکثر دواوین کے اشعار ان مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں یا ہجر ووصال آشنا کا ذکر جس سے دل میں فتنہ برپا ہو یا اسلام ومسلمین کی ہجو یا کفار وفساق کی مدح "ونحو ذلک" (اسی انداز کی) یہ سب اقسام مطلقاً حرام یا مکروہ ہیں بلکہ نظم پر کچھ موقوف نہیں ہے یہ معانی اگر مبانی نثر میں بھی لکھی جائیں تب بھی ان کا حکم یہی ہوگا جیسے کتاب بہار دانش، وکتاب حسن وعشق وفسانہ عجائب وبوستان خیال ونحوہا (وغیرہا)، کیونکہ اس قسم کی کتابیں خواہ نظم ہوں جیسے مثنوی میر حسن وقصہ گل بکاؤلی وغیرہما اور خواہ نثر ہوں سب داخل لھو الحدیث (لغو باتیں) ہیں اور قرآن پاک [1] میں لھوالحدیث کی خریداری کا ذکر بطور مذمت کے فرمایا ہے اور اس کو سرمایۂ ضلالت ٹھہرایا ہے۔

اسی طرح جو اشعار نعت میں لکھے گئے ہیں اور ان میں مبالغہ واغراق و اطراء (مبالغہ آمیز تعریف) عمل میں آیا ہے وہ بھی مذموم ہیں باعتبار قائل کے نہ کہ باعتبار ممدوح کے، کہ قائل کو مدح بندی میں اس قدر غلو حد شرع وحکم رسول کے برخلاف کرنا زیبا نہ تھا جس طرح کہ بعض اشعار قصیدۂ بردہ وغیرہ کا مضمون ہے یا بعض شعراء عجم نے فارسی یا اردو میں زبان درازی کی ہے یہ اسلئے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے حد تعریف سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے "لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا أَطْرَتِ

---

[1] جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ لقمان آیت ٦۔ یعنی بعض لوگ ایسے ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی واستہزاء بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے، اس میں لہوالحدیث سے مراد گانے بجانے کے سامان اور آلات ساز وموسیقی ہے جو خیر سے غافل بنانے والے ہیں اسی میں قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول اور جنسی لٹریچرس، مخرب اخلاق رسائل وجرائد اور حیاسوز اخبارات اور جدید ترین ایجادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر فلمیں، آڈیو سب داخل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللہِ وَرَسُوْلُہٗ"[1] متفق علیہ من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ۔

اسی طرح ایک جماعت نے نثراً یا لاخوانی نعت میں کی ہے اور حد سے تجاوز کیا ہے سو اس قسم کی نثر و نظم دونوں مذموم ہیں پھر کسی نے ایسے مسائل جو صریح کفر ہوتے ہیں جیسے وحدت وجود ونحوھا (وغیرھا) نعت کے پردہ میں ادا کئے ہیں یہ شعراقبح اشعار (سب سے برے شعر) ہیں۔

الغرض جو شعر ایسے مضمون پر شامل ہو جو شرعاً مکروہ یا حرام یا کفر یا شرک یا بدعت ہے تو وہ شعر قبیح ہوگا اور اسی طرح کے اشعار سے پیٹ بھرنے کو برا کہا ہے اور اس قسم کے شاعر کو شیطان ٹھہرایا ہے یہ لوگ شیاطین الانس ہیں۔

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حادی (حدی خوانی کرنے والا) تھا انجشہ نام وہ خوش آواز تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا "رُوَیْدَکَ یَا اَنْجَشَۃُ لَا تَکْسِرِ الْقَوَارِیْرَ" قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد صنف نازک خواتین ہیں. متفق علیہ [2]
یعنی اے انجشہ تو حدی نہ کر ان شیشوں کو نہ توڑ۔

اہل حدیث نے اس حدیث کو باب البیان والشعر میں وارد کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں امر مراد ہیں کیونکہ حدی [3] نظم ونثر دونوں کو محتمل ہے، یہ بھی

---

[1] یعنی میری تعریف میں اس طرح مبالغہ سے کام نہ لو جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی شان میں غلو سے کام لیا تھا میں تو اللہ کا بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو، یہ حدیث صحیح بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۴۴۵ میں بروایت عمر بن خطاب مروی ہے یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں ہے اور نہ ہی ابن عمر سے مروی ہے یہ انتساب وہم پر مبنی ہے۔

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل ۷/۸۷، صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۶۱۔

[3] حدی: اونٹوں کے ہانکنے کے وقت گائے جانے والے مخصوص گیت و اشعار کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا کہ عورتوں کے سامنے گانا یا شعر پڑھنا نہ چاہیے کیونکہ وہ ناتواں دل ہوتی ہیں ذرا سی خوش آوازی وشعر خوانی پر ان کے بہک جانے اور شکستہ خاطر ہونے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔

اب غربت اسلام کو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ شعر کی کثرت اس درجہ تک پہونچی کہ ایک شاعر کا دیوان صدہا شعر سے گذر کر ہزار ہا بیت تک پہونچا پھر کسی کا ایک دیوان ہے اور کسی کے چند دیوان یہاں تک کہ مرزا صاحب کا دیوان لاکھ شعر کا دیکھا گیا، اس پُر گوئی اور اضاعت وقت (وقت کی بربادی) کا کیا ٹھکانا ہے، اسی طرح عاشقانہ مثنویات کی کچھ گنتی نہیں ہے، اسی طرح خرافات داستانہائے عجم کی جیسے کتاب فردوسی وطوسی ۔

دلش گبر و جان گبر و گبرے زبان ۔ زگبران گیری زبان قصہ خوان.[1]

اسی طرح منثورات قصص عشق وفسق بے گنتی مروج ہوگئے ہیں ان کے مقابلہ میں قرآن کی تلاوت اور رحمٰن کا ذکر بالکل رمزۂ رجال ونسوان (مردوں اور عورتوں کے دل وزبان) سے یک قلم مرفوع ہوگیا، جس مرد وعورت بوڑھے وبچے کو دیکھو کوئی نہ کوئی عشق وحسن کا قصہ وداستان نظماً ونثراً لئے پھرتا ہے مگر کبھی علوم شرعیہ واحکام مسائل کو بھول کر بھی یاد نہیں کرتا، تارک ہدایت ہوکر دشت ضلالت میں جا گرا، اصلاح چھوڑ کر فسق میں مبتلا ہوگیا جو مال اس قسم کی کتابوں کی خریداری میں صَرف ہوتا ہے بے شبہہ اس کے ذریعہ سے جہنم مول لی جاتی ہے پھر ان کتابوں میں اہل قصہ کی تصاویر بھی چھپاں وطبع ہوتی ہیں یہ ایک دوسری بے برکتی ومعصیت عمل میں آتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

---

[1] اس کا دل وجان اور زبان سب آتش پرست ہے پس تو قصہ بیان کرنے والی زبان آتش پرستوں سے حاصل کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتب ودواوین ومثنویات کتب دینی کے بہ نسبت صد ہا چند قیمت پر ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہیں اور کتب دین کو اگر مفت تقسیم کرو تو بھی کوئی نہیں لیتا اور بعض لیتے ہیں تو آگ میں جلا دیتے ہیں اور بعض مطالعہ سے مانع ہوتے ہیں اور انتصار سنت کے سبب سے کتب داستان سے بدتر جانتے ہیں یہ اگر کفر نہیں ہے تو اس کے کبیرہ گناہ یا حرام ہونے میں تو کچھ بھی بحث نہیں پہونچتی۔ واللہ الھادی

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۷
تصاویر کا عمومی استعمال

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک تصاویر کا شیوع (رواج) واستعمال ہے ایسا کوئی گھر کم ہوگا جس میں تصویر نہ موجو ہو گواس کو بطور تعظیم یا بقصد عبادت نہ رکھا ہو حالانکہ حدیث ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتاً فِیْهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ" متفق علیہ[1]
یعنی جس گھر میں کوئی کتا یا تصاویر ہوتی ہیں اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث ہر کلب (کتا) وہر صورت کو عام ہے فرشتے ایسے گھروں میں آنے سے رکتے ہیں کیونکہ احادیث باب مطلق (عام) ہیں، انتھی۔[2]

عموم سے مراد یہ ہے کہ خواہ دشمن کی تصویر ہو جیسے کسی صنم یا وثن (بت) کی یا کسی اللہ کے دوست کی تصویر ہو جیسے کسی پیغمبر یا ولی یا عالم کی، رحمت کے فرشتے کسی صورت میں بھی اس گھر میں نہیں آتے ہیں۔

علماء نے کہا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ تصویر ایک معصیت فاحشہ (کھلی ہوئی نافرمانی) ہے اس میں خلق خدا کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے اور بعض کی صورت معبود باطل کی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے کہ جس میں تصویر ہوتی مگر اس کو توڑ ڈالتے۔ رواہ البخاری[3]

---

[1] صحیح بخاری کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۴۹، صحیح مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۲۶۰۶۔

[2] شرح صحیح مسلم ۲/۲۰۰۔ [3] صحیح بخاری کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے "أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ" متفق علیہ [1]

یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اللہ کے پاس انہیں تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

ہر صورت کے عوض ہر تصویر ایک جاندار بن کر جہنم میں مصور (تصویر بنانے والے) کو عذاب کرے گی "قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ متفق علیہ [2] حضرت محمد ﷺ نے کعبہ میں ابراہیم علیہ السلام کی تصویر کو پا کر اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالا تھا۔ [3]

اس سے معلوم ہوا کہ تصویر اگر چہ کسی معظم محترم و مخدوم مکرم کی ہو تب بھی شکست (توڑنے) کے لائق ہے نہ کہ حرمت کے لائق، بعض جاہل ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنا کر اپنے گھر میں رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کراتے ہیں یہ بھی بت پرستی کی ایک نوع ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تصویر مٹانے کو آئے تھے نہ کہ تصویر بنوانے کو، مگر ان بددینوں نے خود انہیں کی خیالی تصویر کسی کاغذ یا کتاب وغیرہ اشیاء پر بنا ڈالی "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"

اس کے علاوہ تصویر کا رواج اس زمانہ میں یہاں تک عام ہو گیا ہے کہ دنیا کی کوئی شئی (چیز) ایسی معلوم نہیں ہوتی ہے جس میں تصویر موجود نہ ہو یہاں تک کہ کھانے پینے کی چیز میں بھی، پھر لباس و مرکب (سواری) و مکان و دیگر اشیاء مستعملہ انسان کا کیا ذکر ہے مانا کہ اس کا گناہ ان پر ہے جو تصویر کش ہیں اور جن کے پاس یہ اشیاء

---

[1] صحیح بخاری کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۵۰، صحیح مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۲۱۰۹۔

[2] اس کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے یہ حدیث صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ حدیث نمبر ۲۱۱۰ میں، مسند احمد بن حنبل ۳۰۸/۱ میں مصنف کے لفظ کے ساتھ مروی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب البیوع حدیث نمبر ۲۲۲۵، اور کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۹۶۳ میں دوسرے لفظ سے یوں روایت کیا ہے "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ" یعنی جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا یہاں تک کہ اس میں وہ جان ڈال دے اور اس میں روح ڈالنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ [3] دیکھئے الرحیق المختوم ص ۴۳۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصورہ (تصویر والی) ہوتی ہیں وہ ان کی کچھ تعظیم نہیں کرتے کہ عاصی (گنہگار) ٹھہریں لیکن اتنا تو ضرور ہی ہے کہ جس گھر میں تصویر دار شئ موجود ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے نہ آویں گے جب گھر آثار رحمت سے بے زحمت خالی رہا تو اب عذاب وعقاب دارین کے بجز اور کیا بہبود کی امید باقی رہی حالانکہ ممکن ہے کہ اگر اہتمام کیا جائے تو گھر تصویر سے خالی رہ سکتا ہے اور جوشئی سریع البدل (جلدی سے بدلنے والی) ہے اس کو جلد صَرف میں لاکر فنا کر دے تاکہ تصویر کا زیادہ بقا گھر میں نہ ہو۔

مزید غربت اسلام یہ ہے کہ نام کے امیر مسلمان اور آسودہ حال لوگ عمداً (جان بوجھ کر) اپنے گھر کو ہر نوع کی تصاویر سے آراستہ کرتے ہیں اور اسی کو بڑی زینت جانتے ہیں کہ چند ملوک (سلاطین) وامراء وزنان حسین (خوبصورت عورتوں) وغیرہم کی تصالیب (ٹھوس تصویریں) محلات کے در و دیوار پر لٹکتے ہوں اور لوگ آکر سیر وتماشا کریں اور واہ واہ وآفرین کی صدا ہر طرف سے بلند ہو حالانکہ وہ گھر شرعاً بت خانہ سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے۔

مسلمان کو درست نہیں کہ ایسے گھر میں رہے بسے اور اگر جائے تو چاہیئے کہ سارے تماثیل (مجسے) کو توڑ کر برابر کر دے اگر قدرت پائے ورنہ جانے سے باز رہے۔

بت خانہ چین ہے تیرا گھر ۔ مومن ہیں تو پھر نہ آئیں گے ہم

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۸

مفاخرت وعصبیت

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک مفاخرت (ایک دوسرے پر فخر کرنا) وعصبیت ہے حالانکہ حدیث عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "إِنَّ اللّٰهَ أَوْحىٰ إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلىٰ أَحَدٍ وَ لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلىٰ أَحَدٍ" رواہ مسلم ۱

یعنی اللہ نے مجھکو یہ سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری ونیازمندی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی شخص کسی پر فخر وناز نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر باغی وظالم ہو۔

یہ ترک مفاخرت پر دلیل ہے ولہذا حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا خیر البریہ (اے لوگوں میں سب سے بہتر) کہا تھا آپ نے فرمایا "ذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ" رواہ مسلم ۲،

یعنی خیر الخلائق ابراہیم خلیل علیہ السلام تھے نہ کہ میں حالانکہ نفس الامر میں یہ بات صحیح تھی لیکن ظاہر میں اس کو براہ تواضع ودفع وہم مفاخرت (باہمی فخر کرنے کے وہم کو دور کرنے) پسند نہ فرمایا تھا۔ ۳

اسی طرح ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم مجھ کو یونس بن متی علیہ السلام پر فضیلت نہ دو۔

سو جب سید المرسلین خاتم النبیین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پر اپنے حق

---

۱ صحیح مسلم کتاب الجنۃ حدیث نمبر ۲۸۶۵۔ ۲ صحیح مسلم کتاب ذکر الانبیاء ۷/۹۷،

۳ اسی طرح اس کو علامہ ابن ابی العز حنفی نے شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص ۱۶۲ میں ذکر کیا ہے جبکہ یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الفضائل ۷/۱۰۲ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ مروی ہے "لا ينبغي لعبد أن يقول أنا خير من يونس بن متي" یعنی کسی بندہ کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برتاؤ کریں اور اپنی بے حد مدح سے ممانعت فرمادیں کہ ”لَاتُطْرُوْنِیْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارىٰ ابْنَ مَرْيَمَ[1]“ الخ تو پھر کسی اور امتی کی کیا ہستی ہے گو وہ کتنا ہی بڑا صاحب رتبہ کیوں نہ ہو کہ اپنی تعریف آپ کرے یا اپنے آباء واجداد (باپ داداوں) پر نازاں وشاداں ہو۔

یہ بلا سب سے پہلے امراء میں آئی تھی پھر علماء وفقراء کی اولاد میں بھی آ گئی کوئی اپنے باپ کا ثنا خوان ہے، باپ کو ولی اللہ جانتا ہے، کوئی اپنے پیر کو اپنا دستگیر سمجھتا ہے حالانکہ یہ سب خیالات ابطل باطلات (انتہائی درجہ باطل) ہیں۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمِ الَّذِيْنَ مَاتُوْا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ أَوْلَيَكُوْنُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ“[2] رواہ الترمذی، وابوداود۔

یعنی وہ اقوام جو اپنے باپ دادوں پر فخر کرتے ہیں جو کہ مر چکے ہیں وہ اس فخر کرنے سے باز رہیں کیونکہ ان کے وہ باپ دادے جہنم کا کوئلہ ہیں یا اس گبریلے کیڑے سے جو غلیظ (گندگی) کو اپنی ناک سے لڑکاتا پھرتا ہے اللہ کے نزدیک زیادہ ترخوار وذلیل ہیں اللہ نے تم سے نخوت ومفاخرت جاہلیت کو دور کر دیا ہے اب تو یہی دو قسم کے آدمی ہیں مومن پرہیزگار یا فاجر بدبخت سب آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہیں۔

یہ حدیث باپوں پر فخر کرنے کی حرمت ومعصیت ہونے پر دلیل ہے اور اس

---

[1] میری تعریف میں اس طرح غلو سے کام نہ لو جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں غلو کیا تھا اس کی تخریج گذر چکی ہے۔

[2] سنن ترمذی کتاب المناقب ۳۹۵۰، سنن ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر ۵۱۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جاہلیت کی عادت بتایا ہے اور یہ بھی سنا دیا کہ جن پر تم ناز کرتے ہو ان کی حقیقت اللہ کے نزدیک اسی قدر ہے کہ وہ جہنم کے کوئلہ ہیں اگر کافر تھے یا جعل (گبریلا) سے خوار تر ہیں اگر عاصی ناری (گنہگار جہنمی) تھے پھر ایسوں پر جن کا یہ انجام ہوا فخر کرنا کیا، سب انسان ایک ہی انسان کی نسل ہیں، ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں، پھر ایک کا اعلیٰ اور دوسرے کا ادنیٰ ہونا یعنی چہ (کیا معنیٰ) مطلب یہ ٹھہرا کہ نسب کی راہ سے تو کسی کو کسی پر کچھ بھی فخر و ناز کرنا نہیں پہونچتا ہے کیونکہ نسب میں سارے بنی آدم علیہ السلام برابر و یکساں ہیں۔

رہا حسب تو اس کی تقسیم فقط دو نوع پر ہے ایک یہ کہ ایماندار پرہیز گار ہو تو وہ اچھا ہے دوسرے یہ کہ بد بخت بد کردار ہو تو وہ برا ہے اس سے زیادہ کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔

اعتبار شرف آدمیاں از حسب ست بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست [1]

اس بلاء عام و داء عضال (لاعلاج بیماری) سے اسلام میں سخت غربت آگئی ہے شرفاء جاہل کسی کو اپنے برابر نہیں جانتے اگر چہ خود بے علم و بدلیاقت ہوتے ہیں اور ان کا غیر صاحب علم و دیانت ہوتا ہے بلکہ عامۂ مسلمین کا سلام کرنا تک ان کو ناگوار گزرتا ہے کہتے ہیں کہ کیا یہ ہمارے برابر کا ہے جو بندگی و آداب بجا نہیں لاتا اور سلام کرتا ہے حالانکہ غیر اللہ کو بندگی بجالانا اور تعظیم عظیم سے پیش آنا شرک و کفر محض ہوتا ہے، مسلمان سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں آپس میں سلام مسنون الاسلام نہ کریں تو کیا کریں ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ [2]

عامۂ امت کو جانے دو خود قرآن میں ہود و صالح وغیرہ انبیاء علیہم السلام کو ان کی قوم کا بھائی فرمایا ہے اور ﴿أَخُوهُمْ هُودٌ، أَخُوهُمْ صَالِحٌ﴾ [3] (ان کے بھائی ہود اور ان کے بھائی صالح) فرمایا ہے۔

---

[1] انسانوں کے شرف کا اعتبار حسب و نسب سے ہے تحقیق کے لئے آدم و حوا علیہما السلام کا نسب کافی ہے۔

[2] سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں سورہ حجرات آیت نمبر ۱۰۔ [3] سورہ شعراء آیت نمبر ۱۲۴، ۱۴۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں مرفوعاً آیا ہے "أَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ" رواہ احمد[1]

سو جبکہ اللہ ورسول انبیاء علیہم السلام اور جملہ مومنین کے درمیان اخوت کو ثابت کریں اور نخوتِ جاہلیت سے منع فرمادیں اور سعادت وشقاوت کا دارومدار ایمان وفجور پر رکھیں نہ کہ نسب وغرور پر، تو پھر وہ دوسرا شخص کون ایسا ہے جو آپ کو بہتر اور غیر کو بدتر سمجھ کر دعویٰ نسب یا مفاخرت بالآباء (باپوں پر فخر وغرور) کرے اور پھر آپ کو مسلمان بھی سمجھے اور اس نسب کیلئے تعصب سے پیش آئے اور اپنی قوم کا حامی بنے۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ" رواہ ابوداؤد۔[2]

یعنی جو کوئی اپنی قوم کی مدد کسی ناحق امر پر کرتا ہے اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنویں میں گر گیا ہو پڑا دُم ہلاتا ہو۔

یعنی یہ نصرت اس کے کچھ کام نہ آئے گی جس طرح دُم ہلانا اونٹ کا کنویں کے اندر کچھ نافع نہیں ہوتا ہے۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ عصبیت کیا چیز ہے؟ کہا "أَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ" رواہ ابوداؤد۔[3]

یعنی تو اپنی قوم کی مدد ان کے ظلم پر کرے۔

اخوان رؤوساء جب ظلم کرتے ہیں اور کوئی ان کا مدعی یا مستغیث ہوتا ہے تو امیر ان کی فریاد نہیں سنتا یا پورا انصاف نہیں کرتا بلکہ اپنی ہی قوم کا طرفدار بن جاتا ہے اس صورت میں گویا خود بھی ظالم ہو جاتا ہے اور ظلم کی جو سزا وجزا ہے وہ اس کو بھی ملے گی یہ اگر سمجھتا تو معلوم کر لیتا کہ طرفداری وحمایت میں میرا دین دوسرے کی دنیا کے لئے ناحق برباد ہوا اور میں ستمگر ٹھہرا، اس سے بڑھ کر اور کیا حماقت ہوگی کہ دوسرے کی

---

[1] اپنے بھائی کا اکرام واعزاز کرو دیکھئے مسند احمد بن حنبل ۶/۷۶۔ [2] سنن ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر ۵۱۰۶، علامہ خطابی نے بیان کیا کہ اس کا معنی ہے کہ وہ گناہ میں پڑ کر اس اونٹ کی طرح ہلاک ہو گیا جو کنویں میں گر پڑتا ہے اور اس سے نکلنے پر قدرت نہیں رکھتا ہے دیکھئے عون المعبود ۱۴/۱۸،

[3] سنن ابوداؤد کتاب الادب حدیث نمبر ۵۱۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کیلئے اپنا دین کھوئے، گناہ بے لذت اسی کا نام ہے اگر اخوان (بھائیوں) کے حق میں انصاف کرتا تو ساٹھ (۶۰) برس کی عبادت سے زیادہ اجر پاتا۔

ولہذا حدیث جبیر بن مطعم ﷺ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَىٰ عَصَبِيَّةٍ" رواہ ابوداود۔[1]

یعنی وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو ناحق طرفداری کی طرف بلائے اس کلمہ کو تین بار فرمایا ہے۔

پھر اس بحث کا فیصلہ حدیث عقبہ بن عامر ﷺ میں یوں کردیا۔

"أَنسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلَىٰ أَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفَّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوْهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَىٰ أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوىٰ وَكَفَىٰ بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا" رواہ احمد[2] والبیہقی فی شعب الایمان۔

یعنی یہ نسب تمھارے کسی پر عیب و عار نہیں ہیں تم سب آدم علیہ السلام کے پوتے (بلکہ بیٹے) ہو جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے مثل ہوتا ہے تم ہرگز اسکو لبریز نہ کرسکو گے، کسی کو کسی پر کچھ فضل نہیں ہے مگر دین وتقویٰ سے، اور آدمی کو اتنی برائی کافی ہے کہ وہ بدزبان، گالی بکنے والا کنجوس ہو۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں فضیلت وکرامت کا دارومدار اسی تفاوت پر رکھا ہے کما قال سبحانہ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾[3]

بالجملہ اس مفاخرت وعصبیت کا وجود اس امت میں خصوصاً اس کثرت وشدت سے کہ ایک جہان اس علو نسب ونحوہ (وغیرہ) کے ضبط میں گرفتار ہے غربت اسلام پر دلیل ہے، یہ اسلام اس زمانہ میں عنقا وکیمیا ہوگیا ہے مسلمانان درگور ومسلمانی درکتاب۔[4]

---

[1] سنن ابوداود کتاب الادب حدیث نمبر ۵۱۱۰، [2] مسند احمد بن حنبل ۴/۱۴۵، ۱۵۸، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۴۷۸۳، ۶۲۵۰۔ [3] بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو، سورہ حجرات آیت نمبر ۱۳، [4] مسلمان لوگ قبر میں ہیں اور مسلمانی کتاب میں رہ گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۹

ابطالِ احکام شرعیہ وحدودو جنایات کا ترک کرنا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک امت اسلام میں احکام (شرعیہ) کا ابطال اور حدود و جنایات کا ترک (چھوڑنا) ہے حالانکہ یہ حدود فرائض عبادات کے مثل واجب عین ہیں جیسے چوری کی حد، کنوارے اور شادی شدہ کے زنا کی حد وغیرہ، ان حدود کے موقوف ہوجانے پر ایک عمر دراز گزر چکی ہم حکومت غیر اسلام کا شکوہ کیوں کریں، کہ وہاں یہ حدود نہیں جاری ہیں یا انہوں نے ان کے نفاذ کو روک دیا ہے ہم یہی نہ کہیں کہ جہاں کہیں پانچ سو (۵۰۰) برس ہجرت کے بعد سے اسلام کی حکومت تھی وہاں بھی ان حدود واحکام کی پابندی مشاہدہ نہ ہوتی تھی ان حدود کے اجراء میں کما حقہٗ سخت فتور (سستی) واقع تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ ملوک وسلاطین کے اخوان (بھائی لوگ) وامراء حدود کے مرتکب ہوتے تھے اور ان پر حدود کا جاری کرنا مشکل پڑتا تھا اس لئے حدود کے عوض دوسرے قوانین نکالے گئے جیسے تاوان، جرمانہ، قید، حوالات ونحوہا (وغیرہا) سو یہ بلا بھی اصل میں جاہلیت سے آئی ہے اور قدیم بدعت اہل کتاب ہے کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "اِنَّمَا أَهْلَکَ الَّذِیْنَ مَنْ قَبْلَکُمْ أَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ أَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ" الحدیث متفق علیہ۔[1]

یعنی تم سے پہلے لوگوں میں سے کوئی شریف اگر چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر ان کا کوئی غریب کرتا تو اس پر حد جاری کرتے یہی کام ان کا ان کے ہلاک کا موجب ہوا۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۴۷۳، وکتاب الحدود حدیث نمبر ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، صحیح مسلم کتاب الحدود (۱۱۴/۵، ۱۱۵)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حدود کے ترک کرنے سے اسلام غریب (ناموس زوال پذیر) ہوگیا ہے اور مسلمان ذلیل وخوار ہوگئے، اس غربت کی نوبت یہاں تک پہونچی کہ خاص حرمین [1] شریفین میں بھی حدود جاری نہیں ہیں پھر کسی اور جگہ کا کیا ذکر ہے۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی [2]

جب تک اسلام میں حکام اسلام اجرائے حدود اسلام کے پابند رہے تب تک شوکت وصولت (غلبہ) اسلام روز افزوں رہی دبدبۂ دین کے سامنے اعداء دین کا پتہ پانی ہوتا تھا (لیکن) جب مسلمانوں نے عیش میں پڑ کر دین کے کاموں میں سستی وغفلت بلکہ چشم پوشی اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اعداء اسلام کو ان پر مسلط کر دیا اور جو رہی سہی عزت باقی تھی وہ بھی سب سلب کر لی، اب اس زمانہ آخر میں سب سے کم درجہ وحقیر وکمزور وبے دولت ومال بھی یہی فرقۂ اسلام ہے ﴿وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا﴾ [3]

اہل علم نے کہا ہے کہ اس امت اسلام میں غربت اسلام کا بڑا باعث (سبب) یہی حدود واحکام کا تعطل ہے جس کے سبب سے ایک عظیم وھن (زبردست کمزوری) رکن دین میں آگیا اور ایسا صدمہ پہونچا کہ اب اس کی اصلاح وجود مہدی ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے بدون ممکن معلوم نہیں ہوتی ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَحْكَمُ۔

☆☆☆

[1] مصنف کتاب حضرت نواب والا جاہ نے حرمین شریفین (مکہ ومدینہ منورہ) میں شرعی حدود واحکام کے تعطل اور جاری نہ کئے جانے کا جو معاملہ تحریر فرمایا ہے یہ آپ نے اپنے زمانہ کے اعتبار سے تحریر کیا ہے جبکہ حرمین شریفین پر بدعتیوں کا قبضہ تھا لیکن شاہ سعود رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کی مساعی جمیلہ کی بدولت آج تک پورے سعوی عرب میں حقیقی طور پر تمام شرعی حدود واحکام جاری اور نافذ ہو رہے ہیں. فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا. [2] جب کعبہ ہی سے کفر اٹھے گا تو پھر مسلمانی کہاں رہ جائے گی۔ [3] اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر مقرر کئے ہوئے ہیں. سورہ احزاب آیت نمبر ۳۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر۱۰

عام مسلمانوں میں پیری و مریدی کا رواج

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک سفہاء (بیوقوف لوگ) اہل اسلام میں پیری و مریدی کا رواج ہے میں یہ نہیں کہتا کہ بیعت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ سنّت ہے لیکن جس طرح پر اس کا ثبوت ہے وہ شکل مسنون تو مفقود ہوگئی ہے اور اسکی جگہ صورت مبتدعہ قائم رہی یعنی وہ امور جن پر بیعت کا وجود کتاب و سنت میں ہوا ہے جیسے ترکِ شرک یا کبائر ذنوب (کبیرہ گناہوں) پر مثل زنا و سرقہ (چوری) و قتل اولاد و افتراء کذب و بہتان کے یا ترکِ سوال و معرکہ کفار سے عدم فرار پر ان امور کی بیعت تو کوئی نہیں کرتا اور لیتا ہے بلکہ بیعت عرفی مقامات باطن کی تحصیل اور حصول نسبت کے واسطے ہوتی ہے سو اس طرح کی بیعت کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ مدارج باطن صحابہ کی ترقی عمل صالح و اخلاص قلب و صدق مقال (سچی بات کہنے)، حلال کمائی کھانے کے سبب سے خود بخود ہو جاتی تھی، اب جس مرید سفیہ (بیوقوف) کو دیکھو وہ بیعت کرتا ہے، شیخ بن جاتا ہے اور معراج کا منتظر ہوتا ہے اور طریقِ اتباع سے نفرت ظاہر کرنے لگتا ہے تو یہ بیعت اس کے واسطے شقاوت کی سبب ہوئی نہ کہ سعادت کی موجب، یہ پیری و مریدی عرفی کی بدعتِ ضلالت ہجرت سے پانچ سو (۵۰۰) برس بعد حادث (ظاہر) ہوئی ہے اور اس پردہ میں فقیروں نے اسلام کی حکومت و سلطنت برباد کرادی اور ایک جہان کو ایمان سے پھیر کر ملحد (دہریہ) بنا دیا، طریقت کو شریعت سے جدا ٹھہرا کر لاکھوں غریبوں کا ایمان لے لیا، اور ان کا مال بطور حرام کے نوش جان فرمایا اس دوکانداری کے دام (فریب) میں ایک عالم پھنس گیا اور شیطان نے بہت سے مولوی ملاؤں کو بھی دھوکا دے کر غیر اللہ کا عابد (عبادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا) بنا دیا اور شغل برزخ وتصور شیخ وربط القلب بالشیخ ونحوھا (شیخ سے قلبی تعلق وغیرہا) میں لگا دیا ان علماء کے سوا جو عارف کتاب وسنت تھے اکثر لوگ دین کے لٹیروں کے پھندے میں آگئے، اسلئے کہ ابلیس لعین نے اخلاص کو جس کے برابر اسلام میں کوئی شئی نہیں ہے. پردۂ ریا وخدیعت (دھوکا دہی) میں ظاہر کیا ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ [1]

اللہ ورسول کا اگر یہ وعدہ نہ ہوتا کہ اہل حدیث کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم اور مخالفین پر غالب رہے گا تو کوئی کسر دین اسلام کے ابطال میں ان حضرات نے اٹھا نہ رکھی تھی یہ فریب سب سے بڑھ کر ہوتا ہے کہ دنیا کو پردۂ دین میں کمائے اور علماء کتاب وسنت کے سوا کوئی دوسرا ان کے مکروزور وفریب کو نہیں پہونچ سکتا ایک قوم نے صدہا سال سے اسی فقیری وشیخی وظاہری دینداری کو اپنا رزق ٹھہرایا ہے جب کسی طرح کی علمی وعملی اکتساب کی لیاقت اپنے اندر نہ پائی تو یہ دوکانداری ایجاد کی یہی ہمیشہ ان کے مرید بھی کرتے ہیں اور اس کو کمال ولایت وتمام کرامت سمجھتے ہیں ﴿وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ [2]

کسب معاش کا یہ طریقہ کسی صحابی وتابعی سے ہرگز ماثور نہیں ہے ﴿وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ [3]

☆☆☆

---

[1] اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں، سورہ شعراء آیت نمبر ۲۲۷۔

[2] اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں. سورہ منافقون آیت نمبر ۱،

[3] اور جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہ ہوگی. سورہ نور آیت نمبر ۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۱
جہاد فی سبیل اللہ نہ کرنا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اللہ کی راہ میں ترک قتال و جہاد ہے زمین کے اطراف میں، اسلام کے شیوع کے بعد اہل اسلام نے غزوہ سے پورے طور پر کنارہ کشی کرلیا اور اس کے بجائے قتال وفساد، حرب وفتنہ قائم کرلیا یہ فتنے اور آزمائشیں ہمیشہ روئے زمین پر دیکھی سنی جاتی ہیں اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کی جان ومال کا نقصان ہوتا ہے اور قید وقتل عمر قید وجلا وطنی وغیرہ کی کشمکش وقوع میں آتی رہتی ہے لیکن کوئی ایک لڑائی بھی شرع کے موافق سنی دیکھی نہیں گئی جو کوئی سربرآوردہ ہوتا ہے اور اولوالعزمی ظاہر کرتا ہے اس کا مقصد ملک گیری یا تحصیل معاش یا رزق اہل وعیال واخوان (بھائیوں) کی توسیع ہوتا ہے نہ کہ اللہ ورسول۔

لہٰذا حدیث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا اے رسول اللہ کوئی آدمی غنیمت کے واسطے قتال کرتا ہے اور کوئی ناموری کے واسطے اور کوئی بہادری کے واسطے، ان میں سے کس کا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے فرمایا "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" متفق علیہ [1]

یعنی اللہ کی راہ میں لڑنا اسی شخص کا ہے جو کہ اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کے کلمہ کا بول بالا ہو۔

سو اس قتال کا وجود ۵۰۰ھ کے بعد سے کما حقہ ثابت نہیں ہوتا ملوک اسلام کے جس قدر معتبر کتب تواریخ میں لکھے ہیں وہ سب باواز بلند پکار کر یہی بات کہتے ہیں کہ یہ جنگ وقتال نہ غزوہ ہے نہ جہاد بلکہ ایک فتنہ ہے اور فساد۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر ۲۸۱۰، صحیح مسلم کتاب الجہاد حدیث نمبر ۱۹۰۴،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو جب اصل بات یہ نکلی تو اب اسلام میں اگر غربت (زوال) نہیں آ گئی ہے تو پھر کیا وجہ اس عظیم استغراب کی ہے ایسے ہی امور کے تغیر و تبدل سے مسلمان غریب (اجنبی) ہو کر رہ گئے، اسلام نے سب کو سلام کیا ہے اور کہا ہے "كَانَ مَا كَانَ بَيْنَنَا وَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ" [1]

اس پر طرہ یہ ہے کہ یہ جھوٹے جہادی اپنے آپ کو ان فضائل و بشارات کا مستحق سمجھتے ہیں جو کہ شہداء فی سبیل اللہ کے حق میں آئے ہیں کیونکہ کتاب اللہ و سنت مطہرہ مناقب جہاد و مجاہدین سے لبریز ہیں لیکن ان معانی کا تحقق وجود صحیح جہاد پر موقوف ہے سو یہ مدت دراز سے ایک خواب و خیال ہے یہاں تک کہ علمائے اسلام نے تیمور لنگ سے قتال و حرب کو دائرہ جہاد شرعی سے خارج بتایا تھا، پھر آج کل کے جہاد کا کیا ذکر ہے کہ اب سارے قیود و شروط یکسر مفقود و ناموجود ہیں۔

عنقا شکار کس نشود دام باز چین　　　کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را۔ [2]

☆☆☆

---

[1] ہمارے درمیان جو تعلق کبھی تھا وہ تھا اب تم لوگوں پر سلامتی ہے۔

[2] عنقاء پرندہ کسی کا شکار نہیں ہوتا ہے پھر اسے شکاری جال اٹھا لے اسلئے کہ ایسی جگہ ڈالنا ہمیشہ بے کار ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۲

مسلمانوں کے درمیان نفاق کا عام ہونا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اہل اسلام کے درمیان نفاق کا شیوع (رواج) ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی نشانی تین ہیں اگر چہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور دعویٰ یا اعتقاد کرے کہ میں مسلمان ہوں جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ رواہ مسلم[۱]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّىٰ يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ"، متفق علیہ۔[۲]

یعنی چار خصلتیں ہیں جس کسی شخص میں وہ چاروں ہوں تو وہ خالص منافق ہوگا اور جس کسی میں ایک خصلت ہوگی اس میں وہی (نفاق کی) ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس کو ترک کردے جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو توڑ ڈالے اور جب جھگڑے تو گالی بکے۔

میں کہتا ہوں کہ منافق دو طرح پر ہوتے ہیں ایک وہ جو باطن میں کافر، ظاہر میں مسلمان ہوں، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسی نفاق کی بہت کثرت تھی تمام قرآن میں اسی نفاق کا ذکر آیا ہے اور انہیں کے حق میں یہ فرمایا ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ [۳]

---

۱ صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۵۹، ۲ صحیح بخاری کتاب الایمان حدیث نمبر ۳۴، صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۵۸. ۳ بلاشبہ منافق لوگ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں رہیں گے سورہ نساء آیت نمبر ۱۴۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نفاق کفر سے بھی بدتر ہے اسی لئے اس کی جزا سب سے نیچے کا طبقہ قرار پایا کیونکہ کافر کفر کا برملا اظہار کرنے والا ہوتا ہے ہر کوئی اس کو کافر جانتا ہے بخلاف منافق کہ اس کو مسلمان سمجھ کر آدمی دھوکا کھا جاتا ہے نفاق کی دوسری نوع وہ ہے جو اس حدیث میں مذکور ہوئی اس کو نفاق عملی کہتے ہیں یعنی وہ شخص باطن وظاہر میں مسلمان کلمہ گو تو ہے لیکن ان خصال بد میں مبتلا ہے اس کو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بصورت اجتماع ہر چہار خصلت کے منافق خالص ٹھہرایا ہے یہ وعید نہایت درجہ سخت و درشت ہے۔

والہذا البعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس سے مراد اعتقاد استحلال (حلال سمجھنے) ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ چاروں خصلتیں کسی مومن میں بالخصوص اعتقاد کے طور پر جمع نہ ہوں لیکن میرے نزدیک یہ تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مومن حلال سمجھنے کا اعتقاد تو ہرگز نہ کرے گا خصوصاً ان احادیث کے بعد جو کہ ان خصال میں سے ہر ایک خصلت کی مذمت میں جدا جدا بکثرت آئی ہیں لیکن محبت دنیا و تحصیل مال واستحصال جاہ کی وجہ سے ایسے اعمال ضرور اس سے صادر ہوتے ہیں سو جب ان اعمال پر مُصر (بضد) رہے گا اور تائب نہ ہوگا تو گویا اس کا نفاق خالص وقوی ٹھہرا۔

بہر حال ان خصال نفاق کا رواج غالب اہل اسلام میں اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ بڑے بڑے اکابر واہل علم وفقیہ بھی اس سے بچ نہیں سکتے ہیں پھر جہال وعوام کا کیا ذکر ہے کہ ان کا پیشہ یہی ہے کہ رات دن جھوٹ بولیں، عہد کر کے بدل جائیں، گالی گلوچ کیا کریں، پھکولڑیں، امانت میں خیانت کرتے رہیں، ریاست کے اہلکاروں کو جس نے دیکھا ہے یا اخوان امارات (امراء) کی صحبت جس کو نصیب ہوئی ہے اس کو نفاق خالص کا تجربہ بخوبی حاصل ہے، رہے عام لوگ سو ان کے نفاق وخلاف سے تو ہر کوئی واقف ہوتا ہے ان خصال کے رواج نے اور بھی رہی سہی اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رونق برباد کردی غربت (زوال) کا تخم زمین ایمان میں بودیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

بلکہ غربت (زوال) کی نوبت اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ جو شخص یہ کام نہیں کرتا ہے اس کو اسی کے مسلمان بھائی احمق و نادان سمجھتے ہیں اور بیوقوف و سَفیہ (بے عقل) ناتجربہ کار کہتے ہیں اور منافق خالص کو عقلمند، ہوشیار، کارگزار معاملہ فہم ومقدمہ شناس جانتے ہیں اس عکس القضیہ (برعکس معاملہ) نے اس غربت کو اور زیادہ زینت ورونق بخشی ہے اب اگر اس پر بھی ہر مسلمان مومن خالص ہے اور آپ کو روزہ دار اور نمازی سمجھ کر کے اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو رونے کی جگہ ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۳
حرام اموال سے متعلق لا پرواہی برتنا

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اموال حرام کے ساتھ لا پرواہی کرنا ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَايُبَالِي الْمَرْءُ مَاأَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ" رواہ البخاری۔[1]
یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو کچھ اس بات کی پرواہ نہ ہوگی کہ اس نے جو کچھ لیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

میں کہتا ہوں کہ یہ زمانہ ایک مدت دراز سے آگیا ہے بڑے بڑے مدعی دینداری وخدا ترسی ووضعداری کے اس بلا میں مبتلا ہیں حالانکہ اشیائے حرام وحلال کی حلّت وحرمت روشن ہے کچھ مخفی بھی نہیں ہے کہ دھوکے سے مال حرام کھانے میں گرفتار ہوجاتے ہوں بلکہ مشتبہات (شبہہ والی چیزوں) کو تو حلال طیب جانتے ہیں اور حرام کو رزق سمجھ کر بے تکلف کھاتے کھلاتے ہیں۔

حدیث نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے، ان کے بیچ میں دھوکے دھڑی کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے سو جو کوئی ان مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین وآبرو کو بچالیا اور جو کوئی شبہات میں پڑا وہ حرام میں جا گرا، الحدیث متفق علیہ۔[2]
اس حدیث کی شرح بسیط ہے جس کو دلیل الطالب میں لکھا ہے اور حرام وباطل اموال کے جتنے انواع ہیں ان کا ذکر نام بنام رسالہ سعة المجال میں کیا ہے

---

[1] صحیح بخاری کتاب البیوع حدیث نمبر ۲۰۵۹، ۲۰۸۳۔
[2] صحیح بخاری کتاب الایمان حدیث نمبر ۵۲، کتاب البیوع حدیث نمبر ۲۰۵۱، صحیح مسلم کتاب البیوع حدیث نمبر ۱۵۹۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہر شخص اپنے مال وکسب (کمائی) کو رسالہ مذکورہ پر پیش کر کے معلوم کر لے کہ اس کی کمائی کیسی ہے اور اس کا رزق کہاں سے حاصل ہوا ہے اگر حلال ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر تہہ دل سے بجالائے اور اگر رزق حرام ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر توبہ کر لے اور مشتبہ سے محترز رہے اسلئے کہ شبہ سے نہ بچنے سے حرام میں گرنے کا ڈر لگا ہوا ہے، حلال کا حساب، شبہ پر عتاب، حرام پر عقاب (عذاب) ہوگا، اگر حرام مذکور سے احتراز نہ کرے گا تو پھر جہنم سے بچنے کی بھی امید نہ رکھے اسلئے کہ جو گوشت مال حرال سے اُگتا ہے وہ آگ ہی کے لائق ہوتا ہے اور ایسے حرام خور کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں رفعاً آیا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ ﴿یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ [1] وَقَالَ تَعَالٰی ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ﴾ [2] ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ" رواہ مسلم۔ [3]

یعنی اللہ پاک ہے وہ پاک ہی کو قبول کرتا ہے ناپاک کو قبول نہیں کرتا اس نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے کہ مال حلال و رزق طیب کھاؤ اور اچھے کام کرو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لمبا سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلود رہتا ہے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر رب رب پکارتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور اس کا کپڑا حرام اور غذا حرام ہے اب کہو اس کی

---

[1] اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ سورہ مومنون آیت ۵۱۔

[2] اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ۔ سورہ بقرہ آیت ۱۷۲۔

[3] صحیح مسلم کتاب الزکوۃ ۸۵/۳۔۸۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کیونکر قبول ہو۔

یہ حدیث مال طیب کی حلت اور مال حرام کی حرمت پر صریح دلیل ہے اور اس بات پر کہ جس کی غذا حرام ہے وہ قبولیت دعا سے محروم ہوتا ہے۔

وللہذا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے "لَا یَکْسِبُ الْعَبْدُ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْهُ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ وَیُنْفِقُ مِنْهُ فَلَا یُبَارَكُ لَهٗ مِنْهُ وَلَا یَتْرُکُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا کَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْحُوْ السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُوْ السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُوْ الْخَبِیْثَ"[1] رواه احمد والبغوی فی شرح السنة.

یعنی جب کوئی بندہ مال حرام کما کر صدقہ دیتا ہے تو وہ قبول نہیں ہوتا یا خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی ہے اور اگر چھوڑ جاتا ہے تو جہنم کے لئے توشہ ہوتا ہے، بدی بدی کو نہیں مٹاتی بلکہ نیکی بدی کو مٹاتی ہے اور ناپاک سے ناپاک ختم نہیں ہوتا۔

مطلب یہ ٹھہرا کہ مال حرام سے نقصان وانجام بد کے بجز کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے حرام مال کا جمع کرنے والا آخر کو جہنم میں جاتا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کا لفظ رفعاً یہ ہے "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِهٖ"[2] رواہ احمد والدارمی والبیہقی۔

یعنی جو گوشت حرام سے اگتا ہے وہ بہشت میں نہ جائے گا ہر گوشت جو حرام سے بڑھا ہے آگ اس کی مستحق تر ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ اموال حرام کون کون سے مال ہیں اور اموال حلال کون کون سے، سو اس کی تفصیل اس جگہ گنجائش نہیں کر سکتی ہے رسالہ سعۃ المجال اس تفصیل

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۱/۳۸۷، شرح السنہ بغوی، مستدرک حاکم ۴/۱۸۲۔۱۸۳ (ضعیف)

[2] مسند احمد بن حنبل ۳/۳۹۹، مسند دارمی کتاب الرقاق ص ۱۴۷، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۳۷۷ (حسن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر شامل ہے اس کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے مثلاً بیوع فاسدہ سب حرام شدہ ہیں اسی طرح چوری، غصب، عاریت، خیانت کا مال، اسی طرح رشوت وسود، اسی طرح زانیہ کی کمائی، حلوان کاہن اور رہزنی وغارت گری کا مال، اسی طرح وہ مال مکسوب (کمایا ہوا) جو کسی حرام فعل کی وجہ سے حاصل ہو جیسے رقص وسرود، آلات لہو ولعب، کتے، بلی اور شراب کی قیمت، پچھنا لگانے والے کی کمائی، خون وتصویر، وگودنا گودنے اور پلک کے بال لینے کی واصنام، سؤر ومُردار کی قیمت وغیرہ۔

بالجملہ اموال محرمہ کے انواع بہت ہیں اور سب اموال ناجائز کا حکم ایک ہی ہے لیکن اہل اسلام اس خاص معاملہ میں نہایت درجہ کی مسامحت (نرم رویہ) روا رکھی ہے اور رزق جائز وناجائز کی کچھ پرواہ نہ کرکے اللہ کا ڈر اپنے دلوں سے نکال ڈالا ہے یہاں تک کہ ہزار نفر میں ایک آدمی بھی اب ایسا نظر نہیں آتا ہے کہ اس کو رزق حلال کا اہتمام ہو حالانکہ اللہ کے یہاں حلال طیب کے سوا کوئی نفقہ مقبول نہیں ہوتا پھر جو لوگ کہ مال حرام سے زکوٰۃ نکالتے ہیں یا صدقہ دیتے ہیں یا اور بھلائی کے راستوں میں اس کو صَرف کرتے ہیں جیسے مسجد یا مدرسہ یا خانقاہ کی تعمیر یا کنویں کا کھودنا یا مہمان سرائے کی عمارت یا نہر کا اجراء یا اطعام فقراء وغیرہ یا وقف مصاحف یا نشر کتب یا اللہ کے لئے نذر ونیاز تو وہ جہنم کا پورا استحقاق اپنے واسطے جمع کر لیتے ہیں اسلئے کہ اول تو وہ کسب (کمائی) ہی سرے ہی سے حرام تھا پھر اب اس حرام کو حلال کی جگہ صَرف کیا اس خیال سے کہ وہ حرمت دور ہو جائے گی سو دور تو نہ ہوئی لیکن ایک عقاب بالائے عقاب (عذاب پر عذاب) اور ثابت ہو گیا۔

حدیث [1] میں آیا ہے کہ راشی ومرتشی ورائش آگ میں جائیں گے۔

---

[1] ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نہ مل سکی البتہ طبرانی نے معجم اوسط میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں لیکن یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع الصغیر حدیث نمبر ۳۱۴۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راشی رشوت دینے والے کو کہتے ہیں اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور رائش وہ جو بیچ میں پڑ کر رشوت دلا وے یہ سب دوزخ کے مستحق ہیں۔

پھر جس نے رشوت وغیرہ کا اپنا مال کسی اچھے کام میں خرچ کیا تو گویا وہ اللہ سے استہزاء کرتا ہے اب اگر اس کو دو چند عقوبت (سزا) کا سزاوار کہا نہ جائے گا تو کیا وہ مال قبول کے لائق ٹھہرے گا ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کے سوا کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے ﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [1]

اور متقی کا وصف حدیث عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد کیا ہے کہ "لَايَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ" رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ [2]

یہ بحث اس مومن کے حق میں ہے جو شرک سے پاک ہے اور جو کوئی ایمان کے باوجود آلودہ شرک بھی ہے تو اس کا مال اگر حلال طیب بھی ہوگا تب بھی اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا، اس زمانہ میں ایسے لوگ کم ہیں جو شرک خفی سے محفوظ ہوں بلکہ یہ تو وہ وقت ہے کہ کھلم کھلا پیر پرستی، گور پرستی، تقلید پرستی کرتے ہیں اور اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان جانتے ہیں اس لئے کہ نماز وروزہ پر قائم ہیں۔ "فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"

حدیث عبداللہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ" رواہ البیہقی [3] فی شعب الایمان.

یعنی رزق حلال کا کمانا نماز، روزہ، زکوٰۃ وحج کی فرضیت کے بعد فرض ہے

---

[1] اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول فرماتا ہے، سورہ مائدہ آیت نمبر ۲۷۔

[2] یعنی بندہ متقیوں کے مقام تک اس وقت ہی پہونچ سکتا ہے جب وہ ایسی چیزیں چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں تاکہ وہ ان چیزوں سے بچ جائے جن میں کوئی حرج ہے یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر ۲۴۵۳، وسنن ابن ماجہ کتاب الزھد حدیث نمبر ۴۲۵۱ میں مروی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے جبکہ اس کی سند میں یزید رقاشی نامی ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے علامہ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع الصغیر حدیث نمبر ۶۳۲۰۔ [3] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۸۷۴۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص پر جو اپنے نفس کی خوراک و بوجھ کا محتاج ہو یا کسی اور کی خوراک اس کے ذمہ پر ہو جیسے اہل وعیال۔

حلال سے مراد غیر حرام متیقن (یقینی) ہے اس میں مشتبہ بھی آ گیا کیونکہ مشتبہ سے بچنا داخل احتیاط ہے نہ کہ فرض اور جن لوگوں کا نفقہ دوسروں کا ہے ان پر یہ وجوب نہیں ہے۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا کسب اطیب (زیادہ پاک وحلال) ہے فرمایا 'عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ" رواہ احمد۔[1]

یعنی آدمی کے ہاتھ کی مزدوری یا پاک لین دین جو کہ شرعاً فاسد وخبیث نہ ہو۔

ہاتھ کے عمل میں زراعت، کتابت، خیاطت (سلائی)، قصارت (دھوبی کا پیشہ)، تجارت اور ہر قسم کی صناعت داخل ہے بیع میں ہر طرح کا خرید وفروخت شامل ہے جیسے تمام اقسام کی تجارت۔

اس حدیث سے حرفہ (پیشہ) وبیع کا جواز ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رزق جو ان ذرائع سے حاصل ہوتا ہے نہایت پاکیزہ رزق اور سب سے حلال کمائی ہے۔

ولہٰذا حدیث مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَاماً قَطُّ خَيْراً مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ" رواہ البخاری۔[2]

شرف حرفہ کے بیان میں رسالہ رفو الخرقۃ نافع ہے۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۴/۱۴۱، معجم کبیر طبرانی حدیث نمبر ۴۴۱۱، مسند بزار ۲/۸۳، مستدرک۔ الحاکم ۲/۱۰، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۱۱۷۴، [2] یعنی کسی آدمی نے کبھی بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے یہ حدیث صحیح بخاری کتاب البیوع حدیث نمبر ۲۰۷۲ میں، سنن ابن ماجہ کتاب التجارات حدیث نمبر ۲۱۳۸ مسند احمد بن حنبل ۴/۱۳۱، ۱۳۲، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۱۱۷۰، ۵۲۰۸ میں موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر۱۴
شرک اصغر واکبر کا رواج

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک امت اسلام میں شرک اکبر واصغر کا رواج ہے
شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "أَتَخَوَّفُ عَلَىٰ أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ نَعَمْ أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ، الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ الشَّهْوَةُ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ" رواہ أحمد[1] والبیہقی فی شعب الایمان۔
یعنی مجھے اپنی امت پر شرک اور چھپی شہوت کا ڈر ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی فرمایا ہاں سن لے وہ کچھ سورج، چاند، پتھر اور بت کو نہ پوجیں گے لیکن اپنے عملوں کو دکھائیں گے اور چھپی شہوت یہ ہے کہ کوئی شخص صبح کو روزہ دار اٹھے گا اس کے سامنے کوئی شہوت آئے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا۔

یہ حدیث وجود شرک وشہوت خفی پر دلیل ہے اور ریا کو اس جگہ شرک ٹھہرایا ہے یہ شرک اصغر ہے اور شرک اکبر وہ ہے جو قرآن میں مشرکین سے نقل کیا ہے۔
محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے "إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ الرِّيَاءُ"[2] رواہ أحمد والبیہقی۔
یعنی بڑا ڈر مجھ کو تم پر چھوٹے شرک کا ہے لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول

---

[1] مسند أحمد بن حنبل ۱۲۴/۴، مستدرک حاکم ۳۳۰/۴، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۴۱۱ (ضعیف)
[2] مسند أحمد بن حنبل ۴۲۸/۵، ۴۲۹، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۴۱۲ (حسن)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک اصغر کیا ہے فرمایا ریا ہے۔

معلوم ہوا کہ ریا کار مشرک کے حکم میں ہے اور ریا کا شرک ہونا منصوص سنت ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم مسیح دجال کا ذکر کرتے تھے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز کی خبر نہ دوں جس کا ڈر مجھ کو تم پر مسیح دجال سے بھی بڑھ کر ہے ہم نے کہا ہاں فرمایا شرک خفی، آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہو پھر اس نماز کو زیادہ پڑھے اس لئے کہ کوئی شخص دیکھ رہا ہے۔ رواہ ابن ماجہ۔ [1]

یہ بطور مثال کے فرمایا ورنہ یہ ریا کچھ اسی صورتِ خاص میں منحصر نہیں ہے، ریا کا ڈر دجال سے بڑھ کر اسلئے ہوا کہ دجال کے لئے ظاہر میں نشانیاں مقرر ہیں ان کو اہل علم پہچانتے ہیں اور ریا ایک نہایت مخفی چیز ہے ولہٰذا بعض مشائخ نے کہا ہے، "اِدْرَاکُ الرِّيَاءِ أَصْعَبُ مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ عَلَى الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ السَّوْدَاءِ"

یعنی ریا کا معلوم کرنا اندھیری رات میں سیاہ ٹھوس پتھر پر چیونٹی کی چال سے بھی دشوار تر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ریا کی باریکیاں ایسی مخفی ہیں کہ بڑے بڑے عالم و صاحب دل اس میں دھوکا کھا جاتے ہیں پھر عوام کا کیا ذکر ہے۔ غزالی رحمہ اللہ نے اگرچہ ریا کی بہت سی صورتیں بیان کی ہیں لیکن پھر بھی استیعاب و استقراء نہ کیا ریا کا کچھ بیان رسالہ لسان العرفان میں اور کچھ کتاب زواجر ابن حجر میں بھی آیا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے "اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ" رواہ ابن ماجہ والبیہقی۔ [2]

---

[1] سنن ابن ماجہ کتاب الزھد حدیث نمبر ۴۲۰۴۔ [2] سنن ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۹۸۹، مستدرک حاکم ۴/۱، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۳۹۳ (ضعیف)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ذرا سی ریا بھی شرک ہوتی ہے بڑی ریا کا کیا ذکر ہے۔

حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے "مَنْ صَلّٰی یُرَائِي فَقَدْ أَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِيْ فَقَدْ أَشْرَکَ" رواہ احمد۔[1]

یعنی جس نے دکھانے کو نماز پڑھی وہ مشرک ہوا اور جس نے دکھانے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کو صدقہ دیا وہ مشرک ہوا۔

معلوم ہوا کہ یہ ریا ہر عبادت میں ہوتی ہے بدنی ہو یا مالی، ایسے عمل کا اجر اللہ کے یہاں نہیں ملتا ہے۔

ابوسعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں ہے سب لوگوں کو جمع کرے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا "مَنْ کَانَ أَشْرَکَ فِيْ عَمَلٍ لِلّٰہِ أَحَداً فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَإِنَّ اللّٰہَ أَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ" رواہ احمد۔[2]

یعنی جس کسی نے اللہ کے لئے کسی عمل میں کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ سے مانگے کیونکہ اللہ سب شرکاء میں سے شرک سے غنی تر (نہایت بے نیاز) ہے۔

یہ مضمون بہت سی حدیثوں میں آیا ہے یہ حدیثیں اس بات پر دلیل ہیں کہ عمل صالح وعبادت الٰہی آمیزش ریا سے شرک ہو جاتی ہے اور قرآن سے ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا تو گویا ریا کار مغفرت سے محروم ٹھہرا، لیکن ریا کے مراتب ہیں اور ریا کبھی عمل کے قبل اور کبھی اثنائے عمل میں اور کبھی عمل کے بعد عارض ہوتی ہے اور ہر مرتبہ کا حکم جداگانہ ہے۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل ۴/۱۲۵۔۱۲۶، مستدرک حاکم ۴/۳۲۹، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۸۴۴۔

[2] مسند احمد بن حنبل ۳/۴۶۶، ۴/۲۱۵، سنن ترمذی کتاب التفسیر حدیث نمبر ۳۱۵۴، سنن ابن ماجہ کتاب الزھد حدیث نمبر ۴۲۰۳، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۸۱۷ (حسن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم نے ریا کا علاج علم و عمل دونوں سے بتایا ہے سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی حسنات (نیکیوں) کو ایسا چھپائے جیسے کوئی اپنی سیئات (گناہوں) کو چھپاتا ہے، شرک کے ستر (۷۰) در ہیں ان میں سے ایک در (دروازہ) یہ ریا بھی ہے اس کو شرک اصغر و شرک سرائر کہتے ہیں، رہا شرک اکبر سو اس کے ذکر کرنے کی اس جگہ کچھ حاجت نہیں ہے اسلئے کہ انواع شرک کے ایضاح کے واسطے رسالہ مستقلہ تالیف ہو چکے ہیں فی الحال رسالہ مختصرہ انفکاک نام بہت نافع واقع ہوا ہے۔

منجملہ اشراک خفی کے ایک گور پرستی (قبر پرستی)، پیر پرستی، شغل برزخ، تصور شیخ، پیر طریقت کے ساتھ بالائے حد جائز وصف پر مزید عقیدت اخبار غیب، شفائے مریض پر قدرت کا اعتقاد و فقیر کو مالدار بنانا اور کسی غائب شخص کو واپس لانا وغیرہ ہے۔

اللہ پاک کی صفات واجبیہ و خاصہ میں کوئی سی صفت کیوں نہ ہو کسی و شریک کرنا شرک صریح و کفر بواح (خالص) ہوتا ہے خواہ انبیاء کو شریک کرے یا ملائکہ (فرشتہ) کو یا شیاطین انس و جن کو یا اولیاء اللہ کو شرک کا ہر جگہ حکم ایک ہی ہے جب سے اسلام غریب (زوال پذیر، ناموس) ہو گیا ہے خلق (لوگوں) کے ایمان میں بھی ضعف عظیم (زبردست انحطاط) آگیا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان انواع شرک جلی و خفی میں مبتلا ہیں اور اشراک کو شرک نہیں جانتے اسی لئے ان کو شرک سے توبہ نصیب نہیں ہوتی بلکہ اس شرک کو اخلاص ایمان و قوت تقویٰ و حسن عقیدت جان کر افعال شرکیہ کو اعمال صالحہ کے مثل بجالاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کی خبر پہلے سے دے دی ہے.

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ﴾[1]

یہ اقسام شرک کا غربت اسلام بلکہ ایمان کے خاتمہ کا ایک بڑا سبب ہے۔

---

[1] اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود بھی مشرک ہی ہیں سورہ یوسف آیت ۱۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۵

امت اسلام میں کثرتِ بدعات کا رواج

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک امت اسلام میں بدعات کثیرہ کا ظہور ہے یہ بدعت دو طرح پر ہے، ایک وہ مبتدعہ ہیں جن کی خبر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں رفعاً یوں آئی ہے "تَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلَىٰ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" رواہ الترمذی۔[1]

ان بہتر (۷۲) فرقوں کا ذکر رسالۂ کشف الغمۃ میں آیا ہے اور شیخ جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں اور دوسرے نے دوسری جگہ میں کیا ہے ان فرقوں کی بدعت اعتقاد میں تھی کہ ہر ایک فرقہ نے ایک عقیدہ اپنا سنت کے خلاف اختیار کیا تھا۔

دوسرے وہ بدعتیں ہیں جو اس زمانہ آخر میں اس فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے اندر حادث (واقع) ہوئے ہیں اور اکثر بیوقوف لوگ اپنے آپ کو سنی سمجھ کر ان بدعت کا استحسان (بہتر سمجھنا) کرتے ہیں اس کے باوجود اپنے اعتقاد وعمل کو آلودگی بدعت سے پاک صاف جانتے ہیں اور جس قدر احادیث ذمّ بدعت ومبتدعہ میں شدومد تمام کے ساتھ آئی ہیں ان کا محمل بہتر (۷۲) ملت غیر اہل سنت کو اعتقاد کرتے ہیں اور اپنی جان کو ان اخبار کا مصداق نہیں ٹھہراتے حالانکہ احادیث ذمّ بدعت میں کسی خاص فرقہ مبتدعہ کا نام نہیں آیا ہے اگر عہد مشہود لہ بالخیر (صحابہ کرام کے زمانہ) میں بعض بدعتی فرقوں کا ظہور ہو چکا تھا جیسے خوارج کا حدوث آنحضرت صلی

---

[1] میری امت تہتر (۷۳) فرقے ہو جائے گی وہ سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک ملت والے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون ہے آپ نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۶۴۱ میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کے روبرو، اور قدریہ کا حدوث زمانہ ابن عمر رضی اللہ عنہ میں اور رافضہ غالیہ (غلو کرنے والے شیعہ) کا حدوث جناب امیر علیہ السلام کے سامنے بلکہ عموماً بدعت کی مذمت فرمائی ہے اور اہل بدعت کے اختلاط (ملنے جلنے) سے تحذیر کی ہے۔

سو جب بدعت کا مفہوم کسی قوم میں پایا جائے گا خواہ فرقہ ناجیہ میں ہو یا جہنمی فرقوں میں تو وہ قوم اپنی بدعت کے بقدر مبتدع ٹھہر کر احادیث مذکورہ کی مصداق ہوگی۔

بدعت وہی تازہ بہ تازہ، نو بہ نو امر ہوتا ہے جو کہ دین میں داخل نہ تھا اور اس میں سنت مطہرہ کی مخالفت لازم آتی ہے، ولہٰذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محدثات (بدعات) کو شر امور اور ہر بدعت کو ضلالت اور ہر ضلالت کو نار (جہنم) میں فرمایا ہے۔[1]

اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے "مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا" رواہ مسلم[2] عن أبي هريرة۔

یعنی جو کوئی کسی شخص کو کسی بدعت وضلالت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ کہ اس کے تابعین کا ہوتا ہے، چاہے کہ اس سے ان کے کچھ گناہ کم ہوں تو یہ نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلَىٰ كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَرَأَ ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ

---

[1] دیکھئے صحیح مسلم کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۸۶۷۔ [2] صحیح مسلم کتاب العلم حدیث نمبر ۲۶۷۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[1] " رواہ أحمد[2]، والنسائی والدارمی۔

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور کہا کہ یہ اللہ کی راہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں اور لکیریں بنائیں اور فرمایا کہ یہ راستے ہیں ان میں سے ہر راستہ پر ایک شیطان اس راستہ کی طرف بلاتا ہے پھر یہ آیت پڑھی کہ میری سیدھی راہ یہ ہے تم اسی پر چلو، اور راہوں پر نہ چلو کہ اس راہ سے بھٹک جاؤ یہ تم کو وصیت ہے شاید تم ڈرو۔

اس حدیث میں یہ بات سمجھائی ہے کہ توحید وسنت کا فقط ایک راستہ ہے اور بدعت کے بہت راستے ہیں اور ہر بدعتی داعی ایک شیطان ہے جو راہ راست حق سے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ کا لفظ رفعاً یہ ہے "مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اَحْدَاثِ بِدْعَةٍ" رواہ أحمد [3]

یعنی جب کوئی قوم کوئی بدعت نکالتی ہے تو اس کے مثل سنت اٹھ جاتی ہے اسلئے سنت کا پکڑنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے۔

لفظ سنت میں صغیر وقلیل سنت داخل ہے جیسے آداب خلاء (پائخانہ) کا زندہ کرنا یعنی سنت کے مطابق استنجاء کا طریقہ سکھانا یہ بڑی نیکی سے افضل ہے جیسے سرائے یا مدرسہ کا بنانا. قاله في المرقاة. [4]

اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوۃ میں شیخ عبدالحق دہلوی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی انصاف کی تقریر دلپذیر لکھی ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ سنت اگرچہ حقیر ہو اس سے دل میں نور آتا ہے اور بدعت اگر چہ حسنہ ہو اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے

---

[1] سورہ انعام آیت ۱۵۳۔ [2] مسند احمد بن حنبل ۱/۴۳۵، ۴۶۵، سنن کبری نسائی ۶/۳۴۳، سنن دارمی ۱/۷۸، مستدرک حاکم ۲/۳۱۸۔ [3] مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۱۶۳۵۶ (ضعیف)۔ [4] اسی طرح ملا علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح (۱/۲۱۱) میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ زین (زنگ) طبع وختم (مہر لگنے) کی نوبت آجاتی ہے عیاذاً باللّٰہ (اللہ پناہ) انتہیٰ حاصلہ.

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے جو بدعت کو سیئہ وحسنہ وغیرہما کی طرف تقسیم کیا ہے یہ تقسیم خود ایک بدعت ہے جس کے سبب سے سنت مرتفع ہوگئی یعنی سنت کا یہ حکم تھا "کُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رواہ أحمد [1] وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن العرباض بن ساریۃ۔

اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے فرمایا "شَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" رواہ مسلم [2]

اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں نبی ﷺ نے کہا تھا "مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" متفق علیہ [3]

اس تقسیم سے یہ کلیہ ٹوٹ گیا تو یہ بات حسان کی سچ ہوئی کہ "مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا إِلَيْهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" رواہ الدارمی. [4]

اور یہی مضمون حدیث غضیف رضی اللہ عنہ سے رفعاً عنقریب گذر چکا ہے، اب

---

[1] یعنی ہر نو ایجاد شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے دیکھئے مسند أحمد بن حنبل ۱۲۶/۴، ۱۲۷، سنن ابوداؤد کتاب السنۃ حدیث نمبر ۴۶۰۷، سنن ترمذی کتاب العلم حدیث نمبر ۲۶۷۸، مقدمہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۲، ۴۳، ۴۴، مقدمہ سنن دارمی ۴۴/۱-۴۵۔ [2] یعنی تمام کاموں میں سب سے برے کام نو ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے صحیح مسلم کتاب الجمعۃ حدیث نمبر ۸۶۷، [3] یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے دیکھئے صحیح بخاری کتاب الصلح حدیث نمبر ۲۶۹۷، وصحیح مسلم کتاب الاقضیۃ حدیث نمبر ۱۷۱۸۔ [4] کوئی بھی قوم جب اپنے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی سنت میں سے اس جیسی ایک سنت کو ان سے اٹھا لیتا ہے پھر یہ سنت قیامت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں آتی ہے یہ اثر مقدمہ سنن دارمی حدیث نمبر ۹۸ میں حسان بن عطیہ محاربی سے مروی ہے دیکھئے تخریج مشکوٰۃ ۶۶/۱،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقۂ ناجیہ اپنے عقائد و اعمال کو ان احادیث پر پیش کر کے نظر انصاف سے دیکھے کہ ان میں سے کس قدر سنن مرتفع ہو گئے ہیں اور کس قدر بدعات کا رواج ترقی پذیر ہے اس کے باوجود ان کا اپنی ابتداع (بدعت سازی) سے انکار یعنی چہ (کیا معنی رکھتا ہے)۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ نے بدعاتِ حرمین کو ایک مستقل رسالہ میں جمع کیا ہے اور ابن الحاج نے بدعاتِ صوفیہ کا حال کتاب المدخل میں تفصیل وار لکھا ہے اور ابن شامہ نے کتاب الحوادث والبدع بنائی ہے اور کسی قدر بدعات تصوف کو شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے مکتوب میں رد کیا ہے یہ سب اہل علم واصحابِ دل جو بدعات کی تردید کرنے والے ہیں اسی فرقۂ ناجیہ میں تھے اور اپنے ہی فرقہ کی بدعات کو انہوں نے رد کیا ہے، اسی طرح حنابلہ داخل اہل سنت ہیں انھوں نے بدعات عقائد کو خوب چھانا ہے اور اغلاط اشعریہ وماتریدیہ کہ وہ بھی اہل سنت وفرقۂ ناجیہ میں داخل ہیں بیان کر دیا ہے۔

یہ اس بات پر دلیل ہے کہ بدعت کو کچھ خصوصیت ۷۲ فرقۂ ضالّہ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ابتداع (بدعت سازی) کا وجود اس فرقۂ ناجیہ میں بھی ثابت ہے اس فرقہ نے جب سے جملہ ما انا وعلیہ اصحابی پر عمل کرنا ترک کر دیا تب سے ان کے اندر بھی بدعت گھس گئی، ان سے اور بہتر (۷۲) گمراہ فرقوں سے صرف اتنا تفاوت باقی ہے کہ وہ اہل بدعت کے نام سے موسوم ہیں جیسے خارجی، معتزلی، قدری، جبری وغیرہ۔

اور ان کے لئے منجملہ بدع کے کوئی نام مقرر نہیں ہے یہ ہنوز سنی کہلاتے ہیں اگرچہ بدعت کا رواج بھی ہو گیا ہے اور شیطان نے جو کہ انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے ان کو بھی قالب استحسان (نیکی سمجھنے کے ڈھانچہ) میں پھانس کر راہ سنت سے گمراہ کر دیا ورنہ اس حدوث سے پہلے یہ لوگ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مصداق تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رواہ الترمذی.[1]

بلکہ بدعت کا جھینکنا (افسوس وغم کرنا) ناحق ہے اب تو فرقۂ ناجیہ میں رسوم ومراسم شرک کا رواج بخوبی ہو گیا ہے پیر پرستی، گور پرستی، رائے پرستی، تقلید پرستی، تدبیر پرستی نے ایک جہان کو اپنے دام مکر میں پھانس کر صراط مستقیم ایمان سے گمراہ کر دیا ہے۔

فائدہ: فرقۂ ناجیہ باتفاق اہل علم اہل سنت وجماعت سے عبارت (مراد) ہے، جماعت، گروہ حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ سے عبارت ہے انہیں میں حق گھوم رہا ہے ان کا اختلاف اصول وعقائد میں بارہ (۱۲) مسئلوں سے اور فروع مسائل چار سو (۴۰۰) مسئلوں سے زیادہ نہیں ہے وہ بھی نزاع لفظی کے مشابہ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ اسی وجہ سے یہ سب ایک فرقۂ اہل سنت قرار پایا ہے۔

پھر بعض علماء نے ان کے اختلاف میں تطبیق دی ہے شعرانی رحمہ اللہ نے میزان میں تشدید وتخفیف کا قاعدہ نکال کر سب کو ایک نفس واحد (ایک جان وفرد) ٹھہرا دیا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ البالغۃ میں مسائل عبادات ومعاملات کے درمیان باہم حنفیہ وشافعیہ کے توفیق بخشی ہے امام ربانی محمد علی شوکانی رحمہ اللہ نے عجیب سعی مشکور فرمائی ہے کہ سارے اصول وفروع اہل سنت وجماعت کو دلیلوں ونصوص کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر پیش کیا جو مذہب دلیل کے موافق راجح وقوی پایا اس کو ثابت رکھا اور جس کو دلیل کے خلاف پایا اس کا ثبوت ضعیف دلیل سے معلوم کیا اس کو جدا بیان کر کے مجوح (مرجوع) ٹھہرا دیا اور جو مذاہب ایسے تھے کہ ان کی بنیاد رائے مجرد وقیاس محض پر تھی اور کوئی برہان شرعی یا قاعدۂ

---

[1] جس نے رزق حلال کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور اس کے شرور سے لوگ امن میں رہیں تو وہ جنت میں جائے گا، یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الزہد حدیث نمبر ۲۶۵۳ میں، مستدرک حاکم ۴/۱۰۴، اور شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۳۶۸ میں مذکور ہے (ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول فقہ اس کی شہادت (گواہی) نہ دیتا تھا ان کی تضعیف وتزییف (کمزور وکھوٹا بیان) کردی، یہ کام اس امت میں ان سے پہلے کسی نے اس خاص طرز شائستہ اسلوب پر ان کے وقت تک نہیں کیا تھا ﴿وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ [1]

یہ گویا اس حدیث صحیح کے مصداق ٹھہرے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد کیا ہے "اَلْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ" رواہ مسلم. [2] وللہ الحمد۔

جس قدر احیائے سنت ان کے دست وزبان وقلم سے ہوا اس کے مثل اس زمانۂ آخر میں دوسرے شخص سے معلوم نہیں ہے یہ ۱۳۰۰ھ کے مجدد ملک یمن میں ہیں سید احمد بریلوی رحمہ اللہ مجدد ۱۳۰۰ھ ساکن اقلیم ہند (ملک ہندوستان) جب حج کو گئے اور اخبار اخیار شوکانی رحمہ اللہ پر مطلع ہوئے تو مولوی عبدالحئی وغیرہ نے تحریر خطوط کمال شوق وادب اور مفاخرت کی راہ سے تالیفات شوکانی رحمہ اللہ کی سند حاصل کی اور ان کی بعض مؤلفات اپنے ہمراہ ہندوستان میں لائے یہ قصہ عبداللہ خان علوی رحمہ اللہ شاگرد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب منہج سدید میں چشم دیدہ لکھا ہے منجملہ ان کے تین رسائل میں نے اپنے گھر کے کتب خانہ میں پائے جن کو والد مرحوم نے بکمال شوق نقل کیا اور کتابت کرایا تھا، ایک فوائد مجموعہ، دوم درر بھیہ، سوم التحف والا رشاد، پھر ایک عمر دراز کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ ضعیف حنیف ظلوم جہول کفار پر احسان عظیم فرمایا کہ مجھ کو جناب شوکانی رحمہ اللہ کی اکثر تالیفات میسر آئی، زر خطیر صرف کر کے ملک یمن وبلدہ صنعاء وزبید وحدیدہ سے منگوائی اور ان کے شاگردان خاص سے تلمذ (شاگردی) نصیب ہوا. وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ ۔

---

[1] اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے سورہ بقرہ آیت ۱۰۵۔

[2] ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور فقہ بھی یمن کی ہے دیکھئے صحیح مسلم کتاب الایمان ۱/۵۱-۵۲)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چند میں ابتدائے شعور سے موحد سنی تھا اور کتاب تقویۃ الایمان ونصیحۃ المسلمین وراہ سنت وہدایۃ المومنین کے مطابق عقیدہ رکھتا تھا اور تحصیل رسمی کی تکمیل کے بعد تقلید کا ضعف (کمزوری) اور اتباع کی قوت بھی مجھ پر واضح ہوگئی تھی لیکن بحکم حدیث "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ "[1] مجھ پر امام ربانی جناب شوکانی رحمہ اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ وأرضاہ کے احسانات ونوازشات کا شکر ادا کرنا بھی واجب ہے اسلئے کہ سب سے زیادہ نفع مجھ کو انہیں کی مؤلفات شریفہ ومجامع کریمہ سے حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے دین میں وہ فہم عطا فرمایا جس پر ایک جماعت اُقران (ہمسروں) کو حسد ہے اور استنباط وکیفیت استدلال کا سلیقہ بخوبی حاصل ہوگیا اور قوی وضعیف حال وقول کا امتیاز حاصل ہوا اور اصول وفروع علم شرع کی حقیقت مکشوف (ظاہر) ہوگئی اور تقلید واتباع کی ماہیت اعمال میں اور شرک وتوحید کی حقیقت عقائد میں بخوبی مشہود ہوگئی کہ اب اس کے مافوق (اس سے بڑھ کر) متصور نہیں ہے "لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا"[2]

اس کے باجود میں اپنے دین میں ان کا کچھ مقلد کذائی ومتبع اصطلاحی نہیں ہوں اور نہ ان کے اجتہاد ورائے کو حجت سمجھتا ہوں اور نہ انھوں نے میرے علم میں کسی جگہ ناروا اجتہاد کیا ہے بلکہ وہ تو دلیل وبرہان کو واضح کرنے والے اور دلیلوں کے درمیان موافقت پیدا کرنے والے اور کتاب وسنت کے مبلغ تھے بس بس۔

ولہٰذا جس جگہ انھوں نے اتفاقاً شاذاً نادراً (شاذونادر کہیں) کوئی مسئلہ کسی دلیل ضعیف کی بنیاد پر لکھا ہے اس جگہ میں نے ان سے موافقت نہیں کی جس طرح کہ بعض مسائل میں میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ وحافظ ابن القیم وأمثالھما کا خلاف کیا

---

[1] جس نے لوگوں کو شکرادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر نہ ادا کیا یہ حدیث سنن ابوداؤد کتاب الأدب حدیث نمبر ۴۸۰۱ میں، سنن ترمذی کتاب البر حدیث نمبر ۲۰۲۰، مسند أحمد ۲/۲۵۸، ۲۹۵، ۳۰۳، ۳۸۸، ۴۶۱، ۴۹۲ میں مروی ہے (صحیح)۔ [2] اگر پردہ اٹھ جائے تب بھی میرے یقین میں اضافہ نہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مسئلہ فناء نار وغیرہ کے مثل، یہ اسلئے کہ میں کسی کا مقلد عرفی نہیں ہوں بلکہ تابع دلیل ہوں اور حق ہر کبیر سے اکبر ہوتا ہے، اگر چہ اس خلاف میں میرا اعتقاد یہ ہے کہ مجھ کو قصور فہم کے سبب ان کے مبلغ علم و مذاق استنباط تک رسائی نہیں ہوئی ہے، کچھ یہ بات نہیں ہے کہ اس وجہ سے میں بڑھ گیا ہوں اور معاذ اللہ وہ گھٹ گئے ہوں۔

ہر چند کوئی عالم معصوم نہیں ہوتا ہے بلکہ علم و درجہ کا تفاضل ہر فرقۂ اہل حق میں ثابت ہے کیا انبیاء، کیا صحابہ، کیا تابعین، کیا مجتہدین، کیا محدثین، کیا فقہاء، کیا صوفیہ، کیا علمائے راسخین ﴿ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ﴾[1] لیکن سلف کو خلف پر تقدم و تحری اور تقویٰ کا فضل بہر حال ثابت ہے "نَحْنُ نَحْنُ وَهُمْ هُمْ"[2]

مجھ کو خبر مخبر صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب امید ہے کہ قیامت کے دن یہ علماء جن کی طرف اشارہ گزرا سرتاج عامہ علماء امت ہوں گے اور جمہور علماء و اولیاء کا ایک جہان ان پر رشک کرے گا یہ آفتاب و ماہتاب ہوں گے اور بقیہ مسلمین عام ستاروں کی طرح اسلئے کہ جس قدر احیائے سنت و اماتت بدعت (بدعت کا خاتمہ) و گمراہی کی آگ سرد کرنا اور نبوت کی روشنی پھیلانا ان کی اور ان کے امثال واقران (ان کے جیسے ان کے ہمسروں) کی جدو جہد و سعی و ہمت سے ہوا اس کے مثل کسی ولی کبیر یا عظیم شیخ یا عالم فقیہ یا مجتہد رائے سے نہیں ہوا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ" رواہ البیہقی[3] فی

---

[1] اور لوگ برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے انہیں تو اسی لئے پیدا کیا ہے سورہ ہود آیت ۱۱۸۔ [2] ہم ہم ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں یعنی ہمارا ان سے کیا مقابلہ۔

[3] جس نے میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو پکڑے رکھا اس کے لئے سو (۱۰۰) شہید کا اجر ہے اس کو خطیب تبریزی نے مشکوۃ میں بیہقی کی کتاب الزھد کی طرف منسوب کیا ہے یہ حدیث ضعیف ہے دیکھئے مرعاۃ المفاتیح ۱/۲۸۱-۲۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الزھد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔

فساد امت سے مراد بدعت و جہل کا غلبہ ہے۔ قاله في المرقاة[1]

یہ اجر تو فقط سنت کو پکڑنے پر مرتب ہوا کہ کوئی خود اس پر عامل ہے جس طرح کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ" رواہ الترمذی۔[2]

رہا سنت کا احیاء سو حدیث بلال بن حارث رضی اللہ عنہ میں رفعاً آیا ہے "مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا" رواہ الترمذی[3] .ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن عوف رفعاً۔

سو یہ وصف انھیں ائمہ حدیث وسلف سنت اور ان کے اتباع و تلامذہ میں تھا لَا غَيْرَ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِمْ رَبَّنَا امين۔[4]

☆☆☆

---

[1] اسی طرح اس کو ملا علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح ۱/۲۰۶ میں بیان کیا ہے۔

[2] جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا دیکھئے سنن ترمذی کتاب العلم حدیث نمبر ۲۸۳۱ (ضعیف)۔

[3] جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ گئی تھی اس کو اس پر عمل کرنے والوں کی طرح اجر ملے گا اور ان کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا دیکھئے سنن ترمذی کتاب العلم حدیث نمبر ۲۸۳۰، مقدمہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۹، ۲۱۰۔

[4] نہ کہ دوسرے لوگ اے اللہ ہمارا حشر ان علماء کے زمرہ میں کر، اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۶

اہل اسلام پر حُبِّ دنیا کا غلبہ

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک اہل اسلام پر پورے طور پر حبِّ دنیا کا غلبہ ہے۔ اِلاَّ مَنْ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی [1]۔ حالانکہ یہ حب (محبت) ہر خطا کا بھید ہے اور قرآن وحدیث ذمِّ دنیا سے بھرے ہوئے ہیں اور اللہ کی عادت یوں جاری ہے کہ جب کوئی قوم دنیا کو مقدم کرتی ہے تو ان کے پاس سے دین رخصت ہوجاتا ہے۔

حدیث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ أَحَبَّ دُنْیَاہُ أَضَرَّ بِآخِرَتِہٖ وَمَنْ أَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ أَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَآثِرُوْا مَایَبْقٰی عَلٰی مَایَفْنٰی" رواہ أحمد [2] والبیہقی۔

یعنی جس نے اپنی دنیا کو دوست رکھا اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہونچایا اور جس نے اپنی آخرت کو دوست رکھا اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہونچایا لہٰذا تم باقی کو فانی (فنا ہونے والی) پر اختیار کرو۔

میں کہتا ہوں کہ زمانہ خلافت راشدہ کے بعد سے اگرچہ اہل اسلام کا دلی رجحان دنیا کی طرف ہوچلا تھا لیکن اب فقط دنیا ہی لوگوں کا دین ٹھہر گیا ہے مسلمانی اور اسلام کا نام اس وقت تک زبان پر جاری ہے جب تک کہ دنیا کا فائدہ یا نقصان سامنے نہیں آتا ہے اور دین سے تعرض (لینا دینا) نہیں ہے اور جس جگہ دنیا و دین کا مقابلہ پڑجاتا ہے تو وہاں دنیا ہی اختیار کی جاتی ہے، دین رہا تو کیا اور نہ رہا تو کیا، یہ غربت (زوال) جو اس محبت دنیا کے سبب سے شامل حال اسلام ہوئی ہے اصل اصول جملہ اسباب محق وانواع غربت اور لائق سخت عبرت کے ہے اگر دنیا محبوب نہ ہوتی تو پھر کوئی

---

[1] مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

[2] مسند أحمد بن حنبل ۴/۴۱۲، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۱۰۳۳۷ (ضعیف)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا بیوقوف نہیں ہے جو آخرت کی سی شئی (چیز) کا نقصان روا رکھتا کیونکہ آخرت اگر سفال (بے حقیقت چیز) باقی ہو اور دنیا جو ہر فانی (فنا ہونے والا) تب بھی کوئی عاقل (دانشمند) اس جوہر کو اس سفال پر ہرگز اختیار نہ کریگا لیکن ابلیس کا بڑا جال اہل دین کی گرفتاری کے واسطے یہی تزئین دنیا ہے جس کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یوں فرمایا ہے "أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ" [1] رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

یعنی دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیزیں جو ذکر الٰہی سے متعلق ہیں اور عالم، یا طالب علم ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ" [2] رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

یعنی اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی اس میں سے نہ پلاتا۔

لیکن وہ تو مردار سے بھی زیادہ تر خوار ہے اسی لئے کافروں کو زیادہ دی اور ان کی جنت مقرر کی ہے اور مومن کے لئے قید خانہ ٹھہرایا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے "اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" رواہ مسلم [3]۔

اس کے باوجود جب سے اہل اسلام نے دنیا کو جنت سمجھ کر دانتوں سے پکڑا ہے اور شہوات ولذات میں غرقاب ہوگئے ہیں تب سے اسلام بالکل غریب (زوال پذیر) ہوگیا ہے۔

---

[1] سنن ترمذی ابواب الزھد حدیث نمبر ۲۳۲۳، سنن ابن ماجہ کتاب الزھد ۲/۱۳۷، جامع بیان العلم ابن عبد البر ۱/۲۷۔۲۸ (حسن)۔ [2] سنن ترمذی ابواب الزھد حدیث نمبر ۲۳۲۱، سنن ابن ماجہ کتاب الزھد حدیث نمبر ۴۱۱۰، مسند احمد بن حنبل ۵/۱۵۴، ۱۷۷ (حسن)۔ [3] دنیا مومنوں کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کے لئے جنت ہے دیکھئے صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق حدیث نمبر ۲۹۵۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کے بچہ کو دیکھ کر فرمایا تھا "وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ" رواہ مسلم [1]

اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ" رواہ الترمذی [2]۔

یعنی اشرفی وروپیہ کا بندہ ملعون ہے، یہ اسلئے کہ روپیہ پیسے کی بندگی حُبِ دنیا پر دلیل ہے اور دنیا کی محبت مہلک (برباد کرنے والی) ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ" متفق علیہ [3]

یعنی دوزخ شہوات میں اور جنت مکروہات (ناگوار چیزوں) میں محجوب (ڈھانپ دی گئی) ہے۔

نووی رحمہ اللہ [4] نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جنت تک پہونچنا اس کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے کہ انسان مکروہات (ناگوار چیزوں) کا ارتکاب و احتمال (برداشت) کرے اور مصیبتوں اور بلاؤں پر صابر رہے اور دوزخ میں جانا اس کے بغیر نہیں ہوتا کہ لذات وشہوات کو پورا کرے اسلئے کہ جنت ونار ان پردوں کے اندر ہیں جس نے اس پردہ کو پھاڑا وہ مقصود تک پہونچا سو جنت کے پردہ کا پھاڑنا ناپسندیدہ چیزوں میں داخل ہونے سے ہوتا ہے اور جہنم کا پردہ پھاڑنا شہوات کے ارتکاب سے، گراں گذرنے والے ناگوار کام میں عبادات کے اندر کوشش کرنا اور طاعات (نیکیوں) پر ہمیشگی اور شہوات سے صبر کرنا وغیرہ داخل ہے اور جن شہوات میں آگ

---

[1] اللہ کی قسم یقیناً دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردار تمہاری نظر میں حقیر ہے، صحیح مسلم کتاب الزھد حدیث نمبر ۲۹۵۷۔ [2] سنن ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر ۲۳۸۱۔ (ضعیف)

[3] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۸۷، صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا حدیث نمبر ۲۸۲۲۔

[4] شرح صحیح مسلم علامہ نووی ۳۷۸/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپی ہوئی ہے ان سے مراد قلبی و جسمانی شہوات محرمہ ہیں جیسے شراب نوشی، زنا کاری، عشق بازی و غیبت و حسد و کبر و غضب وغیرہ۔ انتھیٰ حاصلہ۔

میں کہتا ہوں کہ گناہوں کے بہ نسبت عبادات تعداد میں کم تر ہیں ان کا ذکر رسالۂ محاسن الاسلام میں کیا گیا ہے اور کتاب مکارم الاخلاق بھی ان پر شامل ہے اور برائیاں گنتی میں نیکیوں کے بہ نسبت زیادہ ہیں، باطن کے کبائر ساٹھ (۶۰) ہیں اور ظاہر کے چار سو ایک (۴۰۱)، پھر اندرونی گناہ جوارح (اعضاء) سے بدتر و سخت تر ہیں۔

ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اقرار لیا اور فرمایا تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری اللہ کی راہ میں کافی ہے۔ رواہ أحمد[1]۔ واہل السنن۔

اور حدیث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ'' رواہ الترمذی[2]

یعنی آدمی کا حق اسی قدر ہے کہ رہنے کو ایک جھونپڑا، اور شرمگاہ چھپانے کو ایک لباس اور کھانے کو سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا اور پینے کو پانی ہو۔

حق کہنے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس سے زیادہ عیش اس ذاتی استحقاق کے سوا ہوتا ہے، جب حق سے زیادہ کوئی لے گا تو ضرور ہے کہ اس کا حساب بھی آخرت کے دن دے گا کہ کہاں سے لیا اور کہاں خرچ کیا اس وقت اس کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا ابھی تو حاجت سے زیادہ موجود ہے اس کے باوجود افلاس و تنگدستی کا شکوہ ہر ایک مخلوق کے سامنے کر کے اللہ کا ناشکر ابنتا ہے در دین کو دیدہ

---

[1] مسند أحمد بن حنبل ۳/۴۴۳، ۵/۲۹۰، ۲۹۰، ۳۶۰، سنن ترمذی کتاب الزہد حدیث نمبر ۲۳۲۷، سنن نسائی کتاب الزینۃ حدیث نمبر ۵۳۷۲، سنن ابن ماجہ کتاب الزہد حدیث نمبر ۴۱۰۳.

[2] سنن ترمذی ابواب الزہد حدیث نمبر ۲۳۴۷ (حسن)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودانستہ اپنے ہاتھ سے برباد دیتا ہے۔

عبداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سَرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ وَعِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا" رواہ الترمذی [1]. وقال: ھٰذا حدیث حسن غریب۔

یعنی جس نے صبح کی اور وہ اپنے نفس میں امن سے رہے اور اپنے بدن میں تندرست ہے اور اس کے پاس ایک دن کا کھانا ہے تو گویا ساری دنیا اس کے لئے جمع ہوگئی ہے۔

اس زمانہ میں ہم کسی کو نہیں دیکھتے کہ اس درجہ میں کم قدر ہو بلکہ جس مفلس، گدا فقیر کو دیکھو گے اس کے پاس اس مقدار سے دس گنا ہوگا لیکن وہ اپنے دین سے محروم ہے اسلئے شکوہ وحکایت کرتا رہتا ہے اگر اس کا اسلام تازہ وتر ہوتا تو کبھی وہ اس جان وتن کے امن وعافیت اور ایک دن کی خوراک کے بعد آپ کو محتاج نہ جانتا بلکہ یہ سمجھتا کہ دنیا بھر کی دولت میرے ہی پاس ہے اس لئے کہ عافیت وامن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے اور جب آج کا رزق موجود ہے تو کل کا رزق کل ملے گا اس کا غم واندیشہ آج کیوں کیا جائے یوم جدید ورزق جدید یعنی ہر نیا دن ہے اور ایک نئی روزی ہے۔

شکوہ رزق مکن ہمچو تنگ حوصلگاں درگلو گریہ گرہ چوں شودت دانہ شمر [2]

دنیا کی محبت نے اسلام کو بالکل غریب (نامانوس) کر دیا ان کو کیا رونا ہے جو فی الواقع تنگ دستی میں ہیں اور ایمان واسلام کی قدر نہیں کرتے رونا تو ان پر ہے جن کے پاس ہزاروں لاکھوں روپیہ نقد یا ضرورت سے زیادہ سامان ومتاع موجود ہے، پھر بھی چشم طمع وحرص مال دراز رکھتے ہیں اور کوئی خلاف واقع اپنی قرضداری وزیر باری ظاہر کر کے تحصیل مال میں لگا رہتا ہے اور کوئی حرام سوال سے مال جمع کرتا ہے اور کوئی دیگر

[1] سنن ترمذی ابواب الزھد حدیث نمبر ۲۳۴۷، یہ حدیث حسن غریب ہے۔
[2] کم حوصلہ رکھنے والوں کی طرح رزق کا شکوہ نہ کر گلے میں گریہ پھنس جانے کو دانہ شمار کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام طریقوں سے۔

ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کعب بن عیاض ﷺ میں فرمایا ہے "اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ" رواہ الترمذی [1]

یعنی ہر امت کا ایک فتنہ ہے اور اس میری امت کا فتنہ یہی مال ہے۔

اور ابن عباس ﷺ نے مرفوعا کہا ہے "لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَا بْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ" متفق علیہ [2]

یعنی آدمی کے پاس اگر دو جنگل مال کے ہوں تو وہ تیسرا جنگل اور چاہے گا یعنی کمال حرص ولمبی امید کے سبب سے، آدمی کے پیٹ کو نہیں بھرتی مگر مٹی اور اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

گفت چشم تنگ دنیادار را یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور [3]

میں کہتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین نے جس طرح کی زیست فقر وتنگی رزق کے ساتھ اس دنیا میں کی تھی اس کا بیان فضیلت فقر کے ساتھ کتب حدیث میں آیا ہے اس کے باوجود وہ لوگ اس کو حاجت سے زیادہ سمجھتے تھے ان کے مقابلہ میں اس وقت کے مسلمان فقراء جامہ ورزق وغیرہ کی کثرت کی نظر سے گویا ملوک وسلاطین کے درجہ میں ہیں لیکن رات دن گدائی کرتے ہیں اور ہر مخلوق ذلیل کے سامنے تنگی رزق کے نالاں رہتے ہیں اور حرمت سوال اور استحقاق حال کے باوجود حرام مال جمع کرنے میں سرگرداں ہیں اب اگر یہ پُر ملامت حالت عین غربت اسلام وندرت قوت ایمان واحسان کا فقدان نہیں ہے تو کیا ہے۔

---

[1] سنن ترمذی ابواب الزھد حدیث نمبر ۲۳۳۶، مسند احمد ۱۶۰/۴، مستدرک حاکم ۳۱۸/۴۔

[2] صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۴۳۶، ۶۴۳۷۔ صحیح مسلم کتاب الزکاۃ حدیث نمبر ۱۰۴۹۔

[3] کہا کہ حریص دنیادار نگاہ کو یا تو قناعت آسودہ کرتی ہے یا قبر کی مٹی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشخص آج یہ کہتا ہے کہ میں فاقہ سے ہوں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے فرضاً اگر اسکے گھر میں چوری ہو جاتی ہے تو وہ سینکڑوں روپے کا مال چوری جانا بیان کرتا ہے اب کوئی اس سے پوچھے کہ تو تو فاقہ کش ، تہی دست تھا اتنا مال کس طرح چوری ہو گیا تو وہ کوئی جواب باصواب نہ دے سکے گا، اگر اسکے پاس اسلام ہوتا اور ایمان قوی رکھتا اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جھوٹ نہ بولتا تو یہ غربت اسلام کی نوبت کیوں آتی اور اللہ تعالیٰ بے سبب اس کو اپنے خزانۂ غیب سے رزق پہونچاتا اور تنگی سے کشادگی بخشتا۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [1]

لیکن چونکہ اکثر خلق کو اللہ پر بھروسہ اور اس کا ڈر نہیں ہے اسلئے سوال کی ذلت اور حرام مال جمع کرنے میں گرفتاری وخواری نصیب ہو رہی ہے یہ ساری ذلتیں جو مسلمانوں کو ہوتی رہتی ہیں ان کا سبب قوی یہی ہے کہ ان لوگوں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور ایمان کے مراسم کو طاقِ نسیان پر رکھ کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے جس کو سنو وہ یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں پر ادبار (زوال) ہے اور کفار کا اقبال (عروج)، کوئی کم بخت اتنا انصاف نہیں کرتا کہ یہ ادبار و اقبال (عروج وزوال) کس کے سبب سے ہے خود کردہ را چہ درمان. [2]

تم نے کب اللہ کو یاد کیا کہ وہ تم کو یاد رکھے، تم یہ چاہتے ہو کہ کفار کو جو عیش نصیب ہے وہ تم کو مفت میں بے مشقت اسی جگہ میسر آ جائے اور وہاں نام کے مسلمان ہونے کے سبب سے بہشت بھی ملے سنو یہ خیریت ہے اللہ ظالم نہیں ہے بلکہ عادل ہے اللہ نے کفار کے لئے جو دنیا کو بہشت کر دیا ہے وہ اسی لئے ہے کہ آخرت میں ان کا حصہ نہیں ہے۔ ﴿قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ﴾ [3]"

---

[1] اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا، سورہ طلاق آیت ۲،۳۔ [2] اپنے کئے کا کوئی علاج نہیں ہے.

[3] آپ فرما دیجئے کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھا لو آخر تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے، سورہ زمر آیت ۸.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا ﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ﴾ [1]

سو اگر وہی دنیا تمہارے حق میں اس جگہ بہشت ٹھہر جائے تو پھر تم آخرت سے ہاتھ دھوڈالو، آخرت میں بہشت تو جب ہی تم کو ملے گی کہ تم اس جگہ ہزاروں مکروہات وآفات وبلیات ومصائب ونوائب (پیش آنے والی پریشانیوں) کے باوجود مراسم ایمان اور شعائر اسلام پر اللہ ورسول کے حکم کے مطابق بلا کم وکاست ظاہری وباطنی طور پر قائم دائم رہ کر کلمۂ شہادت پر دنیا چھوڑو گے اور قلتِ دنیا کا رنج تمہارے دل میں نہ آئے گا اور کسی کے گنج (خزانہ) پر حسد نہ کرو گے اور شرعی آداب کے پابند رہو گے اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر اسلام غریب (زوال پذیر) ہے اور تم اسلام سے بے نصیب۔

دنیاداری وآخرت می طلبی   ایں ناز بخانۂ پدر باید کرد. [2]

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا سودا مہنگا ہے اللہ کا سودا بہشت ہے۔ [3]

دیکھو آدمی دنیا کیلئے کیا کیا مشقت ومحنت اٹھاتا ہے مال جمع کرنے کے پیچھے اپنی جان کو ہلاکت کی جگہوں میں ڈالتا ہے پھر بھی دنیا اس کو تمنا کے بقدر حاصل نہیں ہوتی، نعیم آخرت جس کے لئے کچھ بھی اس نے محنت وتکلیف نہیں اٹھائی ہے بھلا وہ کس طرح محض نام کے مسلمان ہونے سے نیک کام کے بغیر ہاتھ آئے گی جو کوئی ایسا سمجھتا ہے وہ عقل سے خالی اور جہل سے معمور ہے۔

☆☆☆

---

[1] تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے، سورہ آل عمران آیت ۱۹۶، ۱۹۷۔

[2] تو دنیا سے دل بھی لگاتا ہے اور آخرت بھی طلب کرتا ہے یہ ناز تو باپ کے گھر کرنا چاہئیے۔

[3] سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر ۲۵۶۷ (ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۷

مظالم کا رواج اور حقوق العباد کی پامالی

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک مظالم کا شیوع اور بندوں کے حقوق کی پامالی ہے حالانکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلَاثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُہُ اللّٰہُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ﴾ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ"[1] رواہ البیہقی[2] فی شعب الایمان۔

یعنی صحائف اعمال تین طرح پر ہیں ایک وہ صحیفہ عمل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا ہے یہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشتا ہے، دوسرا صحیفہ عمل وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نہیں چھوڑتا ہے، اور یہ بندوں کا آپس میں ظلم ہے یہاں تک کہ بعض کا بدلہ بعض سے لے گا، تیسرا صحیفہ عمل وہ ہے جس کی اللہ کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے وہ بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا ہے سو یہ اللہ کے اختیار میں ہے چاہے تو عذاب کرے اور چاہے تو درگذر فرمائے۔

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ بندوں کے حقوق کا مطالبہ وقصاص ایک ضروری امر ہے کوئی یہ جانے کہ بندوں کے حق بھی اللہ کے سامنے توبہ کرنے سے معاف ہو جائیں گے تو یہ اسکی غلط فہمی ہے اسلئے کہ اللہ کو اپنے حقوق معاف کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہے جس طرح ہر بندہ اپنا حق مانگ سکتا ہے اور چھوڑ سکتا ہے لیکن غیر

---

[1] سنن ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر ۲۵۶۷ (ضعیف)۔

[2] شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۷۴۷۴، ومسند احمد بن حنبل ۶/۲۴۰، مستدرک حاکم ۴/۵۷۵ (ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق کو اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے گا جب تک کہ حقدار معاف نہ کرے یا بدلہ نہ لے یہ اللہ کا کمال عدل ہے، اگر یہ انصاف نہ ہوتا تو مظلومین اپنی فریاد کو نہ پہونچتے، بے چارے یہاں اور وہاں دونوں جگہ مصیبت زدہ ٹھہرتے ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾[1] ہوتے حالانکہ اس کے عدل کے سامنے یہ بات ظلم ہے اسلئے بندوں کے حقوق کا مطالبہ ضروری ٹھہرایا ہے تا کہ کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہے۔

اسی جگہ سے حضرت ﷺ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے: "مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ مِنْ شَيْئٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" رواہ البخاری۔[2]

یعنی جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی پر اس کی آبرو میں یا کسی اور چیز میں کچھ ظلم کیا ہو وہ آج کے دن اس سے معاف کرالے قبل اس کے کہ اشرفی و روپیہ کچھ نہ ہوگا اگر ظالم کا عمل صالح ہوگا تو ظلم کے بقدر لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ لے کر اس ظالم پر لادے جائیں گے۔

مطلب یہ ٹھہرا کہ بندہ کا حق کسی صورت میں بھی ضائع نہ جائے گا نیکی یا بدی سے ظلم کا بدلہ کر دیا جائے گا۔

دوسرا لفظ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مرفوعا یہ ہے " أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلوٰةٍ وَصِيَامٍ وَزَكوٰةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ" رواہ مسلم[3]

---

[1] اس نے دنیا و آخرت دونوں جہان کا نقصان اٹھایا، سورہ حج آیت 11۔

[2] صحیح بخاری کتاب المظالم حدیث ۲۴۴۹۔ [3] صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ حدیث نمبر ۲۵۸۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ ہو اور نہ سامان، آپ نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا پھر کسی کو اس نے گالی گلوج دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھالیا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا پھر کسی مظلوم کو اس کی بعض نیکیاں دیں گے اور کسی کو بعض دیگر، اگر اس کی نیکیاں حکم اخیر کے قبل ختم ہو چکی ہوں گی، تو مظلوموں کی خطائیں لے کر اس ظالم پر ڈال کر اس کو آگ میں جھونک دیں گے۔

تیسرا لفظ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مرفوعاً یہ ہے "لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ" رواہ مسلم[1]۔

یعنی تم قیامت کے دن حق والوں کے حق ادا کرو گے یہاں تک کہ بے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔

ان حدیثوں میں تامل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقوق العباد کا مواخذہ بہت سخت ہے خواہ مال سے متعلق ہو یا جان یا آبرو سے بلکہ بنی آدم کے سوا تمام حیوانات میں بھی ایک دوسرے کے حقوق کے قصاصات ومجازات (بدلے) ہوں گے۔

اب اہل اسلام اپنے معاملات کا امتحان ان احادیث کے مقابلہ میں کریں اور معلوم فرمائیں کہ وہ بندے کے حقوق کو ادا کرتے ہیں یا پورے طور پر ضائع وبرباد کرتے ہیں، میرے تجربہ میں تو یہ بات ہے کہ شاید سو (۱۰۰) حق میں سے ایک حق بھی کوئی کسی کا ادا نہیں کرتا ہے "إِلَّا مَنْ رَحِمَهُ اللهُ"[2]۔

ہم نے تو یہی دیکھا سنا ہے کہ اولاد ماں باپ کے حقوق کی بجائے نافرمانی کرتی ہے، والدین اولاد کے حقوق کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے، شوہر بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا، بیوی شوہر کے حقوق سے لاپرواہ ہے پھر جبکہ ایسے باہم ملے ہوئے رشتہ میں حقوق شرعیہ کے ضائع کرنے کا یہ حال ہے تو دوسرے قرابت والوں اور ہمسایوں اور

---

[1] صحیح مسلم کتاب البر حدیث نمبر ۲۵۸۲۔ [2] اس سے مستثنیٰ وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں وغیرہم کے حقوق کا پاس ولحاظ بھلا کون کرے گا، ایک اللہ کے فرائض کے موافق میراث کی تقسیم ہے، سو وہ زمانہ دراز سے شرع کے مثل منسوخ ہوگئی ہے علماء وفقراء وفقہاء کے گھر میں ترکہ کتاب وسنت کے سہام کے بموجب تقسیم نہیں ہوتا ہے اور اہل حقوق اپنے حصوں سے محروم رہ جاتے ہیں جو کوئی گھر میں بڑا یا زبردست ہوتا ہے وہ سارے مال متروکہ پر قابض بن جاتا ہے پھر جس کسی جگہ میں اتفاقاً میراث کی تقسیم ہوتی ہے تو اس میں عدل کامل ملحوظ نہیں رہتا پھر کوئی اولاد ذکور (بیٹوں) کو مستحق جانتا ہے اور لڑکیوں کو محروم رکھتا ہے اور کوئی بیویوں کا حصہ ترکہ نہیں دیتا حالانکہ بندوں کے تمام حقوق میں یہ میراث کا حق اقدم واہم ہے کیونکہ خانہ داری واوقات بسری کا دارومدار اسی معاش پر ہوتا ہے اور اس کے ضائع کرنے سے جہنم واجب ہوجاتی ہے یہی حکم وصیت میں ظلم کا ہے حقوق والدین وحقوق اولاد کے بیان میں رسالہ اسعاد العباد نافع ہے اور رسالہ حقیقت الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس باب میں جامع تحریر ہے بندوں کے جملہ حقوق کی ایضاح کے واسطے مستقل تالیف چاہئے اسلئے کہ اللہ کے حقوق معدود ہیں اور بندوں کے حقوق بہت زیادہ ہیں جیسے بادشاہ ورعایا کا حق، سید ومملوک کا حق، مختلف اقسام کے اقرباء کا حق، اور جیسے مہمان کا حق اور ہمسایہ کا حق اور اہل محلہ واہل شہر واہل ملک کا حق، اور معاملات خرید وفروخت ونکاح وعتاق واجارہ ووکالت وغیرہ کے حقوق۔

حدیث کی کتابوں سے ہر شخص کے حق کا پتہ بڑا ہو یا چھوٹا اور بنی آدم میں ہو یا حیوانات معجم (گونگے) میں مل سکتا ہے ان حقوق کے ضائع ہوجانے سے دین اسلام میں غربت عظمی (زبردست زوال) آگئی اور مخلوق کے معاملات فاسد ہوگئے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ [1]

☆☆☆

---

[1] خشکی اور سمندر میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا، سورہ روم آیت ۴۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۸

فرض ونفل عبادات کی ادائیگی میں غفلت

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک مفروضہ ونافلہ عبادات کی ادائیگی میں غفلت وکوتاہی وسہو ہے حالانکہ شارع علیہ السلام نے غافل و بے پرواہ نمازی کے حق میں بہت کچھ وعید فرمائی ہے اور نماز کی چوری اور روزہ کی تباہی اور زکوۃ کی خرابی اور حج کی بربادی بیان کی ہے۔

حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ" رواہ مسلم [1]

یعنی بندہ اور کفر میں یہی ترک نماز ہے اگر بندہ نے نماز پڑھی تو مسلمان ٹھہرا، نہ پڑھی تو کافر ہوگیا، اس میں دائمی یا وقتی چھوڑنے کا کچھ ذکر نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت کی نماز بھی بے عذر ترک کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

یہی ارشاد حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے "اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ" رواہ أهل السنن [2] الأربع۔

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کا لفظ یہ ہے "كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ" رواہ الترمذی [3]

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز چھوڑنے والے کو کافر جانتے تھے

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۸۲۔ [2] یعنی وہ عہد جو ہمارے اور ان کافروں کے درمیان فرق کرنے والا ہے نماز ہے پس جس نے نماز چھوڑ دی وہ یقیناً کافر ہوگیا اس کو چاروں اہل سنن نے روایت کیا ہے دیکھئے سنن ترمذی کتاب الایمان حدیث نمبر ۲۶۲۳، سنن نسائی کتاب الصلوۃ ۱/۲۳۱، ۲۳۲، سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ حدیث نمبر ۱۰۷۹، مسند احمد بن حنبل ۳۴۶/۵، مستدرک حاکم ۱/۶-۷، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۲۴۸۔ [3] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے علاوہ کسی بھی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے دیکھئے سنن ترمذی ابواب الایمان حدیث نمبر ۲۶۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی حق ہے اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے "مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا حُجَّةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ الحديث" رواہ احمد[1] والدارمی والبیہقی۔

لفظ محافظت سے یہ سمجھا گیا کہ جو شخص نمازی ہے مگر پابند نہیں ہے مثلاً ایک دو وقت کی نماز پڑھتا ہے اور ایک دو وقت کی اُڑا جاتا ہے یا کم پڑھتا ہے اور چھوڑتا بہت ہے جیسے رمضان وعیدین کے نمازی، ایسا شخص بھی کافر ہو جاتا ہے، اس کا حشر قطعاً بلا شک وشبہ کفار کے ہمراہ ہوگا، اس صورت میں ایسے شخص پر نماز جنازہ نہ پڑھے اور مسلمانوں کے مقابر میں اس کو دفن نہ کرے لیکن رسم یوں جاری ہے کہ سارے نام کے مسلمانوں اور کلمہ گویوں پر جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں اور سلف مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرتے ہیں سو یہ صریح اسلام کی غربت ہے آج اگر حکومت اسلام سنت اسلام کے مطابق قائم ہوتی تو ائمہ اسلام وعلمائے دین ہرگز یہ کام کرنے نہ دیتے اور مردار کے مثل بے نمازی کی لاش کو کسی تنگ وتاریک گڈھے میں پھینکوا دیتے لیکن بے بسی نے مجبور کر رکھا ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ" رواہ ابن ماجہ[2]

یعنی مجھے میرے دلی دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وصیت کی کہ تو اللہ کے ساتھ کسی

---

[1] پس جو نماز کی پابندی نہ کرے تو یہ نماز اس کے لئے نور اور برہان وحجت نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون وہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا دیکھئے مسند احمد ۲/۱۶۹، مسند دارمی ص ۶۹۷۔۶۹۸، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۲۵۶۵۔ [2] سنن ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۳۴.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کو شریک نہ کرے اگر تو پارہ پارہ کیا جائے یا آگ میں جلایا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر ترک نہ کر اسلئے کہ جو کوئی دیدہ و دانستہ اس کو ترک کرتا ہے اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے اور شراب مت پینا کہ وہ ہر بدی کی کنجی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ وعیدیں نماز کی پابندی نہ کرنے والے، نماز چھوڑنے والے کے حق میں تھیں ان کے سوا وہ عیدیں ہیں جو ارکان کے اعتدال وطمانینت اور حضور دل نہ پائے جانے پر آئی ہیں ان سے بھی بچنا نہایت مشکل ہے اور ان کا فقدان غربت اسلام کی شدت پر دلیل ہے اسی طرح روزہ وزکوٰۃ اور حج کے چھوڑنے کے بارے میں سخت وعیدیں مطلقاً ومقیداً وارد ہیں بلکہ ان ارکانِ اسلام کے ادا کرنے پر بھی نیت وشروط کے صحیح نہ ہونے اور مطلوب مراتب کے نہ پائے جانے کی صورت میں وعید آئی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ ان کاموں کو کرتے ہیں ان سے یہ کام شرعی صورت پر کما حقہٗ انجام کو نہیں پہونچتے سو یہی غربت اسلام ہے اسی کا نام ضعف یا ندرت ایمان (ایمانی کمزوری) رکھی ہے پھر ان کا کیا ذکر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صدقے مرشد کے نہ کبھی پڑھی اور نہ قضا ہوئی وہ تو یقیناً دوزخ کا کندہ ہیں اور ان کا مال اور خون حلال ہے اگر تائب نہ ہوں تو ان کا حکم یہی ہے کہ مرتد کے مثل قتل کئے جاویں اور مسلمانوں کی قبرستانوں میں دفن نہ ہوں کیونکہ فرضیت قطعی اور صدق وعید قطعی میں یہ پانچوں امر برابر ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے، جس امر کو ان میں سے کوئی فرض ہونے کے بعد بلا عذر شرعی ترک کرے گا کافر ہو جائے گا گو کلمہ گو ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہے یا سمجھے۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱۹

کفار کے ساتھ عمومی وخصوصی مشابہت

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک کفار کے ساتھ عمومی وخصوصی مشابہت کرنا ہے حالانکہ قرآن میں آیا ہے ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ط﴾ [1]

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" [2]

یہ مشابہت ہر ظاہر وباطن امر کو شامل ہے ظاہر جیسے لباس وسواری ورہائش وکلام وطعام کا طرز، اور مواسم واعیاد کا اجتماع اور اہل کفر کی محفلوں ومجلسوں کی عادتوں کا اختیار کرنا، اور باطن جیسے شرک وکفر کی عادت وخصلت کو اپنانا، اور رسوم کفر سے محبت اور غیر اسلامی اخلاق کی طرف دلی رجحان۔

پھر یہ مشابہت مجوس (آتش پرست) کے ساتھ ہو یا ہندوؤں کے ساتھ یا کسی اور غیر اسلامی فرقہ کے ساتھ۔

یہ حدیث لمبی شرح چاہتی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم اس باب میں اللہ کی حجت بالغہ ہے اس میں اس تشبہ کی تفصیل بہت بسط سے بیان کی ہے "جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا" (اللہ ان کو بہترین جزا دے) اس مشابہت میں فساق کے ساتھ نیکوں کی مشابہت اور اہل بدعت کے ساتھ اہل سنت کی مشابہت کرنا بھی داخل ہے اور یہ باب بہت زیادہ وسیع ہے۔

اس تشبہ نے اس زمانۂ آخر میں یہاں تک ترقی پائی ہے کہ سارے شعائر دین اور مشاعر اسلام مضمحل (کمزور) ہو گئے اور ایک جہان اسی تہذیب جدید ناسدید

---

[1] اور جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے تو وہ ان ہی میں سے ہوگا، سورہ مائدہ آیت ۵۱۔

[2] جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ اسی میں سے ہے دیکھئے سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۳۱، مسند احمد بن حنبل ۵۰/۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(غیر مستحکم) کو حسن خلق سمجھنے لگا ہے اور تمام عبادات و معاملات اور عادات وخصلات میں ان گھٹیا تشبہات اور باطل استعارات کا دخل ہو گیا۔ انا لله وانا اليه راجعون.

گویا مذہب معتزلہ نے رواج پایا کہ ان کے نزدیک چیزوں کا حسن وقبح عقلی ہوتا ہے نہ کہ شرعی، سو جن امور کو اس وقت کے عقلاء نے جو کہ درحقیقت بیوقوف اور جاہل ہیں بہتر و مرغوب ٹھہرادیا ہے ان کو اہل اسلام کے عوام وخواص نے اپنا شیوہ وطریقہ کرلیا ہے اس سے بڑھ کر اسلام کی غربت کیا ہوگی اس اجمال کی تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے لیکن ایمان طلب مرد انھیں چند الفاظ سے سارے مطالب کو پاسکتا ہے جن کا بیان کرنا اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے۔

رہا وہ تشبہ جو فاسق، مومن کے ساتھ کرتا ہے اور جاہل، طالب علم کے ساتھ، وہ برا نہیں ہے اسلئے کہ اگر اس میں فی الحال ریا کا کوئی شائبہ بھی ہو گا تب بھی یہ امید ہے کہ شاید زمانے کے گزرنے اور استقامت امور سے ریا اخلاص سے بدل جائے کیونکہ شریف مرد کو اس بات کی بھی عار ہوتی ہے کہ باطن خلاف ظاہر ہو۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا .[1]

اور کسی خدا دوست تجربہ راست کردار شخص نے کیا خوب کہا ہے

"تَشَبَّهُوْا اِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ اِنَّ التَّشَبُّهَ بِالْكِرَامِ فَلَاحٌ" [2]

☆☆☆

---

[1] میں نیکوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے موافقت کی توفیق عطا فرمائے۔

[2] مشابہت اختیار کرو اگر چہ تم لوگ ان کی طرح نہ ہو بلاشبہ شریفوں کی مشابہت کرنا کامیابی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۰

اہل اسلام میں رقیہ، تعویذ، کہانت، رمل وجفر کا رواج

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک یہ ہے کہ اہل اسلام میں رقیہ (جھاڑ پھونک) وتعویذ، کہانت اور رمل وجفر (زمین پر زائچہ بنا کر اور اسرار حروف کے ذریعہ مستقبل کے احوال معلوم کرنا) وغیرہ کا رواج بہت ہو گیا ہے حالانکہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ" رواہ ابوداؤد [1]

رقیہ منتر کو کہتے ہیں اور تمیمہ وہ تعویذ وگنڈا ہے جو بچے کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے یا وہ خرزات (پتھر کے نگ) ہیں جو نظر بد دور کرنے کے واسطے عرب بچے پر لٹکاتے تھے۔

تولہ وہ عمل ہے جس سے مرد عورت کو چاہنے لگے یا دھاگے پر کچھ پڑھ کے باندھنا، یہ سب چیزیں بحکم شرع باطل ہیں ان کو شرک اسلئے فرمایا کہ جس طرح پر جاہلیت میں یہ چیزیں متعارف تھیں ان میں شرک ہوا کرتا تھا یا ان چیزوں کا عقیدہ رکھنا تاثیر کی راہ سے لینا اور عمل میں لانا شرک تک پہونچا دیتا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ کا حال پوچھا تھا فرمایا "هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" رواہ ابوداؤد۔ [2]

نشرہ: نون کے ضمہ کے ساتھ ایک منتر ہے جو خبطی دیوانے آسیب زدہ پر کرتے تھے۔

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الطب حدیث نمبر ۳۸۷۰ یعنی جھاڑ پھونک، تعویذ اور محبت کا منتر شرک ہے۔

[2] یعنی نشرہ شیطانی عمل ہے سنن ابوداؤد کتاب الطب حدیث نمبر ۳۸۶۲، اس کو شیطانی عمل اسلئے بتایا کہ یہ منتر شیاطین کے ناموں پر یا ایسی زبان پر مشتمل تھا جس کا مفہوم معلوم نہ تھا اور اس قسم کے نشرہ کو اہل جاہلیت بطور علاج استعمال کرتے تھے لیکن ایسا نشرہ جو قرآنی آیات واسماء وصفات باری تعالیٰ اور نبوی ماثورہ دعاؤں کے ساتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھئے عون المعبود ۱۰/۲۴۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکایت: عیسیٰ بن حمزہ، عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ کے پاس گئے ان کو سرخ بادہ (طاعون کی قسم کی ایک گلٹی) ہو گیا تھا میں نے کہا کہ تم کوئی تعویذ کیوں نہیں لٹکا لیتے جواب دیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے "مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئاً وُکِّلَ اِلَیْہِ" رواہ ابوداود [1]

---

[1] ابوداؤد کی طرف مصنف رحمہ اللہ کا انتساب مبنی بر وہم ہے یہ حدیث سنن ابوداؤد میں نہیں ہے بلکہ یہ سنن ترمذی کتاب الطب حدیث نمبر ۲۱۵۳ میں، سنن نسائی کتاب التحریم حدیث نمبر ۴۰۷۹ میں، اور مسند احمد ۴/۳۱۰ میں ہے، یہ حدیث تعویذ نہ لٹکانے پر دلالت کرتی ہے اس بارے میں علماء وائمہ کے مابین اختلاف ہے چنانچہ علامہ سید ابوالطیب نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ اپنی کتاب الدین الخالص میں فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین اور ان کے بعد کے علماء نے قرآن واسماء وصفات باری تعالیٰ پر مشتمل تعویذ لٹکانے کے جواز میں اختلاف کیا ہے علماء کی ایک جماعت اس کے جواز کی قائل ہے اور یہی عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ظاہری قول ہے اور اسی کے قائل ابوجعفر باقر ہیں اور امام احمد کی ایک روایت یہی ہے انھوں نے عبداللہ بن مسعود والی حدیث کو ان تعویذوں پر محمول کیا ہے جن میں شرک ہو اور دوسری جماعت اس کے عدم جواز کی قائل ہے اس کے قائل ابن مسعود، ابن عباس، حذیفہ وعقبہ بن عامر وعبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہم ہیں اور یہی قول تابعین کی ایک جماعت کا ہے ان میں سے عبداللہ بن مسعود کے اصحاب ہیں امام احمد کی دوسری روایت یہی ہے اور اسی کو حنابلہ نے اختیار کیا ہے اور متاخرین علماء نے اس کو بالجزم کہا ہے انھوں نے مذکورہ حدیث اور اس معنی کی حدیث سے استدلال کیا ہے اور بعض علماء نے تعویذ نہ لٹکانے کی بات کو تین وجوہ کی بنیاد پر صحیح قرار دیا ہے پہلی وجہ نہی کا عموم ہونا اور اس عموم کو خاص کرنے والی کوئی دلیل نہیں دوسری وجہ سد ذریعہ ہے اسلئے کہ جواز کی صورت میں یہ ایسی تعویذ لٹکانے کی راہ نکلے گی جو ایسی نہیں ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ جب تعویذ لٹکائے گا تو اس کی توہین کرے گا، اور بیت الخلاء میں جانے اور استنجا وغیرہ کی حالت میں اس کو لٹکائے گا، جب آپ ان احادیث اور سلف صالحین کے موتف پر غور کریں گے تو آپ پر اس کے ذریعہ غربت اسلام ظاہر ہو جائے گی خاص طور پر قرون مفضلہ کے بعد جبکہ بہت سے مسلمان بڑی بدعات وخرافات میں گرفتار ہو گئے جیسے قبروں کی تعظیم، ان کو مساجد بنانا، اور اپنے دل وچہرہ کو ان کی طرف پھیرنا اور تمام اقسام کی عبادات ودعوات کو جو خالص اللہ کا حق ہیں ان کی طرف پھیرنا اللہ کو چھوڑ کر۔

لیکن صاحب تحفہ علامہ محمد عبدالرحمن مبارکپوری نے بیان کیا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ غربت اسلام ایک چیز ہے اور مسئلہ کا حکم دیگر چیز ہے اور ممانعت والی تیسری مذکورہ وجہ نہایت کمزور ہے کیونکہ تعویذ پہننے والا قضاء حاجت کے وقت تھوڑی دیر کے لئے تعویذ نکال دے پھر اسکو لٹکا لے گا لیکن تعویذ نہ لٹکانا تعویذ لٹکانے سے افضل ماننا راجح ہے، دیکھئے تحفۃ الاحوذی (۶/۲۰۰-۲۰۱)، وذکرہ فی العقیدۃ للشیخ الدکتور صالح بن سعد لحیمی ص ۳۰-۳۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جس نے کوئی چیز لٹکائی یعنی حصول نفع ودفع ضرر کے اعتقاد کے ساتھ وہ اسی چیز کے سپرد کر دیا گیا۔

آج جس لڑکے یا جاہل جوان کو دیکھو اس کے گلے وبازو پر گنڈے وتعویذ کا ایک ڈھیر ہوتا ہے اگر منع کرو تو خود لڑکے مچل جاتے ہیں اور جوان لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے" **لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ**" رواہ البخاری [1].

یعنی نہ کسی کی بیماری کسی کو لگے، اور نہ بدفالی کچھ اثر کرے اور نہ ہامہ اور صفر کی کچھ اصلیت ہے۔

جاہلیت کا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص مارا گیا اور کسی نے اسکا بدلہ نہ لیا تو اس کی کھوپڑی میں سے ایک الو نکل کر فریاد کیا کرتا ہے اور صفر کے مہینے کو منحوس کہتے ہیں شرع نے ان سب امور کو باطل ٹھہرا دیا ہے۔

اسی طرح حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غول (بھوت پریت) کی نفی فرمائی ہے۔ رواہ مسلم [2]

عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ راہ میں کوئی جن یا شیطان صورت بدل کر آتا ہے اور راہ سے بے راہ کر دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو باطل کر دیا

اور حدیث قبیصہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "**اَلْعِیَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّیَرَۃُ مِنَ الْجِبْتِ**" رواہ ابوداؤد. [3]

یعنی یہ چیزیں جادو ہیں عیافت یہ ہے کہ پرندہ کو اڑا کر اس کے نام یا جانب پرواز یا آواز سے بدشگونی کریں۔

---

[1] صحیح بخاری کتاب الطب حدیث نمبر ۵۷۵۷. [2] صحیح مسلم کتاب الطیرۃ والعدوی ۳۲/۷.

[3] یعنی پرندے کو اڑا کر فال لینا اور عورتوں کا کنکری پھینکنا اور بدشگونی جادو کی قبیل سے ہے اس کو ابوداؤد نے کتاب الکھانۃ والطیرۃ حدیث نمبر ۳۹۰۱ میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرق سے مراد عورتوں کا کنکری پھینکنا ہے یا ریت پر لکیر کھینچنا ہے اسی طرح طیرہ (فال بد) لینے کو حدیث [1] ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک فرمایا ہے۔

اور حدیث عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی ناگوار چیز دیکھے تو وہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ " [2] رواہ ابوداؤد مرسلاً۔

اور حدیث معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہنوں کے پاس جانے سے نہی فرمائی ہے اور کہا کہ ایک نبی خط (لکیر) کھینچتے تھے جس کا خط ان کے موافق پڑا تو پڑ گیا ورنہ نہیں۔ رواہ مسلم [3]

اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں کاہنوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اِنَّھُمْ لَیْسُوْا بِشَیْئٍ " یعنی یہ لوگ کچھ چیز نہیں ہیں، کسی جنی سے ایک بات سن کر اپنی طرف سے سو (۱۰۰) جھوٹ ملا کر کہہ دیتے ہیں۔ متفق علیہ [4]

حفصہ رضی اللہ عنہا کا لفظ مرفوعاً یہ ہے "مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْئٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً" رواہ مسلم۔ [5]

یعنی جس نے کسی عراف کے پاس آ کر اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس رات کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

عراف وہ ہے جو چور کا نام یا گمشدہ چیز کی جگہ بتائے یہ اس لئے کہ اس میں غیب دانی کا ایک شائبہ نکلتا ہے اور کسی شخص کی نسبت غیب کا اعتقاد شرک ہے سو محض سوال پر یہ سزا ہے پھر اعتقاد لانے پر تو کفر ہی ثابت ہو جاتا ہے اسی طرح حدیث زید

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الکھانۃ والطیر ۃ حدیث نمبر ۳۹۰۳۔ [2] اے اللہ اچھائیاں صرف تو ہی لاتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دور کرتا ہے اور کوئی طاقت وقوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ حدیث سنن ابوداؤد کتاب الکھانۃ والطیر ۃ حدیث نمبر ۳۹۱۲ میں ہے۔ [3] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ ۲/۷۱۔ [4] صحیح بخاری کتاب الطب حدیث نمبر ۵۷۶۲، وصحیح مسلم کتاب الکھانۃ حدیث نمبر ۲۲۲۸۔ [5] صحیح مسلم کتاب الکھانۃ حدیث نمبر ۲۲۳۰۔

www.KitaboSunnat.com

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا کے کہنے والے کو کافر ٹھہرایا ہے. متفق علیہ [1]

یعنی جو پانی کا برسنا کسی نچھتر کے اثر سے بتاتا ہے وہ (کافر ہے) مومن نہیں رہ جاتا۔

اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم کو جادو کا ایک شعبہ ٹھہرایا ہے. رواہ أحمد [2] .وابوداؤد وابن ماجۃ۔

اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کاہن کے پاس آیا پھر اس کی تصدیق کی وہ اس چیز سے بری (الگ تھلگ) ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے. رواہ أحمد وابوداؤد [3]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔ رواہ رزین [4]

ان انواع شرک کا بیان رسالہ دعایۃ الایمان اور رسالہ انفکاک میں تفصیل وار کیا گیا ہے۔

اس امت میں ان افعال کا رواج مزید غربت اسلام پر روشن دلیل ہے کیونکہ جن چیزوں کے باطل کرنے اور مٹانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے وہی سب کام اب ان کی امت میں ہونے لگے. إِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ (مگر اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا)۔

☆☆☆

---

[1] صحیح بخاری کتاب الاستسقاء حدیث نمبر ۱۰۳۸، وصحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۷۱. [2] مسند أحمد بن حنبل ۱/۲۲۷، ۳۱۱، سنن ابوداؤد کتاب الکھانۃ حدیث نمبر ۳۸۸۷، سنن ابن ماجہ کتاب الادب ۱۲۲۸/۲. [3] مسند أحمد بن حنبل ۴۰۸/۳، ۴۲۹، سنن ابوداؤد کتاب الکھانۃ حدیث نمبر ۳۸۸۶. [4] یہ حدیث مشکوۃ المصابیح باب الکھانۃ حدیث نمبر ۴۶۰۴ میں ہے اور اس کو رزین کی طرف منسوب کیا ہے علامہ البانی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۱

کھانے پینے اور شادی وغمی کے مصارف میں اسراف

منجملہ اسباب غربت اسلام کے ایک کھانے پینے اور شادی و ماتم وغیرہ کے مصارف میں اسراف ہے حالانکہ کھانے پینے اور خوشی وغمی کے مسائل واحکام شریعت حقہ میں موجود ہیں اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضولی خرچی واسراف سے منع فرمایا ہے اور فضولی خرچی کرنے والوں کی مذمت کی ہے اور میانہ روی کی مدح فرمائی ہے یہ میانہ روی ہر کام میں، خواہ دین کا کام ہو یا دنیا کا مطلوب ومحمود ہے اور اسکے خلاف مذموم ومردود. اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ [1] " یہ عام ہے۔

اور فرمایا ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ [2] یہ خاص ہے۔

اور فرمایا ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ [3] 'یہ بھی خاص ہے۔اور فرمایا ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ [4]

یہ تمام اقسام تبذیر کو عام اور شامل ہے۔

اسی طرح عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا مَالَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ"

---

[1] اور جو خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ بخیلی بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طور پر خرچ کرتے ہیں سورہ فرقان آیت ۶۷۔ [2] اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر سورہ لقمان آیت ۱۹۔

[3] اور کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو سورہ اعراف آیت ۳۱۔

[4] اور اسراف و بے جا خرچ سے بچو بیشک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۶، ۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواہ النسائی وابن ماجہ [1]. ورواتہ ثقات محتج بھم فی الصحیح۔

اورشاعر نے کہا ہے "کلا جانبی قصد الامور ذمیم" [2]

اس زمانہ میں جن لوگوں کے ہاتھ میں دولت ومال ہے وہ اس کو اپنے حظ نفس اور طبعی خواہشات میں خوب اڑاتے ہیں اور کمال حماقت وبیوقوفی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سخاوت وجود وکرم اور تفضّل ہے حالانکہ اس فعل سے شیطان کے بھائی بن جاتے ہیں اور بعض لوگ جواد باش وعیاش وضع نہیں ہیں ان کا روپیہ بھی جس کو وہ خیرات وصدقات میں صَرف ہونا گمان کرتے ہیں، محض بے جا خرچ ہوتا ہے اور وہ اسکو سخاوت سمجھ کر اپنے آپ کو اس فضیلت کا مستحق جانتے ہیں جس کا ذکر وثنا قرآن وحدیث میں آیا ہے حالانکہ حقیقت میں وہ بھی فضول وبے جا خرچ کرنے والے ہیں اسلئے کہ جس مالک الملک نے اپنے بندوں کو دولت بخشی ہے اس نے خرچ کرنے کا طریقہ بھی بتادیا ہے سو جب مال کا انفاق (خرچ کرنا) اس راہ میں اس طریق پر نہ ہوا جو تعلیم کیا تھا تو اس کا کچھ بھی اجر اللہ کے نزدیک ثابت نہ ہوگا بلکہ وبال آخرت ہوجائے گا اور وہ مال ضائع ٹھہرے گا حالانکہ مال برباد کرنے سے نہی آئی ہے۔

اور حدیث ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا چار شخصوں کے لئے ہے ایک وہ شخص ہے جس کو اللہ نے مال وعلم دیا ہے وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں اس کا حق ادا کرتا ہے یہ سب سے افضل منزل میں ہوگا، دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے علم دیا ہے اور مال نہیں دیا وہ سچی نیت والا ہے کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی وہی کام کرتا جو فلاں مالدار کرتا ہے یہ

---

[1] کھاؤ پیئو اور صدقہ کرو جب تک اس میں اسراف اور تکبر کی آمیزش نہ ہو اس کو احمد بن حنبل نے اپنی مسند ۲/۱۸۱ میں، نسائی نے کتاب الزکاۃ ۵/۷۹ میں اور ابن ماجہ نے کتاب اللباس حدیث نمبر ۳۶۰۵ میں روایت کیا ہے اس کے راوی ثقہ اور صحیح میں قابل حجت قرار دیئے گئے ہیں۔

[2] درمیانی امور کے دونوں پہلو یعنی اسراف اور بخیلی قابل مذمت ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں اجر میں برابر ہیں، تیسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں علم کے بغیر تخبط یعنی فتنہ وفساد کرتا ہے یعنی منہیات اور کھیل کود، اور نفسانی خواہشات ولذات میں اٹھاتا ہے نہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ اس میں صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ کوئی حق بجالاتا ہے یہ شخص سب سے برے منزل میں ہوگا چوتھا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم، وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح خرچ کرتا یہ اس کی نیت ہے اور گناہ میں وہ دونوں برابر ہیں. رواہ الترمذی [1] .وقال حدیث صحیح۔

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ اعمال کا اعتبار نیتوں پر ہوتا ہے نہ کہ مجرد افعال پر اور یہ تقسیم بھی حلال مال کے بابت ہے ورنہ جس کا مال حرام ہے وہ خواہ اچھی راہ میں بھی صَرف کرے تب بھی گنہگار ہے بلکہ سخت نافرمان ہے۔ حاصل یہ کہ اخراجات کے مقامات شرع میں مقرر ہیں جب ان مقامات سے تجاوز ہوگا تو وہ شخص مسرف ومبذر یعنی بے جا فضول خرچ کرنے والا ٹھہرے گا۔

لیکن اس زمانہ میں کہ حلال مال عنقا وکیمیا (نایاب) ہوگیا ہے اور اکثر لوگوں کے اموال حرام خالص ہیں اور شبہ سے تو کوئی مال بھی خالی نہیں ہے الاَّ ماشاء اللہ فضول خرچ کرنے والوں کا اسراف اور بے جا خرچ کرنے والوں کا فضول خرچی کرنا معصیت بالائے معصیت ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دوبار کھانے کو اسراف فرمایا تھا چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے ایک دن میں دوبار کھایا تو فرمایا "يَا عَائِشَةُ أَمَا تُحِبِّينَ أَنْ يَكُونَ شُغْلَا جَوْفَكِ، الْأَكْلُ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنَ الْإِسْرَافِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ" رواہ البیہقی [2]

---

[1] سنن ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر ۲۳۲۷ (صحیح) [2] اے عائشہ کیا تو پسند کرے گی کہ تیری مشغولیت محض تیرے پیٹ بھرنے میں ہو، ایک دن میں دومرتبہ کھانا فضول خرچی ہے اور اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے دیکھئے شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۲۵۲ (ضعیف)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا لفظ یوں ہے "يَا عَائِشَةُ اِتَّخَذْتِ الدُّنْيَا بَطْنَكِ أَكْثَرُ مِنْ أَكْلَةٍ كُلَّ يَوْمٍ سَرَفٌ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ" [1]

اور حدیث انس رضی اللہ عنہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے "مِنَ الْإِسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّمَا اشْتَهَيْتَ" رواہ ابن ماجہ [2]

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یمن روانگی کے وقت فرمایا تھا "اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ" رواہ أحمد [3]. والبیہقی ورواۃ أحمد ثقات۔

سو جس صورت میں کہ کھانے پینے میں توسع بے جا خرچ کرنے میں داخل ہے تو ناجائز مصارف میں (وسعت وتجاوز) بدرجہ اولیٰ اسراف ٹھہرے گا اور جملہ اسراف کا حکم ایک ہی ہے، اس جگہ سے اہل اسلام میں نظر کر کے غربت اسلام کی مقدار کو معلوم کرنا چاہیئے۔

اس وقت میں ہر غریب سلف صالحین کے زمانہ کی بہ نسبت ایک بادشاہ کا حکم رکھتا ہے یعنی کھانے پینے اور لباس وغیرہ میں اور جو لوگ آسودہ حال ہیں ان کا کوئی نفقہ بھی شرعی صورت پر غالباً نہیں ہوتا ہے گو وہ اپنے نزدیک اللہ کی راہ اور مرضی الٰہی میں خرچ کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ علم سے محض بے بہرہ ہیں قابل وناقابل اور مستحق وغیر مستحق اور مرضی ونا مرضی الٰہی کے محل کی تمیز حاصل نہیں ہے۔

پھر اس میں ایک دوسری بلا ریا ونمود، شہرت ونا موری اور خوشامد کی جدا آ لگی

---

[1] اے عائشہ تو نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا ہے ہر دن ایک مرتبہ سے زیادہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۲۷۷. (ضعیف).

[2] فضول خرچی یہ ہے کہ جب تجھے خواہش ہو کھائے یہ حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ حدیث نمبر ۳۳۵۲ میں اور شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۵۳۴۴ میں مروی ہے (ضعیف).

[3] ناز ونعمت کی زندگی بسر کرنے سے بچو اسلئے کہ اللہ کے نیک بندے ناز ونعمت کی زندگی بسر نہیں کرتے ہیں، دیکھئے مسند أحمد بن حنبل ۱۳۵/۵، ۲۴۴، شعب الایمان بیہقی حدیث نمبر ۶۱۸۶، أحمد کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس پر بے جا خرچ کی آفت بھی اسی طرح آکر شامل حال ہوجاتی ہے، اس سبب سے وہ سب نفقہ برباد ہوجاتا ہے، نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے حالانکہ شرع شریف میں حفظ مال کا بڑا انتظام فرمایا ہے اور طرح طرح کی وعید سنائی ہے یتیم کے مال کھانے کو آگ کھانا ٹھہرایا ہے اور جب تک رشد [1] (ہوشیاری سمجھ بوجھ) ثابت نہ ہو تب تک مال اس کے حوالہ کرنے سے روکا ہے اور فرمایا ہے ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ﴾ [2]

سفہاء سے مراد بیوقوف بچے اور عورتیں ہیں، رشد کچھ بلوغ ہی کا نام نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مال خرچ کرنے اور لین دین کا سلیقہ ہے کیونکہ بہت سارے بالغ کم عقل نابالغ پیر ہوتے ہیں اسلئے ان سے مال کی حفاظت کرنا لازم ہے، یہ سارا بندوبست اسی لئے ہے کہ بے جا ونا روا خرچ اور اسراف نہ ہونے پائے اور مومن لوگ شیاطین کے بھائی بن کر برے انجام والے نہ ٹھہریں۔

☆☆☆

---

[1] جیسا کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے ﴿وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا﴾ سورہ نساء آیت ۶. یعنی اور یتیموں کو ان کے بالغ ہوجانے تک آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے اموال سونپ دو اور ان کے بڑے ہوجانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچی میں تباہ نہ کرو۔

[2] اور بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو، سورہ نساء آیت ۵۔

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر۲۲

سونے وچاندی کے برتن اور ریشمی لباس کا استعمال

غربت اسلام کا ایک سبب یہ ہے کہ شارع علیہ السلام نے سونے وچاندی کے برتنوں اور حریر وابریشم کے لباس سے سخت ممانعت فرمائی ہے اور اس کو قطعی حرام ٹھہرایا ہے لیکن امت اسلام نے اہل دنیا کو دیکھ کر ان کا وہی شیوہ اپنے لئے بھی اختیار کیا ہے اور اگر اتفاقاً کوئی شخص خود ان اشیاء کا مرتکب نہیں ہوتا ہے تو اپنے لڑکوں کو ضرور ہی ریشمی لباس پہننے اور سونے وچاندی میں ملوث فرماتا ہے، اس کا گناہ والدین پر ہوتا ہے اور بندگان درہم ودینار کی ایک رسم مسلمانوں کے گھر میں ابلیس لعین کے گمراہ کرنے سے رواج پاتی ہے جس سے اسلام میں روز بروز غربت (زوال) کی زیادتی ہوتی جاتی ہے اور یہی حکم شہرت وفخر ومباہات کا لباس پہننے، سفید بال اکھیڑنے اور سیاہ خضاب لگانے، بال کے جوڑنے اور گودنا گدوانے، پلک کا بال باریک کرانے اور ریتی سے دانتوں کو باریک کرانے اور لمبی قمیص پہننے کا ہے اور باریک لباس کا پہننا عورتوں کے حق میں (منع) ہے ان سب امور کے رواج سے اسلام غربت (نامانوس) ہوگیا ہے، لباس پہنے ہوئے ننگی عورتوں کو علامات قیامت میں سے ٹھہرایا ہے، سو مدت دراز سے اس قوم کا ظہور ہورہا ہے اونٹ کے کوہان کی سی سر پر چوٹیاں ہیں، درباروں میں چوبدار چپراسی دور باش کرتے ہیں، امیر کے سامنے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں یہ سب غربت اسلام کے اسباب ہیں، کاش ہم جیسے غریبوں کو دسترس ہوتا تو آج ایک منکر (برا کام) بھی پردۂ زمین پر ان شاء اللہ باقی نہ رہتا ولٰکن ﴿كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا﴾[1]۔

☆☆☆

[1] اور لیکن یہ تو کتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا جاچکا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۵۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۳

کبیرہ گناہوں کا عام ہونا

غربتِ اسلام کا ایک سبب یہ ہے کہ جس قدر کبیرہ گناہ صدور وقلوب سے متعلق ہیں اور ان کی تعداد ساٹھ (۶۰) عدد تک پہونچتی ہے اور اکثر سلف ان سے عافیت میں تھے ان سب کا شیوع (ظہور) خلف میں محبوب ومطلوب امر کے مثل ہوگیا ہے جیسے ناحق کا غصہ، اور کینہ وحسد وخود پسندی، تکبر وگھمنڈ، دھوکہ دہی، نفاق وزیادتی، مسلمان کو حقیر وذلیل سمجھنا، لایعنی کام میں مشغول ہونا، مال کی لالچ، فقر کا خوف، تقدیر پر ناراضگی کا اظہار، مالداری کی وجہ سے مالداروں کی عزت کرنا، اور غریبوں کا مذاق اڑانا، دولت کی حرص، دنیا میں مقابلہ آرائی، اور دنیا پر باہمی فخر، مخلوق کے لئے حرام زیب وزینت کا استعمال، دین میں رواداری برتنا، کوئی کام نہ کرکے اس پرستائش کی خواہش اور اپنے عیوب پر نگاہ نہ ڈالتے ہوئے لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں رہنا، نعمت کی فراموشی اور احسان کی ناقدری، وحمیتِ غیر دینِ حق وشکر نہ ادا کرنا، تقدیر الٰہی پر راضی برضا نہ ہونا، حقوق واحکام الٰہی کو معمولی سمجھنا، اور اللہ کے بندوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنا، خواہش نفس کی اتباع اور حق بات سے اعراض اور دھوکہ وفریب دینا، دنیاوی زندگی کی چاہت اور حق کے ساتھ معاندانہ رویہ رکھنا اور مسلمان کے متعلق بدگمانی، اور حق بات کو قبول نہ کرنا، اور گناہ پر شادمانی کا اظہار، اور گناہ ومعصیت کے کام پر اڑے رہنا، باطل کی حمایت کرنا، حصول دنیا کے لئے علم حاصل کرنا اور علم کا چھپانا، علم کے مطابق عمل نہ کرنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنا، سنت کا چھوڑنا اور بدعت کا ایجاد کرنا، اور تقدیر کو جھٹلانا اور بدعہدی کرنا وغیرہ۔

کتاب زواجر میں ان میں سے ہر ایک شیئی کا کبیرہ ہونا دلیل کے ساتھ حکم مذکور ہے اور اس کا خلاصہ بطور ترجمہ رسالہ قوارع الانسان میں لکھا گیا ہے ابن حجر مکی رحمہ اللہ زواجر میں کہتے ہیں "قَدَّمْتُهَا أَيِ الْكَبَائِرَ الْبَاطِنَةَ لِأَنَّهَا أَخْطَرُ و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُرْتَكِبُهَا أَذَلُّ الْعُصَاةِ وَأَحْقَرُ وَلِأَنَّ مُعْظَمَهَا أَعَمُّ وُقُوْعًا وَأَسْهَلُ ارْتِكَابًا وَأَمَرُّ يَنْبُوْعًا فَقَلَّمَا يَنْفَكُّ إِنْسَانٌ عَنْ بَعْضِهَا لِلتَّهَاوُنِ فِي أَدَاءِ فَرْضِهَا، فَلِذٰلِكَ كَانَتِ الْعِنَايَةُ بِهٰذَا الْقِسْمِ أَوْلٰى وَكَانَ صَرْفُ عِنَانِ الْفِكْرِ إِلٰى تَلْخِيْصِهِ وَتَحْرِيْرِهِ أَحَقَّ وَأَحْرٰى وَلَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْأَئِمَّةِ: كَبَائِرُ الْقُلُوْبِ أَعْظَمُ مِنْ كَبَائِرِ الْجَوَارِحِ لِأَنَّهَا كُلَّهَا تُوْجِبُ الْفِسْقَ وَالظُّلْمَ وَتَزِيْدُ كَبَائِرُ الْقُلُوْبِ بِأَنَّهَا تَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ وَتَوَالِي شَدَائِدَ الْعُقُوْبَاتِ، وَلَمَّا ذَكَرَ بَعْضُ الْأَئِمَّةِ الْكَبَائِرَ الْبَاطِنَةَ وَأَوْصَلَهَا إِلٰى أَكْثَرَ مِنْ سِتِّيْنَ قَالَ: وَالذَّمُّ عَلٰى هٰذِهِ الْكَبَائِرِ أَعْظَمُ مِنَ الذَّمِّ عَلَى الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَالْقَتْلِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ لِعِظَمِ مَفْسَدَتِهَا وَسُوْءِ أَثَرِهَا وَدَوَامِهِ، فَإِنَّ آثَارَهَا تَدُوْمُ بِحَيْثُ تَصِيْرُ حَالًا لِلشَّخْصِ وَهَيْئَةً رَاسِخَةً فِيْ قَلْبِهِ بِخِلَافِ آثَارِ مَعَاصِي الْجَوَارِحِ فَإِنَّهَا سَرِيْعَةُ الزَّوَالِ بِمُجَرَّدِ الْإِقْلَاعِ مَعَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْحَسَنَاتِ الْمَاحِيَةِ وَالْمَصَائِبِ الْمُكَفِّرَةِ ﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾[1] انتهٰى.

---

[1] میں نے باطنی کبیرہ گناہوں کو پہلے اسلئے بیان کیا ہے کہ یہ زیادہ خطرناک ہیں اور ان کا ارتکاب کرنے والا نہایت حقیر وذلیل گنہگار ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ان میں سے بیشتر عام طور پر واقع ہیں اور ان کا ارتکاب کرنا بھی آسان ہوتا ہے اور زیادہ تیز بہنے والا چشمہ ہے اور انکے فرض کی ادائیگی میں سستی کی وجہ سے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ انسان ان بعض کبائر سے بچ رہے، اس لئے اس قسم کے کبیرہ گناہ پر توجہ دینا بہتر ہے اور اس کی تخلیص وتحریر کی طرف اپنی فکر وتوجہ کو مرکوز رکھنا زیادہ موزوں ولائق ہے، اور بعض ائمہ نے کہا ہے کہ قلوب کے کبیرہ گناہ اعضاء وجوارح سے صادر ہونے والے کبیرہ گناہوں سے کہیں زیادہ سنگین ہیں اسلئے کہ یہ سب فسق وظلم کے موجب ہوتے ہیں اور دلوں کے کبیرہ گناہ اس طور پر زیادہ سنگین ہوتے ہیں کہ یہ نیکیوں کو کھا جاتے ہیں اور پے در پے عذابوں کی سختیاں لاتے ہیں اور جب بعض علماء نے باطن کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو ان کی تعداد ساٹھ (۶۰) سے زیادہ تک پہونچائی اور فرمایا کہ یہ کبائر زنا، چوری، قتل اور شراب نوشی کی مذمت سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں کیونکہ ان کے مفاسد سنگین اور اثرات بڑے اور دائمی ہوتے ہیں اسلئے کہ ان کے اثرات اس طور پر دائمی ہوتے ہیں کہ یہ کسی شخص کی ایک مخصوص حالت اور اس کے دل میں ایک راسخ کیفیت بن جاتے ہیں اس کے برخلاف جوارح واعضاء کے معاصی کے اثرات ہیں جو کہ محض توبہ واستغفار کے ساتھ گناہوں سے پورے طور پر کنارہ کش ہونے سے اور گناہوں کو مٹانے والی نیکیوں اور کفارہ بننے والے آلام ومصائب سے تیزی سے زائل ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ سورہ ہود آیت ۱۱۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر۲۴
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا رواج نہ ہونا

غربت اسلام کا ایک سبب یہ ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا رواج جاتا رہا حالانکہ اس امت کو اور امم پر بڑی فضیلت یہی تھی کہ یہ نیکی کا حکم دینے والی اور برائی سے روکنے والی ہے اور کتاب وسنت ان کے [1] وجوب پر دلیل ہیں یہ وجوب کچھ امراء وملوک، علماء واولیاء اور صلحاء ہی پر نہیں ہے بلکہ ہر فرد مسلمان پر غایت یہ ہے کہ امیر منکر (برائی) کی تغییر ہاتھ سے کرسکتا ہے اور عالم زبان وبیان سے اور عامی دل سے، پھر اگر کسی کے دل میں بھی اس منکر کی برائی نہیں آئی ہے تو وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اسلئے کہ حدیث [2] میں درجۂ سوم کو ایمان کا سب سے کمتر درجہ فرمایا ہے اور کسی جگہ نبی ﷺ نے یہ ارشاد کیا ہے کہ "لَیْسَ [3] وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْإِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ"

اس وعید کو دیکھو اور اہل علم کی چشم پوشی اور سکونت کو قیاس کرو، ہم کسی اور جگہ کا کیا شکوہ کریں خود حرمین شریفین اس تعامل سے معطل ہے۔

والہٰذا جس شہر، قریہ وقصبہ کو دیکھا جاتا ہے وہاں وہ منکرات کی کثرت اور محرمات کا رواج ہے جو کہ نیکیوں کے لئے درکار تھے اور نیکیوں کا وہ قحط ہے جو برائیوں

---

[1] جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ سورہ آل عمران آیت ۱۰۴۔ اور تم میں سے ایسی ایک جماعت ہونی چاہیے جس کے لوگ خیر کی طرف دعوت دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور دوسری جگہ فرمایا ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ سورہ اعراف آیت ۱۹۹۔ یعنی آپ درگزر سے کام لیں اور بھلائی کا حکم کریں اور نادانوں سے منھ پھیر لیں۔ [2] یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۴۹ میں بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ [3] اور اس کے علاوہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۵۰ میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے واسطے چاہیئے تھا، آگے عوام وعظ وتذکیر کی مجالس میں جمع بھی ہو جاتے تھے اب تو کوئی وعظ سننے کا نام تک بھی نہیں لیتا ہے، پہلے خواص، اہل علم سے شرماتے تھے لیکن اب وہ علماء پر لعن طعن کرنے والے ہیں پہلے ملوک (بادشاہ لوگ) صلحاء سے نصیحت ووصیت کے طالب ہوا کرتے تھے اوران کے سخت ودرشت کہنے پر ڈرجاتے اور اپنے افعال پر نادم ہوکر رو دیتے تھے اب وہ اہل اصلاح وعلم کو کتے اور سؤر سے بھی زیادہ بدتر جانتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور اگر نصیحت کرو تو درندہ کی طرح پھاڑ کھانے کو تیار ہوتے ہیں اس سے زیادہ اسلام کی غربت (کمزوری وزوال) اور کیا ہوگی، کیا ان لوگوں نے یہ آیت قرآن میں نہیں پڑھی ہے ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾[1]

☆☆☆

[1] اور آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان کے لئے مقرر کردیتے ہیں جو زمین میں اونچائی کی بڑائی اور فخر نہیں کرتے اور نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں پرہیز گاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔ سورہ قصص آیت ۸۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۵

امت اسلام میں کبائر ظاہرہ کا رواج

غربتِ اسلام کا ایک سبب یہ ہے کہ جتنے ظاہری گناہ کبیرہ ہیں جن کی تعداد چار سو ایک (۴۰۱) کبیرہ تک پہونچ جاتی ہے اکثر امت اسلام میں بلا نکیر مروج ہوگئے ہیں عوام کا کچھ ذکر اس جگہ نہیں ہے عوام سے زیادہ خواص بے تکلف ان کا ارتکاب کرتے ہیں زواجر میں ان کبائر کو فقہی ترتیب پر ذکر کیا ہے کتاب الطہارۃ سے لے کر کتاب العتق تک یہ سب تیئس (۲۳) کتب عدد میں ہیں اور ہر کتاب کے نیچے متعدد کبائر و ابواب مندرج ہیں ان کا ترجمہ بطور خلاصہ رسالہ قواطع البشر میں کیا گیا ہے اگر کسی نیکیوں کے دلدادہ اور برائیوں سے نفرت کرنے والے کو اپنے ظاہر و باطن کبیرہ گناہوں پر مطلع ہونا منظور خاطر ہو تو عالم ہونے کی صورت میں کتاب زواجر کی طرف رجوع کرے اور عامی ہونے کی صورت میں اردو کے رسائل دیکھے اور یہ نیت کرے کہ میں ان گناہوں سے حتی الامکان احتراز کروں گا اسلئے کہ وہ سب معاصی کبیرہ گناہ ہیں نہ کہ صغیرہ گناہ اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾[1]

دین اسلام میں ادنیٰ تقویٰ یہی ہے کہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچنے والا ہو اگر ایسا نہیں کرے گا تو فاسق فاجر ٹھہرے گا فسق کا تعلق کفر سے ایمان کے بہ نسبت زیادہ تر نزدیک ہے اسی لئے حدیث[2] میں آیا ہے کہ زنا چوری وغیرہ کے وقت ایمان زنا کار اور چور سے جدا ہو جاتا ہے اور قرآن شریف میں فسوق کا ذکر جا بجا کفر یا شرک کے ہمراہ آیا ہے، یہ اس بات پر دلیل ہے کہ اس فسق کا وجود اس عموم و شیوع کے ساتھ غربت اسلام پر ایک نشانی ہے۔

---

[1] اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو روکا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے اور عزت کی جگہ (جنت) میں تم کو داخل کریں گے۔ سورہ نساء آیت ۳۱۔ [2] صحیح بخاری کتاب الحدود حدیث نمبر ۶۷۸۲ بروایت ابن عباس، و صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۰۱ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۶

علوم وفنون کے ذریعہ اہل علم کو شیطان کا دھوکہ دینا

بحر محیط و بر اعظم میں غربت اسلام یہ ہے کہ شیطان نے اہل علم کو ان کے علوم وفنون میں ایسا دھوکہ دیا ہے کہ وہ اصل کام سے دور جا پڑے، تلبیس ابلیس کی وجہ سے غربت اسلام کے واسطے ایک سبب ہو گئے، اس اجمال کی شرح کے لئے مستقل مجلد درکار ہے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تلبیس ابلیس نام کی ایک کتاب لکھی ہے اور افاضل امت اسلام کے دھوکہ کھانے کے امور کا کچھ بیان احیاء العلوم میں بھی کیا ہے لیکن کتاب مذکور میسر نہیں آتی، ہاں اس نام کی ایک کتاب ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف مشہور ہے میرے پاس اس کا ایک نسخہ مرقوم ۳۴۲؁ھ موجود ہے لیکن بخوبی صحیح نہیں اگرچہ استفادہ کے قابل ہے اس میں جناب ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء فقہ وحدیث وقراء قرآن وعبادت گذاروں اور زاہدوں وحجاج اور غزوہ کرنے والوں، اور صوفیہ وعوام کی تلبیسات کا حال تفصیل وار تحریر کیا ہے اس کے باوجود یہ بات کہی ہے کہ "نَحۡنُ نُشِيۡرُ اِلٰى فُنُوۡنٍ مِنۡ تَلۡبِيۡسِهٖ تُسۡتَدَلُّ بِمَذۡكُوۡرِهَا عَلٰى مُغۡفَلِهَا اِذۡ حَصۡرُ الطُّرُقِ يَطُوۡلُ"[1] انتہیٰ۔

سو جب تغیرات کی کثرت اور اسباب وعلامات کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ایسے کاملین راسخین حصر سے پہلو تہی کریں، تو ہم جیسے کوتاہ علم والے جن کو بخوبی خلق کے احوال اور بندوں کے رسوم پر اطلاع حاصل نہیں ہے بھلا کب غربت اسلام کے جملہ اسباب کو بیان کرنے کے درپے ہو سکتے ہیں اور اگر ایسا ارادہ کریں تو بے شبہ ایک بسیط مطول مؤلف تحریر میں آئے کیونکہ اسلام کے جتنے احکام و مسائل اور شعائر

---

[1] ہم اس کی تلبیس (فریب کاری) کے ان فنون کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کے مذکور کے ذریعہ ان سے بے خبر آدمی پر آپ استدلال کر سکتے ہیں اسلئے کہ اس کے تمام طریقوں کو شمار کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومشاعر زمانۂ نبوت وعہد مشہود لہا بالخیر میں موجود اور معمول بہا تھے یا علماء اہل قرآن وحدیث کی ہمت سے اسلام کی کتابیں اور دواوین وقتاً فوقتاً مدوّن ہوئے ہیں ان کو اہل زبان پر پیش کر کے دیکھا جائے گا کہ وہ سب اس وقت میں موجود و مستعمل ہیں یا کس قدر فوت ہو گئے ہیں اور مِٹ گئے ہیں اور کس سال میں وہ سنن مر گئے اور ان کے بجائے کس زمانہ میں دشمنانِ اسلام واہل بدعت کے کس طرز وطریق اور تدبیر سے خلافِ شرع ومنافی دین امور اور متضاد سنن واقع ہوئے ہیں تو ان سب وجوہ کے ساتھ کتاب لکھنا نہایت مشکل بات ہے۔

ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی وجہ سے اشاروں پر قناعت کی اگر چہ ہر مدّ علم کے نیچے تلبیس کے بہت کچھ اسباب بلفظ "وَمِنْ ذٰلِکَ کَذَا وَمِنْ ذٰلِکَ کَذَا" (اس قبیل سے یہ اور یہ چیز ہے) ذکر کیے ہیں اور اکثر جزئیات کو بھی ضبط کیا ہے اور خلف کے جانشین نہ ہونے کو سلف صالحین کے ساتھ دلیل وبرہان کے ہمراہ بیان کر دیا ہے لہٰذا ہم اس فصل کے بیان کو کتاب تلبیس ابلیس پر حوالہ کر کے اس جگہ اسباب مذکورہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں، اسی قدر کہتے ہیں کہ ابلیس کی ان فریب کاریوں کی اسلامی فرقوں میں سرایت غربت اسلام کا ایک بڑا ہنگامہ ہے اور یہ ساری سختیاں وپریشانیاں اور جملہ بے وفائیاں اور بدکاریاں جو اسلام اور مسلمانوں کے درمیان ہوئیں اور نظر آتی ہیں یہ سب اسی غربت عظمیٰ وکبریت کبریٰ (نہایت زوال) کے نتائج ہیں ﴿وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا﴾ [1]۔

☆☆☆

[1] اور اللہ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوتے ہیں۔ سورہ احزاب آیت ۳۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲۷

قیامت کی چھوٹی بڑی علامات کا ظہور

غربت اسلام کا ایک سبب یہ ہے کہ جس قدر قیامت کی علامات صغریٰ کا ذکر احادیث مرفوعہ میں آیا ہے اس تیرہ سو سال ہجرت کی مدت میں وہ ساری علاماتِ قیامت وقتاً فوقتاً روئے زمین پر ظاہر ہو چکیں اب فقط قیامت کی علامت کبریٰ کا ظہور باقی ہے جس کا مقدمہ ظہور مہدی علیہ السلام ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا نکلنا وغیرہ ہوگا دنیا کے خاتمہ اور نفخ صور کی یہ نشانیاں جو صور پھونکنے سے پہلے نمایاں ہونے والی تھیں اور ہو چکی ہیں بہت ہیں اس جگہ ان کا شمار خصوصاً حدیث کے دلائل کے ہمراہ نہایت دشوار ہے ہم ان کا نشان صاحب شوق کے دریافت کے واسطے بتاتے ہیں۔

اول **كتاب الاشاعة لأشراط الساعة** ہے، دوم رسالہ **اذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة**، سوم رسالہ قیامت نامہ فارسی تالیف شیخ رفیع الدین دہلوی، تیسری کتاب حجج الکرامۃ یہ اپنے باب میں سب سے زیادہ جامع ہے، چہارم اردو رسالہ اقتراب الساعۃ ہے۔

ان کتب و رسائل کے مطالعہ سے ہر شخص یہ بات ثابت کرسکتا ہے کہ اب اسلام کی غربت (زوال و کمزوری) انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے قیامت کے آنے میں غالباً زیادہ مدت باقی نہ ہوگی کوئی اس کارخانۂ دنیا پر جس کی رونق روز افزوں ہوتی جارہی ہے دھوکہ نہ کھائے اسلئے کہ قیامت کا آنا کچھ زید و عمرو سے کہہ کر نہ ہوگا بلکہ وہ تو ناگہاں یکایک آموجود ہوگی سب لوگ اپنے اپنے شغل میں لگے ہوں گے، گھروں بازاروں میں دھندہ کرتے ہوں گے کہ اچانک صور پھونکنے کی آواز سن کر راہِ عدم اختیار کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ایسے وقت میں ہوگا کہ لوگ ان کی طرف سے غفلت میں ہوں گے بہر حال جملہ علامت صغریٰ کا وقوع اپنی چھوٹی و معمولی نشانیوں کے ساتھ کمال غربت اسلام اور ایمان کے آخری ظہور پر حجت استوار ہے اب اس کے بعد قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور کے بجز کوئی اور درجہ باقی نہیں ہے خدا کرے کہ یہ حیات فانی کی بساط جلد طے ہو جائے اور ہم غرباء کا خاتمہ شہادت کلمۂ طیبہ پر وقوع میں آئے۔ اللّٰھم امین ثم امین.

فائدہ: اب ہم اس مختصر رسالہ کو جس میں ہم غربت اسلام کے اسباب بطور نمونہ لکھے ہیں نہ کہ بطور استقراء (پوری تفصیل کے طور پر) سنت و جماعت کے لزوم کے بیان پر ختم کرتے ہیں متقی عالم اور ہوشیار طالب علم اس مختصر بیان سے مطول اسباب پر دستگاہ حاصل کرسکتا ہے اور اس مختصر نمونے سے نظائر و امثال بے شمار پیدا کر کے بتا سکتا ہے اور اپنے ظاہر و باطن کو اور نیز زید و عمرو کے پوشیدہ و ظاہر کو اس رسالہ کے الفاظ و مبانی اور مضمرات و معانی پر پیش کر کے جان سکتا ہے کہ وہ سچ مچ کا مسلمان ہے یا فقط نام کا مومن یا آدمی کا غلاف ہے اور سیرت اسلام کا تفاوت نبوی طور و طریق اور سیر سلف سے کس درجہ تک پہونچا ہے اگر شریعت کے اصول و فروع سے اپنے حال وقال واعمال کی موافقت پالے تو اللہ تعالیٰ کا تہہ دل سے شکر بجالائے خصوصاً جب کہ اعتقاد توحید میں موحدین سلف کا ہم آہنگ ہو کیونکہ اَلتَّوْحِيْدُ رَأْسُ الطَّاعَاتِ وَأَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ.[1]

اور اگر اپنی اندرونی و بیرونی روش کتاب وسنت کے دلائل کے مذاق کے برخلاف پائے تو چاہیئے کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمائے اور معلوم

[1] توحید تمام نیکیوں کی بنیاد اور تمام نیک کاموں میں سب سے افضل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لے کہ میں شیطان کے نقوش قدم کا پیروکار ہوں نہ کہ رحمٰن کی سیدھی راہ پر گامزن ہوں اب اس کو توبہ وانابت کرنا لازم ہے اور رجوع واستغفار اور استقامت واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلص توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر سابق ہو جاتی ہے۔ واللّٰه المستعان وبيده التوفيق[1]

☆☆☆

[1] اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اسی کے ہاتھ سے توفیق ملتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

حدیث ''بدء الاسلام غریبا '' میں یہ بھی نبی ﷺ نے فرمایا تھا فَطُوبٰی لِلْغُرَبَاءِ یعنی غریبوں کو خوشی ہو کہ جب ہر جگہ اسلام مضمحل (کمزور) ہو جائے گا تو ان ہی غرباء میں باقی رہے گا، اور امراء واہل نخوت اس سے محروم ہوں گے جب یہ دریافت کیا گیا کہ وہ غریب کون لوگ ہیں تو فرمایا کہ ''اَلَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِیْ [1]'' یعنی میری سنت جس کو لوگوں نے بگاڑا ہوگا یہ لوگ اس کی درستی کریں گے۔

سو یہ بات ہر زمانہ میں اور اس زمانہ میں ان ہی لوگوں کے درمیان موجود ہے جو علوم قرآن وحدیث کی دراست (تعلیم) رکھتے ہیں اور فقہ سنت کی تبلیغ لوگوں کو کرتے ہیں اور ہر سنت کی کما حقہ تنقیح بجالا کر بدعت کو دین حق سے امتیاز بخشتے ہیں یہ تفسیر مرفوع غرباء کی شناخت کے واسطے متعین ہے جس طرح کہ فرقۂ ناجیہ کی تفسیر مرفوعا بلفظ ''[2] مَا أَنَا عَلَیْہِ وَأَصْحَابِیْ'' مقرر ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ پڑھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مَنْ أَرَادَ مِنْکُمْ بَحْبُوْبَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزِمِ الْجَمَاعَۃَ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ أَبْعَدُ''۔

اس کو ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [3] اور حسن صحیح کہا ہے۔

---

[1] اس کی تخریج شروع کتاب میں گذر چکی ہے۔ [2] یعنی جس طریق پر میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں اس کی تخریج فصل نمبر ۱۵ میں گذر چکی ہے۔ [3] تم میں سے جو جنت کے بیچ میں رہنا چاہے اسے جماعت کو لازم پکڑنا چاہیے اسلئے کہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت زیادہ دور ہے، سنن ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۵۴، مسند احمد ۱/۲۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جماعت سے مراد صحابہ وتابعین کی جماعت ہے سو بحمدہ وتعالیٰ سارے غربائے اسلام ان ہی کے چال ڈھال پر قیام کرتے ہیں اگر چہ خلق ان پر لعن طعن کرنے والی ہے لیکن اس جماعت حقہ سے جدا نہیں ہونا چاہیے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے

"اَلْاِقْتِصَادُ فِی السُّنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِی الْبِدْعَةِ" [1]

کعب رضی اللہ عنہ کا لفظ یہ ہے "اِنَّ اقْتِصَادًا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ جِهَادٍ فِی خِلَافِ سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ" [2]

سبیل سے مراد قرآن ہے اور سنت سے مراد حدیث ہے۔

حکایت: اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھ سے فرمایا اے ابو عبدالرحمٰن تو ہی لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا تیرے فضل سے اے رب تو مجھ کو اسلام پر مار، فرمایا اور سنت پر۔

معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے پاس گیا اور میں شکستہ خاطر تھا کہا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ میرا ایک دوست مر گیا ہے کہا سنت پر مرا؟ میں نے کہا ہاں، کہا اس پر کچھ رنج نہ کر۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا ہے "اِسْتَوْصُوْا بِأَهْلِ السُّنَّةِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ غُرَبَاءُ" [3]

ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ کہتے ہیں "اَلسُّنَّةُ فِی الْاِسْلَامِ أَعَزُّ مِنَ الْاِسْلَامِ فِی سَائِرِ الْاَدْيَانِ" [4]

---

[1] سنت میں درمیانہ روی بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے اس کو ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم حدیث نمبر ۱۶۸۸ میں بیان کیا ہے۔ [2] اللہ کی راہ اور سنت میں درمیانہ روی اختیار کرنا اللہ کی راہ اور سنت کے خلاف جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ [3] اہل سنت کے ساتھ بھلائی کروا سلئے کہ یہ لوگ غرباء ہیں۔
[4] اسلام میں سنت اسی طرح عزیز ہے جس طرح تمام ادیان میں اسلام زیادہ عزیز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے "إِذَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَكَأَنِّي رَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ" [1]۔

جنید کا قول یہ ہے "اَلطُّرُقُ كُلُّهَا مَسْدُودَةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا مَنِ ابْتَغَى أَثَرَ الرَّسُولِ وَلَزِمَ طَرِيقَتَهُ فَإِنَّ طُرُقَ الْخَيْرَاتِ كُلَّهَا مَفْتُوحَةٌ عَلَيْهِ" [2]

دوسرا لفظ یہ ہے "اَلطَّرِيقُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَسْدُودَةٌ عَلَى خَلْقِ اللّٰهِ إِلَّا عَلَى الْمُقْتَدِي بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالتَّابِعِينَ بِسُنَّتِهِ" [3]۔ كَمَا قَالَ تَعَالَى

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [4]

ابن الجوزی رحمہ اللہ تلبیس ابلیس میں فرماتے ہیں "إِنَّ السُّنَّةَ فِي اللُّغَةِ الطَّرِيقُ وَلَا رَيْبَ فِي أَنَّ أَهْلَ النَّقْلِ وَالْأَثَرِ الْمُتَّبِعِينَ آثَارَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَآثَارَ أَصْحَابِهِ أَهْلُ السُّنَّةِ لِأَنَّهُمْ عَلَى تِلْكَ الطَّرِيقِ الَّتِي لَمْ يَحْدُثْ فِيهَا حَادِثٌ وَإِنَّمَا وَقَعَتِ الْحَوَادِثُ وَالْبِدَعُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَالْبِدْعَةُ عِبَارَةٌ عَنْ فِعْلٍ لَمْ يَكُنْ فَابْتُدِعَ وَالْأَغْلَبُ فِي الْمُبْتَدَعَاتِ أَنَّهَا تُصَادِمُ الشَّرِيعَةَ بِالْمُخَالَفَةِ أَوْ تُوجِبُ التَّعَاطِي عَلَيْهَا

---

1 جب میں کسی اہل حدیث کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں نے کسی صحابی رسول کو دیکھ لیا ہے۔

2 لوگوں پر تمام راستے بند ہیں مگر اس پر نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کی پیروی کرے اور آپ کے طریقہ کو لازم پکڑے تو اس پر نیکیوں کے تمام راستے کھلے ہوئے ہیں۔

3 اللہ عزوجل کی طرف پہونچنے کا راستہ اللہ کی مخلوق پر بند ہے مگر اللہ کے رسول ﷺ کے پیروکار اور اسکی سنت کی اتباع کرنے والوں پر بند نہیں ہے۔

4 جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ سورہ احزاب آیت ۲۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ۔[1] " انتہٰی.

میں کہتا ہوں کہ کتاب مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں باب "الاعتصام بالکتاب والسنّة" منعقد ہے، اس میں وہ احادیث بھی لکھی ہیں جن میں بدعت واہل بدعت کی مذمت آئی ہے اسی طرح اکثر صحاح وسنن میں بدعت سے سنت کے امتیاز کے بارے میں اخبار مرفوع صحیحہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ جس بندہ کا انجام بخیر کرنا چاہتا ہے اس کو دنیا میں توحید خالص اور عمل صالح کی توفیق بخشتا ہے ہر چند وہ معصوم نہیں ہوتا ہے لیکن اس کا دل معاصی سے متنفر اور نیک کاموں کی طرف مائل ہوتا ہے یہ سعادت دارین کی ایک علامت ہے۔

اور جس کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ شخص اخلاص وسنت کا دشمن ہو کر اہل حق کی شکست کے درپے رہتا ہے اور بدعت کی تائید میں اپنے مال وجان کو خرچ کرتا ہے یہ اس کی شقاوت (بدبختی) کی دلیل ہے۔

میں اپنی طبیعت کا امتحان کرتا ہوں تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ میرا نفس اصل فطرت میں کتاب وسنت کا شیفتہ پیدا ہوا ہے، میرے دل میں محدثات کی مطلق محبت نہیں ہے اور نہ گناہوں کے ارتکاب میں کچھ حلاوت میسر آتی ہے، یہ ارتکاب جو مجھ سے برائی کے حکم دینے والے نفس کے بہکانے اور ابلیس کے گمراہ کرنے کی وجہ سے ہو جاتا ہے اس کی بنیاد جہل اور ابنائے زمان کی صحبت کا اثر ہے ورنہ میری اندرونی خواہش ہمیشہ سے یہ ہے کہ اگر مجھ کو دو چار آدمی بھی میرے ہم مذاق میسر آتے تو میں

---

[1] لغت میں سنت کا معنی راستہ ہے اور بلاشبہ اہل نقل واہل اثر رسول اللہ ﷺ کے آثار اور اصحاب اہل سنت کے آثار کے تابعدار ہیں اسلئے کہ یہ لوگ اس راستہ پر گامزن ہیں جس میں کوئی بدعت ایجاد نہیں ہوئی اور بدعات ومحدثات تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے بعد وقوع پذیر ہوئے، بدعت سے مراد ایسا عمل ہے جو پایا نہ جاتا ہو پھر اس کو ایجاد کر لیا گیا اور اکثر بدعات اس مخالفت کے ذریعہ شریعت مطہرہ سے متصادم ہوتے ہیں یا شریعت میں کسی کمی وبیشی کرنے کا موجب بنتے ہیں. انتہیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت مشروعہ مفروضہ کے لئے وقف ہو جاتا لیکن سخت مجبوری ہے کہ میری آفرینش (پیدائش) سے پچاس ہزار برس پہلے یہ بات ٹھہر چکی تھی کہ بارہ سو سال ہجرت کے بعد میں دنیا میں پیدا ہوں گا اور وہ بھی اس ملک ہند میں جو کہ شرک وبدعات اور فسق وضلالت کا مرکز ہے پھر ایسے زمانہ میں کہ نہ اسلام کی حکومت باقی ہوگی اور نہ ایمان کی حلاوت، بلکہ اکثر اہل زمانہ پیٹ کے بندے اور دینار ودرہم کے پرستار، جامہ وعلم کے غلام ودنیا کے طلبگار اور اس کو چاہنے والے ہوں گے قیامت کا انکار کریں گے اس حیات فانی کو اپنی زندگی سمجھ کر تمام اوقات منہیات ومحرمات، مکروہات وبدعات اور محدثات وممنوعات میں صَرف رکھیں گے نہ اسلامی حیا ہوگی اور نہ ایمانی غیرت اور نہ عدم احسان کی ندامت اور نہ شیطان کے نقوش قدم کی اتباع کا خوف بلکہ ہر طرف سے قربِ قیامت کا سامان اور ہر شخص مسخ وخسف اور قذف کا شایان ہوگا۔

مجھے اپنی غربت و بے کسی پر نہایت رحم آتا ہے او کسی طرف سے نصرت وتعاون نہیں ملتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک آدمی تنہا نہ دین کا کام کرسکتا ہے اور نہ دنیا کا انجام، دنیا چولہے میں جائے اور اہل دنیا بھاڑ میں جائیں کہیں اتنا ہی کام درستی ایمان کا ہم سے بن جائے کہ ہمیں اپنی نجات کی توقع آخرت کے دن میں ہاتھ آئے اسلئے کہ اس طوفان بے تمیزی اور محبتِ دنیا کے جوش وخروش میں خود ایمان کا سنبھالنا اور احسان کا بچانا اور اسلام کا نگاہ میں رکھنا مشکل پڑ گیا ہے ہر دل میں گیارہ دروازے تو لمۂ شیطان (شیطان کی قربت) کے ہوتے ہیں اور ایک دروازہ لمۂ رحمٰن (قربت الٰہی) کا ہوتا ہے اس پر یہ تنہائی واہل زمانہ کا خذلان (عدم تعاون) اور نوع انسان کے اکثر افراد کی عداوت ﴿فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[1]

[1] وہ سب میرے دشمن ہیں بجز سچے اللہ رب العالمین کے۔ سورہ شعراء آیت ۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ غریب الاسلام وعزیز الایمان پر اس آخر زمان میں مختلف حادثات ابنائے دہر کے ہاتھ سے واقع ہوئے ہیں جن کے بیان کو ایک دفتر گراں درکار ہے جو کوئی حق پرست ہو کر لڑائی جھگڑا کو ترک کر دیتا ہے اس کا گھر بہشت کے اندر بنایا جاتا ہے۔[1]

یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور ادھر سے دیکھئے کیا ملے

اب میری عمر پچاس سال سے متجاوز ہوئی پانچ سات سال او پر اور گزر گئے معلوم نہیں کس دم فرشتہ اجل پیغام نقل (انتقال) لائے، روانگی کی صدا سنائے، دار فانی سے دار آخرت کی طرف بلائے کیونکہ قویٰ (اعضاء) نے جواب دے دیا ہے، جوارح معطل ہو گئے ہیں دل بے اختیار یہی چاہتا ہے کہ اس موجودہ حالت سے بھی رہائی حاصل ہو کر بقیہ سانسیں یاد الٰہی وکتاب وسنت کے شغل میں گزر جائیں اور ہماری وتمہاری حیص بیص (تکرار) اور زید وعمرو کی بق بق وبق بق سے نجات مل کر شہادت کلمۂ اخلاص توحید پر غریب خانہ گور (قبرستان) میں آرام ملے اور دشمنوں کے گمان کے خلاف دین ودنیا عاقبت بالخیر اور حسن خاتمہ نصیب ہو سو یہ اس اَرحم الراحمین اَکرم الاَ کرمین پر کچھ دشوار نہیں ہے گو ہماری نظر میں مشکل ہو۔

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم[2]

واخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین ۔

☆☆☆

---

[1] یہ ایک مرفوع حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جس کو ابوداؤد نے کتاب الادب حدیث نمبر ۴۸۰۰ میں روایت کیا ہے۔

[2] تو مگر اپنی رحمت کی طرف سے مجھ سے نزدیک ہے ورنہ میں اپنی طرف سے تجھ سے بہت زیادہ دور ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدید اضافہ شدہ ایڈیشن

فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام (مکمل)

افادات وتخریجات:
علامہ محمد بن علی الشوکانی
محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی
شیخ عبداللہ بسام
شیخ حازم علی قاضی

شارح مترجم ومخرج:
حافظ عمران ایوب لاہوری

نظر ثانی:
حافظ صلاح الدین یوسف
حافظ ثناء اللہ خان مدنی
پروفیسر عبدالجبار شاکر
پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ

صفحات: 912 قیمت: -/475

ضعیف اور موضوع روایات سے پاک مجموعہ احادیث

صحیح اور مستند فضائل اعمال

تالیف
ابو عبداللہ علی بن محمد المغربی
مترجم
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ
تقدیم
(حافظ) صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

صفحات: 976 قیمت: -/475

تمام شعبہ ہائے زندگی کے متعلق قرآن وسنت کی تعلیمات

منہاج المسلم

اسلامی طرز زندگی

تالیف
فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ

ترجمہ
شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

فقہی احکام ومسائل (جلد اول و دوم) فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ

فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام شارح مترجم و تخریج حافظ عمران ایوب لاہوری

جواہر الایمان شرح اللؤلؤ والمرجان تخریج و ترجمہ حافظ عمران ایوب لاہوری

صحیح اور مستند فضائل اعمال ابو عبداللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ

مسئلہ سماعِ موتیٰ علامہ نعمان محمود آلوسی

کتاب التوحید ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان